Communal Harmony Series No. 2

BIBLE, QORAN, SATYARTH PRAKASH,
Granth Sahib aur Asli Puranon Ka
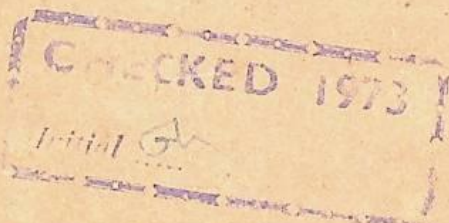
NAARA-I-HAQ

बाईबल, कुरान, सत्यार्थ प्रकाश
ग्रंथ साहेब और असली पुराणों का

नारा-ए-हक

By

Ishar Dass Arya

Only Title Pages printed at The Prakash Press, JUC.

Dear Sir,

A copy of the book entitled "The Bible, Qoran, Satyarth Prakash, Granth Sahib aur Asli Puranon Ka Naara-i-Haq" is being sent to you for favour of your study & opinion. You might have studied my first publication 'Qoran aur Satyarth Prakash Ka Naara-i-Haq' Both these books have been published only with one object in view i. e. to remove misunderstandings prevalent due to wrong ideas & wrong translations of these five vsacred kooks from the minds of Aryans, Muslims & others. The fundamental theme of these books is common humanity & uniersal brotherhood based, from the very beginning of the world, merely on one & the same **eternal Kalam-i-Ilahi** as will please be obviously observed by the careful perusal of my both the publications. Every country's future depends on elimination of mutual apathy which is the result of ignorance of each other's scriptures. This noble project has been taken by me for the present without any financial support from any Society. This is a great task & as such needs co-operation & encouragement from all who want universal brotherhood, inter communal amity & understanding in these troublous days.

You are, therefore, requested to order a few copies for distribution amongst your friends & officers of the country & abroad and for School, College and Public libraries & remit the price @ -/8/- per copy on the following address.

By doing so you will be extending your moral & solid support for the noble cause of

اوم

بائبل۔ قرآن۔ ستیارتھ پرکاش

اور

گورو گرنتھ صاحب و اصل پرانوں

کا

نعرۂ حق

دیگر

سمپردائیوں کے بنائے ہوئے نویں پرانوں

کی

مدلل تردید وغیرہ

پرکاشک

الشیر داس آریہ معرفت ایڈیٹر صاحب پرکاش

چہار باغ جالندھر شہر

جون ۱۹۵۰ء قیمت ۱۸/

آریہ سمت ۱۹۷۲۹۴۹۰۵۰

(پرنٹر سماچار پریس جالندھر)

اوم ست سری اکال واللہ اکبر الفاد و اوم گ

پرارتھنا

ست بالذات - مدرک بالذات - مسرور بالذات پرماتمن جو تمام عالم کی جان ہے۔ وہ منضبط باطن آریہ مسلم سکھ عیسائی اصحاب کو مہا بھارت کی یُدھ سے پہلے کی طرح ایک بیں میں پھر اپنے بے بدل واحد دین پاک پر متحد کرے اور اس ہی کا پاک جھنڈا ہر ایک دلیش پہ لہرائے۔ تاکہ آپس کی تفریق دُور ہو۔ اور ہم اس کی رحمت سے دروازہ نجات تک پہنچ کر حسب فرمان قرآن مقدس ایک بڑے اب یعنی ۳۱ نیل ۱۰ کھرب اور ۴۰ ارب سال تک اس خدائے برتر کی حضوری میں عین سرور کی راحت بخش عمر گزار لے کے سمرادہار ہو سکیں۔ جو کہ ہماری انتہائی منزل مقصود ہے۔ ہے مہاں پتا اور شاہنشاہوں کے شاہنشاہ! آپ کی شان شایاں کے اس قدر مہان فیض حاصل کرنے کے لئے جس کا تخیل بھی ہماری عقل سے باہر ہے۔ ہم تبھی کوشش کر سکتے ہیں۔ جب آپ کی عنایت سے آپ ہی کا واحد دین بے بدل ہر طرف بہ حیثیت مجموعی شانتی اور امن کی فضا پیدا کرے۔ اس لئے ہے پرماتمن! ہم بار بار پھر آپ سے نہایت عاجزی وانکساری سے التجا کرتے ہیں۔ کہ آپ کی عنایت سے ہر طرف شانتی اور امن کی فضا پیدا ہو اور آپ کے جس دین واحد کو ہم نے نادانی سے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے اس پر ہم

کھر سے متحد ہو کر حضرت محمدؐ صاحب۔ حضرت عیسیٰ
رشی دیانند۔ گورو نانک دیو اور گورو گوبند سنگھ جی کے
خوابوں کی تعبیر کو صحیح ثابت کرنے کا باعث ہو سکیں
رحیم و کریم پرماتما! آپ ہمارے اس پاک ارادے میں
وسعت اور استقلال کی دولت عطا کریں۔

ادم ہشم ۔ الیشر داس آریہ جون ۱۹۵۰ء

مقصد اشاعت

رشی رسول آنحضرت محمدؐ صاحب جو عجمی قرآن وید
یا دو کے جس کو الشوری بانی یا کلام الٰہی بھی کہا جاتا ہے۔
دلدادہ تھے۔ اور چاہتے تھے۔ کہ اس واحد دین اللہ کا پرچار
جس کو ہم انقلاب زمانہ سے جنگ مہابھارت کے بعد بھول
چکے تھے۔ سارے عالم میں ہو۔ تاکہ وید کے کامل علم سے دنیا
رحمت الٰہی سے فیض یاب ہو۔ اور آپس میں متحد ہو کر سکھ
اور شانتی کی زندگی گذار سکے۔ چنانچہ اس مبارک مقصد
کیلئے انہوں نے بحالت مراقبہ خدائے برتر کی حضوری میں
عجمی قرآن اللہ کی تفاصیل تمام بنی نوع انسان کے لئے اور
بالخصوص عرب والوں کیلئے عربی قرآن کی شکل میں پیش کیں۔

لیکن گذشتہ مسلم مفسرین نے عربی قرآن کی تفسیر کیلئے
بجائے وید یا وُد کی روشنی لینے کے احادیث کا آسرا لیا۔ حالانکہ
سارا عربی قرآن روز روشن کی طرح وید کی روشنی سے تعلق
رکھتا ہے۔ اور اس طرح مُسلم مفسرین بہ وجہ وُد کی اصل
آفتاب علم الٰہی کے قرآن مقدس اور آنحضرت کے مبارک منشا
کو ادا کرنے سے قاصر رہ چکے ہیں۔ اب سورگیہ ماسٹر لکشمن
آریہ اپدیشک نے حسب منشائے اصول آنحضرت وید یا وُد
کی ہی روشنی میں مستقل طور سے قرآن کی ویدک تفسیر تیار
کی ہے۔ جس کے متعلق آریہ مُسلم علما کی طرف سے نہایت
اچھے ریویو ستیارتھ پرکاش اور قرآن کے نعرہ حق
کی پہلی ایڈیشن میں چھپ چکے ہیں۔ اپنے عربی قرآن میں
آنحضرت نے حضرت عیسٰی کی پاک زندگی پر بھی کافی روشنی
ڈالی ہے۔ اور ثابت کیا ہے۔ کہ وہ بھی آنحضرت کی طرح وید
کے ہی مبلغ اور پرچارک تھے۔ امید ہے۔ کہ آریہ مسلم
سکھ عیسائی علما صاحبان حضرت محمدؐ صاحب اور حضرت
عیسٰی کے اصلی نورانی چہرہ سے فیض یاب ہو کر حق اور صداقت
کے دیوتا سورگیہ ماسٹر جی کی نہایت ہی جانفشانی۔ محنت
اور تحقیق حق کی داد دے کر جہاں قرآن کی اس نئی
ویدک تفسیر سے خود فیض اُٹھائیں گے۔ وہاں دیگر
بنی نوع انسان کو بھی فیض دلوانے کا باعث بنیں گے۔
اسی منشا کو ہی مدنظر رکھ کر اصل تفسیر کے ضروری اقتباسات

کتاب ہذا میں دئیے گئے ہیں۔ ساتھ ہی ستیارتھ پرکاش
کے متعلق بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ کیونکہ بائبل قرآن اور
اصلی پرانوں سے اس کا گہرا تعلق ہے۔

۔ نویدک ایشور داس آریہ۔

ایشوری بانی یعنی کلام الٰہی وید کے پیروالوں یعنی حضرت
آدم۔ حضرت ابراہیم۔ حضرت نوح۔ حضرت جبرائیل
حضرت عیسٰے۔ حضرت موسےٰ۔ حضرت مریم۔
حضرت زکریا۔ حضرت یعقوب۔ حضرت آل یعقوب
حضرت اسحاق۔ حضرت محمدؐ۔ رشی ویاس۔ رشی
جیمنی منی۔ رشی دیانند۔ شری گورو نانک دیو۔ شری
گورو گوبند سنگھ جی۔ ماسٹر لکشمن جی۔ شری رام چندر جی وشنو کرشن جی
کی پنیہ شردھانجلی :—

سہ یہ تھے سب باطل کے دشمن اور ویدوں کے طالب
عدو سے بھی ان کو محبت کی خو تھی
نہیں مگر تھا ان کو سوا دین حق کے
تلاش حقیقت انہیں چار سو تھی
جہالت سے بچ جائیں دنیا کے بندے
یہی ان کی حسرت یہی آرزو تھی
نہیں جن کو نبیوں اور ویدوں سے الفت
وہ اپنوں کا دشمن وطن کا عدو ہے

وید اور قرآن حصہ اول صفحہ ۲۳۴ -

الہامی علم روح پر منکشف ہوتا ہے۔ اُستاد یا گورو دل
تک علم پہنچا سکتا ہے۔ لیکن روح تک نہیں پہنچا سکتا۔ اس
لئے دل سے روح جو خیال اخذ کرتا ہے۔ رُوح اُس
کی اصل حقیقت مراقبہ یا سمادھی میں خود پرمیشوری
کی حضوری میں دیکھتا ہے۔ پھر ایک زبان سے دوسری
زبان میں ظاہر کرنا بھی انسان گورو کا کام ہے۔ خدا
ایک کامل زبان میں جو بے بدل ہے۔ الہام دیتا ہے۔
وہ انسانوں کی ناقص زبانیں بولنے والا نہیں۔ اور یہ
طرح یہ امر ثابت ہے۔ کہ بطور گورو یا آچاریہ کے
قدیم الہامی تعلیم آنحضرت کو حضرت جبرائیل سے ملی تھی

صفحہ ۸۷۔ گورو یا والدین سے جو علم ملتا ہے۔ وہ دل
تک پہنچتا ہے۔ اور خدا سے جو علم ملتا ہے۔ وہ روح
میں جلوہ گر ہوتا ہے۔ چنانچہ سورۃ النحل آیت ۱ و ۲
میں کہا ہے۔ کہ خدا پاک نے (اول اول) اُن رشی نبیوں
کی رُوح میں اپنے علم کو جلوہ گر کیا۔ جن کو اپنے بندوں
میں سے موزوں سمجھا۔

حصہ دوم۔ صفحہ ۲

اللہ:- لفظ اللہ عربی میں ایشور کے ذاتی نام

کے طور پر استعمال ہوتا تھا۔ لیکن عام اعتقاد اسلام
کا یہ ہے۔ کہ اسم اعظم اور ہے اور وہ پوشیدہ ہے۔
ساتھ ہی اس پوشیدہ امر کو قرآن جا بجا لوح محفوظ۔ کتاب
مبین یا اُم الکتاب وید یا وُد میں مذکور بتاتا ہے۔ چنانچہ
وید یا وُد میں خدائے پاک کا اسم اعظم صاف طور پر اوم
ہی آیا ہے۔ دیکھو یجر وید کے اخیر میں اوم کو ایشور
یا خدائے پاک کا ذاتی نام بتایا گیا ہے۔ لیکن قرآن نے
کہیں بھی کسی آیت میں خدا کا ذاتی نام اللہ نہیں کہا
لیکن برعکس اس کے سنسکرت لٹریچر کی بہت سی کتب
میں مدلل بحث موجود ہے۔ کہ اوم ہی خدا کا ذاتی نام اور
اور جامع صفات الٰہی ہے۔ اس کے علاوہ بائبل کتاب
مکاشفات کے آخری فقرات بھی اسی صداقت کی منہ بولتی
تصویر ہیں۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ میں "الفا" اور اومگہ
ہوں۔ اس کے بعد حالت نجات کا بیان کرکے پھر لکھا
ہے۔ کہ میں "الفا" اور اومگہ ہوں۔ یہ الفا اور اومگہ لاطینی
زبان کے حروف ہجی ہیں۔ ان کے میل سے "اوم" بنتا ہے
وہی اوم اپنے سے وصل پانے والی روح کی پیاس
کو بجھاتا اور روحانی سرور کا امرت یا آب حیات پلاتا
ہے۔ اس لئے خدائے پاک کا اسم اعظم دراصل وید کا
لفظ "اوم" ہے۔ اور اللہ کا لفظ اسی کے قائم مقام کے
طور پر ہے۔

۵ مٹا یا تھا جنہوں نے دینِ واحد کی خاطر جسم اپنا
”اُنہی کی قربانیوں کی آج یہی تقسیم نشانی ہے“

وید: — وید کلام الٰہی ہونے سے علم کا سورج اور
دھرم کا مخزن ہے۔ جس طرح کوئی انسانی طاقت مادی
سورج کو نہیں بنا سکتی۔ اسی طرح کوئی انسانی طاقت
روحانی اور علمی کمال کا سورج نہیں بنا سکتی۔ رِشی
نبیوں اور دیگر مہا پرشوں کی دھرم پستکوں میں
محض ایک جزوی علم ہے۔ جو اُس کامل کتاب سے
لیا گیا ہے۔ جملہ علوم کے کمال کا دعوےٰ کوئی بھی
انسانی کتاب مقدس نہیں کر سکتی۔ ہاں یہ دعوےٰ
سے کہا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ آنحضرت جا بجا عربی قرآن
میں اس بات کا اقبال کرتے ہیں۔ کہ دینِ اللہ کی
کتاب وید یا دُوہی کامل ہے۔ اور اس میں جملہ علوم
ہیں۔ کیونکہ اللہ یا خدائے پاک خود کامل ہے
اور کہ عربی قرآن میں محض اس کامل کتاب کی محکم
آیات کی تفصیل آنحضرت کی طرف سے ہے۔

حضرت عیسےٰ۔ حضرت موسےٰ۔ حضرت
جبرائیل اور حضرت محمدؐ زندہ باد
منافرت مُردہ باد

نظم نمبر ۱

گئیں تفاسیر و احادیث اب جو ہوا دیتی تھیں جنگ باہمی کو یاں
یقین ہے۔ یہی تفسیر ویدک اقوام عالم میں اب ہیر باعث دوستی ہوگی
پھیلیں گی عالم میں اب علم و ہنر کی نئی داستانیں
جہاں ہے تیرگی اب تک وہاں بھی روشنی ہوگی
یقیناً عالم میں آئے گی اب موج فراوانی
ہوگی نہ اب قلت اشیاء و دولت کی کمی ہوگی
ویدک تہذیب و کلچر و ضع ہوگی عالم میں اب جو
غرور و خود نمائی کی جگہ شائستگی ہوگی
اُٹھیں گے عالم سے اب بیکاری و افلاس کے ڈیرے
کوئی جان اب نہ نخچیر عقاب مفلسی ہوگی

ویدک دھرم یعنی واحد دین اللہ کی اشاعت عام کے زوال کا باعث

مہابھارت کے یُدھ کے بعد براہمنوں کی آرام طلبی کے باعث دا عبہ لوگ تعلیم الٰہی سے محروم ہو گئے اور اس طرح اپنے فرائض منصبی کو سمجھنے سے قاصر رہے۔ اور بعض لوگوں نے وام مارگی ہو کر ویاس وغیرہ رشی منیوں کے نام سے

ویدک دھرم کی آنحطاط کئی ایک کتب مقدسہ میں ملاوٹ
کر دی جس سے کہ بدھ مت ویدک دھرم اس طرح
زیر پا ہو گیا جس طرح کہ نیولے دودھ یا امرت - جو کہ
ملاوٹ دھرم کو اختیار کرتا - اُس ہی کی اس دھرم سے
موت ہو جاتی اور وہ اس دھرم سے نکل کر یا عیسائی
ہو جاتا یا مسلمان ہو جاتا اور ویدک دھرم کے زوال کی
بنیاد یہاں سے ہی شروع ہوتی ہے - اور یہاں سے ہی بُت
پرستی بڑھتی ہے - اب بھی راجہ لوگ جاہ و حشمت والے
ہونے کے خود اس واحد دین اللہ کی طرف متوجہ نہ ہوں گے
تو تمام پنڈتوں براہمنوں - سنیاسیوں اور گدی نشینوں کے انعام
کا باعث نہیں ہوں گے اور ملکی ترقی رُکی رہے گی - ملکی راجہ وغیرہ
کی بھلائی کا دین اللہ سے تعلق ضروری ہے -

اردو ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳۴۳

شری رام چندر - شری کرشن - نارائن اور شو وغیرہ
جیسے مہاتما اوتار اور اُنکی عورتیں سیتا - رکمنی
لکشمی اور پاربتی وغیرہ مہاراج تھے - لیکن ان کے بُت
مندروں وغیرہ میں رکھ کر پجاری لوگ اُن کے نام سے
بھیک مانگتے ہیں -

ملکی ترقی کا راز - ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳۴۳

جب وید وغیرہ سچے شاستروں کا پڑھنا پڑھانا ...

وغیرہ آنتر میولی کا ٹھیک ٹھیک اور سچا وانت اور پریشی جیا تک
ہی مکتی تک پہنچتا ہے۔ زیادہ تشریح کے لئے اگلے صفحات
پر چھپے ہوئے ۹ - ۱۴ رگ وید ۱۰ - ۲۹ - ۳ کی تشریح
دیکھیں یا ستیارتھ پرکاش کا صفحہ ۱۸۱ دیکھیں۔

جین مت

جین مت بھی مہابھارت سے بعد کا ہے۔ کیونکہ بالمیکی رامائن
اور ویاس جی کی مہابھارت میں جین مت سے متعلق
کوئی ذکر نہیں۔ اس کی وجہ صرف یہ ہے۔ کہ مہابھارت
کے زمانہ تک صرف ایک ہی واحد ویدک دھرم تھا اور
اس واحد دین الٰہی کے علاوہ کوئی دوسرا دین یا مت
نہیں تھا۔

ستیارتھ پرکاش میں کل چودہ باب لکھے گئے ہیں۔ ان میں
پہلے دس باب ہر ایک بنی نوع انسان کو پڑھنے چاہئیں
کیونکہ ان میں ویدک دھرم یعنی دین الٰہی کے متعلق
بہت ہی قیمتی ہدایات بالتفصیل دی گئی ہیں۔ اور ان
ہدایات کو فوق ہر ایک کتاب مقدس سے ہے۔

نوٹ:- جس طرح کسی مہذب گورنمنٹ میں ترقی
ویدک دھرم ترقی اور امن کا باعث ہے۔ اسی طرح پرانا
کی تقلیدی مذہب گورنمنٹ میں بھی فرقہ پرستی زہر اور
بدامنی کا باعث ہے۔ اسی واسطے وید قرآن وغیرہ

گرنتھ صاحب پُکار پُکار کر کہہ رہے ہیں۔ کہ رشی نبیوں کا یہ فرض اوّلین ہے۔ کہ وہ محض غیر فانی واحد دین الٰہ کی اشاعت کریں اور سب انسانی مذاہب یا اویدک دھرموں پر اس کی فوقیت ثابت کر دکھلائیں اور سب انسانی مذاہب کی مدلّل طور سے تردید کریں۔ اسی واسطے رشی دیانند اور حضرت رسول محمد صاحب نے نہایت مدلّل طور سے سب دیگر مذاہب کی تردید کی ہے۔ اور یہی سب سچے رشیوں نبیوں رسولوں سادھوؤں اور سنیاسیوں کا فرض قدیم سے چلا آتا ہے۔ اور چلیگا۔

پُوران

چاروں براہمن گرنتھ ہی سب سے پُرانے ہیں۔ اسی واسطے انہی کو نہ صرف رشی دیانند بلکہ رشی دیانند کے زمانہ سے پہلے کے تمام انیک رشی اور خود ویاس رشی اور اُن کے شاگرد جیمنی رشی انہی براہمن گرنتھوں کو اصلی پُران مانتے چلے آ رہے ہیں۔

سمپردائی لوگ کہتے ہیں۔ کہ ویاس جی کے نام سے جو دیو بھاگوت۔ شو پُران وغیرہ اٹھارہ پُران ہی اصلی پُران ہیں۔ لیکن یہ تو وہی بات ہوئی۔ کہ مُدعی سست اور گواہ چُست۔ ویاس رشی خود تو اُن کی تصدیق سے انکاری ہیں اور سمپردائی لوگ خواہ مخواہ اس کا تعلق

ان سے جوڑتے ہیں۔ کیا وہ شدھ ویدک سوتر اور لوگ شاستر
سکے بجا ہیں کہ شہرۂ آفاق مصنف ہو کر اپنے ہی اصولوں
کے برخلاف نوین پوران بناتے؟ نہ صرف رشی دیانند
کی ستیارتھ پرکاش بلکہ ویاس جی کے اپنے تمام اصلی
گرنتھ ہی پکار پکار کر اس بات کی تردید کر رہے ہیں
کہ یہ ویاس جیسے اعلیٰ رشی اور فلاسفر کا کام نہیں ہے
بلکہ اُن کے پوتر نام کے ساتھ صریحاً دھوکا کیا گیا
ہے۔ جس طرح اصلی دودھ اور اصلی گھی ہی صحت
کے لئے ضروری ہے۔ اور ملاوٹی دودھ اور ملاوٹی گھی
نقصان دِہ ہے۔ اسی طرح ملاوٹی ویدک دھرم بھی
راہ راست سے دُور لے جانے والا ہے۔ اور اصلی ویدک
دھرم بغیر کسی ملاوٹ کے ہی روحانی صحت دے سکتا
ہے۔ جب رشی دیانند نے اپنی ستیارتھ پرکاش میں
ملاوٹی کتب اور اصلی کتب مقدسہ کی فہرست دے دی
ہے۔ تو کیوں ہم اصلی رشی کرت مقدسہ کتب کے ہوتے
ہوئے ملاوٹی کتب پر بضد رہیں؟ کیا یہ داناؤں کے
لئے زیبا ہے؟ "عاقلاں را اشارہ کافی است"

شری کرشن

شری کرشن جی ایک مہد آپت پُرش تھے۔ اُن کا مہابھارت
میں عمدہ بیان کیا گیا ہے۔ لیکن بھاگوت پُران میں اُن

ہر سب طرح کے عیب لگا کر بد اعمالیوں کا بازار گرم کر رکھا ہے۔ (رِشی جی کا اُپدیش دیکھیے)

(نوٹ) آپت پُرش کی تشریح نیچے دیکھیں۔

مہابھارت کے مصنف رِشی ویاس جی ہیں لیکن بھاگوت پُران کے مصنف رِشی ویاس جی نہیں ہو سکتے۔ بلکہ کوئی اور شخص ہے۔ کیونکہ کیا یہ ہو سکتا ہے۔ کہ رِشی ویاس جی مہابھارت میں شری کرشن جی کو نیکیوں کا پُتلا ثابت کریں اور خود بھاگوت پُران میں انکے برخلاف بد اعمالیوں کا بازار گرم کر رکھیں۔ دیکھو رِشی دیانند اپنی لیکھک رنگ دیدی آدی بھاشیہ بھومکا میں اوپر کے لفظ آپت پُرش کی تشریح یوں کھول کر لکھتے ہیں۔

آپت پُرش وہ ہوتے ہیں۔ جو دھرماتما کپٹ۔ چھل وغیرہ عیبوں سے پاک۔ سب علوم کے جاننے والے مہا ودوان ہوں گی اور تمام انسانوں کو سُکھ پہنچانے کیلئے سچائی کا اُپدیش کرتے ہیں اور جن میں پکشپات طرفداری اور مِتھیا آچرن (جھوٹے عمل) کا نام و نشان کبھی نہیں ہوتا۔ اِس سے بڑھکر مہابھارت اور ستیارتھ پرکاش میں شری کرشن جی کے متعلق اور زیادہ کیا تعریف ہو سکتی ہے۔

نظم نمبر ۲

مبارک اختتام دورِ منافرت ویاخذی آیا
قیود و بند سے آزاد اب مذہبی زندگی ہوگی

نہیں ہے خواہش کسی پہ ستم کی ہم ہیں امن کے حامی
ہماری بیشتر کوشش دنیا کو صلح و آشتی ہو گی
ملی ہے راستی و راستبازی ہم کو ورثہ میں
ازل سے ہے یہی عہد اللہ اور ہماری حکمت عملی کبھی یہی ہو گی

چونکہ بائبل - قرآن اور گورو گرنتھ صاحب کا تعلق ویدوں سے ہے ہم
اس لئے ویدوں سے تعلق رکھنے والے آریہ مسلم اور سکھ عیسائی
علما صاحبان ہی ان مقدس کتب کی صحیح تفاسیر پیش کر سکتے ہیں
اور یہ امر روز روشن کی طرح عیاں ہے - کہ ان سب
کتب مقدسہ کا انحصار ویدوں پر ہے - اور حضرت محمدؐ اور
رشی دیانند صاف طور پر قرآن اور ستیارتھ پرکاش میں
فرماتے ہیں - کہ وید ہی کلام اللہ ہی مستند بالذات اور کتاب
فیصل ہے - اور کہ رشی اور نبی کی وہی ہدایت اور فرمان مانا
جاوے - جو کامل کتاب الٰہی کے فرمان کے مطابق ہو - کتاب اللہ
یعنی وید کے برخلاف اُن کی بھی ہدایت نہ مانی جاوے - رشی
اور نبیوں کی کتب مقدسہ میں متضاد بیان نہیں ہو سکتا -
اگر کوئی ہے - تو وہ صریحاً ملاوٹی اور غلط ہے - حضرت محمدؐ
حضرت عیسےٰ - رشی دیانند - گورو نانک دیو اور گورو گوبند سنگھ
نے اپنے گرنتھوں کو الہامی ہرگز نہیں بتایا - بلکہ ان میں سے ہر
ایک نے واحد الشہودی ویدک دھرم یعنی وحدت دین اللہ
کو ہی ماننے پر زور دیا ہے - ایسے مہان رشیوں - نبیوں اور
اور مہان ہستیوں کا متفقہ فیصلہ تمام حق پسند آریہ مسلم سکھ

عیسائی علما سے پکار پکار کر اپیل کر رہا ہے۔ کہ کامل کتاب
الہی کو ہر مندر۔ مسجد۔ سکول۔ کالج اور عدالت وغیرہ میں
مقدم درجہ دیا جاوے۔ کیونکہ یہی حقیقی اور صحیح تعلیم ہے۔
جس سے انسان زمانہ ماضی کی طرح جسمانی و روحانی دونوں طرح
سے حیرت انگیز ترقی کر سکتا ہے۔ ابتدائے آفرینش سے اربہا
سالوں تک آدمیوں کا روئے زمین پر مسلسل راج اس بات
کی صاف شہادت دے رہا ہے۔ کہ ان کی مسلسل حیرت انگیز حکومت
کا راز اس بات میں پنہاں تھا۔ کہ انہوں نے بہ حیثیت مجموعی
ہر بات میں وید کو مقدم درجہ دیا ہوا تھا۔ اس لئے ہر ملک
کے راجہ اور وزیر تعلیم کا منصبی فرض ہے۔ کہ وہ اپنی رعایا کی
ترقی اور بہتری کے لئے اور خدائے برتر کی خوشنودی کیلئے
اس طرف جلد سے جلد متوجہ ہوں اور وید یا وید کی روشنی
میں تمام کتب مقدسہ کی صحیح تفسیر کرائی جاویں۔ ورنہ
دھارمک کتب مقدسہ کے غلط اور متضاد ترجمے دنیا میں فتنہ
فساد۔ بدامنی اور تنزلی کے باعث ہوتے رہیں گے۔ جیسا کہ کسی نے کہا ہے

wrong solutions produce wrong and harmful results & right solutions produce right & useful results

آریہ مسلم سکھ عیسائی — سب کا مت ہے کلام الہی

الیشور کی بانی کہو کلام الہی۔ وید بانی کہو۔ گورو بانی کہو سب کا مطلب ایک ہی ہے۔ قرآن بھی کلام الہی کہتا ہے۔ بائبل اسے کلام اللہ کہتا ہے۔ اور اسی واسطے گورو گرنتھ صاحب کا صاف حکم ہے۔ کہ "بانی سبھا وید دھرم دوڑ ہو"

قرآن اور ستیارتھ پرکاش کے نغمۂ حق پر ریویو

آفتاب حکمت حکیم سید احمد فلسطینی وفزیالوجسٹ ۱۳۱ انارکلی لاہور۔ مورخہ ۸/۲/۳۳

شری یکاق برادرم الیشور داس جی۔ السلام علیکم۔ آپ کا رسالہ نغمۂ حق موصول ہوا۔ نہایت شوق اور اطمینان سے مطالعہ کیا گیا۔ ماسٹر جی مرحوم کی کتاب وید اور قرآن کے بارے میں اپنی ناقص رائے نیچے لکھتا ہوں۔ اور جس طرح چاہیں اسے استعمال کرنے کی اجازت ہے۔

ریویو

I میں علامہ دہر حضرت لکشمن جی (خدا کی رحمتیں ان پر نازل ہوں) کو مجتہد کامل اور مجدد دین سمجھتا ہوں۔ میں سچ کہتا ہوں۔ کہ جب ماسٹر لکشمن جی کا نام زبان پر آتا ہے۔ تو بے اختیار یہ کلمہ زبان پر آ جاتا ہے۔ کہ

"زبان پہ بار خدایا یہ کس کا نام آیا
کہ میرے نطق نے بوسے میری زبان کیلئے"

آپ نے جو کام کیا وہ آج تک کوئی نہ کر سکا۔ جوں جوں اُن کی

تفسیر کا مطالعہ کر رہا ہوں ۔ تو عقیدہ روز بروز راسخ ہوتا جاتا ہے ۔ آپ ایک جلد رشی دیانند و رسول کریم کی زندگی کے متعلق جو آخری کتاب جلد سوم ماسٹر صاحب نے لکھی تھی ۔ ضرور بذریعہ رجسٹری ڈاک بھجوا دیں ۔

ماسٹر صاحب کی تحقیقات حیرت انگیز اور حق و صداقت پر مبنی ہے ۔ میں اُستاد صاحب مرحوم کو اکثر کہا کرتا تھا کہ اگر آپ کسی مغربی ملک میں پیدا ہو کر وید و قرآن جیسی عظیم الشان تحقیقات کو دنیا کے سامنے پیش کرتے تو وہاں کا علم دوست سماج آپ کی تحقیقات کو مکمل کرنے اور چھپوانے کیلئے کروڑوں روپے آپ کے قدموں پر نچھاور کرتا ۔

۲ مجھے خوشی ہوئی ہے ۔ کہ آپ بھی اُن کے نقش قدم پر چل کر اُنکے پاکیزہ مشن کو جاری رکھنے کا عزم بالجزم کر چکے ہیں ۔ خدا آپ کے ارادوں میں تقویت اور کوششوں میں کامیابی عطا فرمائے ۔

امیر صاحب جماعت احمدیہ قادیان ۔ مورخہ ۵/۱/۵۰ بنام

مکرمی و محترمی ۔ تسلیم ۔ آپ کی مرسلہ کتاب "قرآن اور ستیارتھ پرکاش کا تصادم" موصول ہوئی ۔ شکریہ ۔ خدا آپ کی کوششوں میں برکت ڈالے اور آپ کی مساعی دونوں قوموں سے خراج تحسین حاصل کریں ۔

ہمارے لائق کوئی کار خدمت ہو ۔ تو یاد فرما دیں ۔

جناب حکیم دلیوی دتہ مل شرما خوشدل
Assessor and Secretary
National Tibbi
Conference Jagadhri

۲/۵

شری کالی الشیور داس جی آریہ نمستے :- آپ کی کتاب قرآن اور ستیارتھ پرکاش کا فرقِ حق میں نے بغور پڑھا۔ سچ تو یہ ہے کہ اس وقت ایسی کتابوں کی بہت ہی کمی ہے۔ آپ نے یہ کتاب تالیف فرما کر ایک بہت بڑی کمی کو پورا کیا ہے۔ میری نگاہ میں یہ کتاب باہمی منافرت کا خاتمہ کرنے کیلئے حقیقی معنوں میں مشعلِ راہ ثابت ہوگی۔ اس کتاب میں جو مصالحہ اکٹھا کیا گیا ہے۔ اس کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ اس میں وید مقدس اور قرآن شریف کی آیتوں کے علاوہ ستیارتھ پرکاش۔ حضرت محمدؐ صاحب۔ رشی دیانند اور برگزیدہ آریہ مسلم علما اور لیڈران کی آوازوں کا خلاصہ ہے۔ کتاب مذکور میں جو اقتباسات ماسٹر لکشمن جی کی قرآن کی ویدک تفسیر سے دیئے گئے ہیں۔ ان کو پڑھنے پر ہر انسان کی آنکھیں فرطِ حیرت سے کھل جائیں گی اور یہ خیال ہو جائیگا۔ کہ قرآن اور وید کی تعلیم میں کوئی کسی قسم کا انتر یا فرق نہیں ہے۔ اور نہ ہی ان کی تعلیم سے بغض و کدورت یا عناد و نفرت کی رتی بھر بھی تلقین ہوتی ہے۔ موجودہ منافرت کے دور میں آریہ مسلم اتحاد کیلئے اور اہنسا کے دیوتا امن کے پجاری پوجنیہ مہاتما گاندھی جی کے چھوڑے ہوئے مشن کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے

کے لئے یہ کتاب صادق و مددگار ثابت ہوگی۔ آپ نے اس کتاب
کا پرکاشک بن کر بھارت درش کی جنتا پر ایک بہت بڑا احسان
کیا ہے۔ ایشور آپ کو ان کاوشوں اور محنتوں کا اجر دے جو
آپ نے اس کتاب کے شائع کرنے میں برداشت کی ہیں۔ میں
اس کتاب کے پرکاشک شری ایشور داس آریہ کو ہاردک دھنیہ واد پیش
کرتا ہوں جنہوں نے باپو کے مشن کو پورا کرنے کی طرف عملی قدم اٹھا
کر ایک اہم کام کو اپنے کندھوں پر اٹھایا ہے۔ کتاب مذکور کا ہر گھر
میں ہونا ضروری ہے۔ اتنی کم قیمت پر ایسی مفید و صلح کن کتاب
کا ملنا ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ دریا کو کوزہ میں بند کر
دیا گیا ہے۔ ہر ہندو مسلم اتحاد کے حامی کا فرض ہے۔ کہ اس کتاب
کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچا کر مؤلف کی حوصلہ افزائی کرتے
ہوئے قدردانی کا ثبوت دے۔

شری منگل سین صاحب اکونٹنٹ دفتر صاحب پوسٹ ماسٹر جنرل بہادر انبالہ۔ مورخہ ۹ ۲/۵۰

پریہ آریہ ویر جی۔
جے ہند۔ آپ کی ارسال کردہ چٹھی مورخہ ۸ ۲/۵۰ اور کتاب قرآن
اور ستیارتھ پرکاش کا نسخہ حق ملی۔ مہربانی کا مشکور ہوں
کتاب کا غور سے مطالعہ کیا جاویگا۔ میں وید اور قرآن کی سٹیری
جلد بھی منگوا رہا ہوں۔ ایشور آپ کو اس کام میں سپھلتا پراپت
کرائے۔ کوئی سیوا داس کے لائق ہو۔ تو حکم کریں۔

سیکرٹری ویدک ریڈنگ روم قانگویاں (ست گڑھ) کرنال
مورخہ ۳/۵ ۱

شری مان جی ۔ جے سند سیوا میں نویدن ہے ۔ کہ میں نے آپ کی
کتاب موسومہ (قرآن اور ستیارتھ پرکاش کا نعرۂ حق) کا ریویو
اخبار پرکاش جالندھر شہر میں پڑھا ۔ براہ مہربانی ایک کاپی
ہماری لائبریری کو ارسال فرمادیں ۔ یوگیہ سیوا تحریر کریں ۔

پیارے دوستو : ۔ یہ تو آپ کو معلوم ہی ہے ۔ کہ ابتدا میں ساری دنیا
میں ویدک دھرم کا پرچار تھا ۔ لیکن رفتہ رفتہ زمانہ کے انقلاب سے
یہ ویدک دھرم مختلف ٹکڑوں میں تقسیم ہو گیا ۔ اس کا ثبوت یہ ہے
کہ ویدک دھرم کے بڑے اصول اگنی ہوتر یعنی سوختنی قربانی کو ہم
کل ملکوں میں اور تمام مذہبوں کی بنیادی کتابوں میں پاتے ہیں ۔ اور
پانچ ہزار برس سے پہلے کا کوئی مذہب دنیا میں معلوم نہیں ہوتا ۔ مثلاً
اسلام ۱۳۰۰ سال سے عیسائی ۱۹۰۰ سال سے ۔ یہودی ۳۵۰۰ سال
سے ۔ پارسی ۴۵۰۰ سال سے اور پارسیوں سے پہلے کوئی مذہب
سوائے ویدک دھرم کے معلوم نہیں ہوتا ۔ جس سے صاف
معلوم ہوتا ہے ۔ کہ یہ سارے فرقے واحد ایشوری ویدک دین کے
زوال کے بعد پیدا ہوئے اور اس طرح انسانوں نے واحد دین اللہ
پر متحد ہونے کی بجائے اپنے آپ کو مختلف ٹکڑوں یا فرقوں میں
تقسیم کر لیا اور اس طرح ایشوری راجیہ میں فرقہ پرستی داخل ہوئی ۔ اس
بد قسمتی سے فرقہ پرستی بڑھتے بڑھتے ایک ہزار فرقوں کی حد تک پہنچ

گئی ہے۔ خیر ثبوت کیلئے چرک کے ایک شلوک کا ترجمہ پیش کیا جاتا
ہے۔ جو کہ حسب ذیل ہے۔ جس سے تسلی ہو جائیگی۔ کہ بلخ۔ ایران
چین۔ عرب۔ یونان اور اس کے مشرقی حصہ میں ویدک دھرم
موجود تھا اور رشی مہاتما واحد ویدک دھرم کے پرچار کیلئے پر
کہیں غیر ممالک میں پہنچتے تھے۔ ترجمہ اس طرح ہے:۔

" مہاتما ارشی ترِیشی نے بلخ۔ ایران۔ چین۔ عرب۔ یونان اور اس
کے مشرقی حصّوں میں دورہ کیا اور وہاں انہوں نے گیہوں اور اُڑد کے
کھانے والے اور وید شاستر کے مطابق اگنی ہوتر یعنی سوختنی قربانی
کرنے والے دیکھے"۔ لیکن جب مہابھارت کی جنگ میں لائق وِدوانوں
یعنی عالموں کے ناش ہو جانے سے ہمارے بھارت میں ویدک دھرم
کمزور ہو گیا۔ تب یہاں ویدک تعلیم کا پرچار نہ رہا اور اس پرچار کے
نہ رہنے سے اور دولت وغیرہ کی زیادتی سے لوگوں میں دُراچار یعنی
بدچلنی کی وبا پھیل گئی اور راجہ لوگ بھی بدچلن ہو گئے۔ اور
برہمن جو اُس وقت میں جگت گورو کہلاتے تھے۔ بہ سبب ویدک
تعلیم کی کمی اور آرام طلبی کے اپنے منصبی فرائض سے راجاؤں سے بھی
پہلے گر چکے تھے۔ وہ بھی راجاؤں کے غلام ہو گئے اور اُن کی ہاں میں ہاں
ملانے لگے۔ راجاؤں نے اپنے پروہت برہمنوں سے مل کر بدچلنی کے
الزام سے بچنے کے لئے ایک ایسا مت چلایا۔ جس میں کل بدچلنی دھرم
ہو گئی۔ اس مت کا نام بام مارگ ہے۔ اور بام کے معنی الٹے کے ہیں
بام مارگ کے آغاز کی پہلی کتاب کا نام تنتری شاکھا ہے۔
کیونکہ اس کی تصدیق مہیدھر بھاشیہ کی بیان شدہ

روایت میں صاف طور پر موجود ہے۔ جس قدر سوتر آج کل
نظر آتے ہیں۔ جن میں حیوانی قربانی اور مانس وغیرہ کا ذکر ہے
اُن میں سے کثرت سے ثبوت وام مارگیوں کی کتاب تیتری شاکھا
تیتری آرنیک۔ اور تیتری برہمن کے ہیں اور انہی کی پُستکوں میں
یگیہ یعنی سوختنی قربانی میں حیوانوں کو مارنا لکھا ہے۔ ورنہ اس سے
پہلے کے زمانہ میں اور ویدوں میں تو یگیہ یعنی قربانی میں ہنسا کرنا یعنی
حیوانی قربانی کرنا مہاپاپ ہے۔ اور وید نے اس بات پر بہت
ہی زور دیا ہے۔ چنانچہ وید میں کم سے کم سو جگہ پر یگیہ یعنی قربانی
کو ہنسا رہت بتلایا ہے۔

اور اس کے واسطے بہت سی مثالیں بھی ملتی ہیں۔ مثلاً جس وقت
رشی ویاس اور زردشت کے مباحثہ میں ویاس جی نے ایران
میں پارسیوں کو اگنی ہوتر یعنی سوختنی قربانی یا ہون کا اپدیش کیا تھا
اُس وقت تو ہنسا رہت صرف خوشبودار اور طاقت دینے والی اور مرض
کو دُور کرنے والی چیزوں کا اگنی ہوتر یعنی ہون ہوتا تھا۔ جیسا کہ پارسیوں
کے رواج سے پایا جاتا ہے۔ لیکن وام مارگ کے پھیل جانے کے بعد جب
ہمارے بھارت سے غیر ملکوں میں اُپدیشک گئے تو وہاں بھی اگنی ہوتر
یعنی سوختنی قربانی میں حیوانوں کو مارنے کا رواج ہو گیا۔

جس وقت اس طرح چاروں طرف وید دین واحد کے غلط معنی کر
کے اور وید کے ہی نام سے بہت سے بام مارگی لیپک اور سوتر بنائے
گئے۔ تو تمام سنسار میں وید دین واحد کی نندا ہونے لگی۔ چنانچہ چارواک نے وید پاک کے متعلق یہ بُری رائے قائم کی۔ کہ "ویدوں کے بنانے

والے بھانڈ دھورت اور راکھشش ہیں۔"
جب اس طرح پر وام مارگ کے زور نے دیش میں دُراچار پھیلا رکھا تھا۔ تو اس وقت کپل وستو کے راجہ ساکھی سنگھ گوتم یعنی مہاتما بدھ کو اس کے دور کرنے کے واسطے بہت بھاری خیال پیدا ہوا۔ اُس نے راج کو چھوڑ کر تپ کرنا شروع کیا اور سوختنی قربانی یعنی ہنسک یگیوں کا کھنڈن یعنی تردید کرنی شروع کر دی۔ مہاتما بدھ دیو ویدوں کے پرچار کے بند رہنے سے خود وید ارتھ وچار نہیں کر سکتے تھے۔ اور وام مارگی ویدوں کی آڑ میں تتیری شاکھا کے ثبوت حیوانی سوختنی قربانی کے حق میں پیش کرتے تھے۔ اسلئے مہاتما بدھ نے مجبوراً ویدوں کو ماننا ہی چھوڑ دیا۔ جب مخالفین نے دیکھا کہ گوتم ویدوں کو نہیں مانتا۔ تو انہوں نے اس کو کہا۔ کہ وید ایشور کے بنائے ہوئے ہیں۔ بدھ دیو نے کہا۔ کہ میں ایسے ایشور کو نہیں مانتا۔ جس نے اس قسم کی لیکھیں بنائی ہوں۔ اور جس میں ہنسا کرنے کا اپدیش ہو۔ لیکن اب جبکہ رشی دیانند اور حضرت محمدؐ صاحب کی مہربانی سے مطلع بالکل صاف ہو گیا ہے۔ جین اور بدھ دھرم والوں کو وید دھرم کی شرن میں آجانا چاہیئے۔ اُس وقت وہ بامر مجبوری ایشور اور اُس کے وید کو ماننے میں معذور تھے۔ جہاں تک مہاتما بدھ نے وام مارگ کے مرض کو روکا۔ وہاں تک اِن کا کام نہایت ہی قابل تعریف ہے۔ کیونکہ اُس وقت اگر جین اور بدھ دھرم والے اہنسا کا پرچار نہ کرتے۔ تو سنسار میں ہاہاکار مچ جاتا۔

ـــــــ

پیارے ناظرین! اس طرح جب بدھ دھرم کے پرچار سے
لوگوں نے ایشور اور وید کو چھوڑ کر اپنے گورو بدھ وغیرہ کے
بتوں کی پوجا شروع کر دی۔ اور بہت سے لوگ وام مارگی برہمنوں
کے جال سے نکلنے لگے۔ تو وام مارگی برہمنوں نے بھی بت پرستی شروع کر
دی۔ تاکہ ہمارے لوگ اُن کے جال سے نہ نکل جائیں۔ پس بت پرستی
کے رواج اور آغاز کا باعث مندرجہ بالا وجوہات پر ہے۔ ویدوں میں
اور برہمن آرش گرنتھوں میں کہیں بھی اس کا ذکر نہیں۔ وید میں
ایشور کو انوپم اور اننت یعنی بے مثال اور لا انتہا بتایا گیا ہے۔ اور مورتی
رہت بتلایا گیا ہے۔ جب پرماتما کی کوئی مثال ہی نہیں ہو سکتی۔ تو اس
کی مثال یا شکل پیش کرنے کا کیا مطلب۔ یہ آنکھیں سورج کی روشنی دیکھ
سکتی ہیں۔ لیکن ایشور کا جلوہ صرف روح کو ہی محسوس ہوتا ہے
نہ کہ ان مادی آنکھوں کو۔ آنکھوں کا کام دیکھنا۔ کانوں کا کام
سننا۔ زبان کا کام چکھنا اور کلام الٰہی کی پابند پاک ہستیوں کی
پاک روحوں کا کام ایشور کے جلوہ کو حالت مراقبہ یا سمادھی میں محسوس
کرنا ہے۔ عالم بے عمل ہستیوں کی ناپاک روحیں ایشور کے حقیقی
مسرت انگیز جلوہ کو محسوس نہیں کر سکتیں۔

ہر حس وغیرہ کا اپنا اپنا کام ہے۔ کوئی حس دوسری حس کے
کام میں دخل نہیں دے سکتی۔ جیسے ناک محض سونگھنے کے واسطے
ہے۔ کان محض سننے کے واسطے ہیں۔ نہ کہ کسی اور چیز کے واسطے
اسی طرح ایشور کے جلوہ کو محسوس کرنا پاک روحوں کا کام ہے۔

نہ کہ اِن مادی آنکھوں کا کام ہے۔ اِن مادی آنکھوں کا کام تو
پرماتما کے کارخانہ قدرت کے مادی کاموں کو دیکھنا ہے۔ اور اُن
سے جائز فائدہ اُٹھا کر پرماتما کا شکر بجا لانا انسان کا فرض ہے۔
خلاصہ یہ کہ بُت پرستی کا رواج جینیوں اور وام مارگی برہمنوں سے
اور ہوں یعنی سوختنی قربانی میں حیوانی قربانی کا رواج وام مارگیوں
کے پرچارکوں سے جا بجا پھیلا ہے۔ اور سوختنی قربانی میں حیوانی قربانی
کرنا قرآن مقدس اور انجیل پاک وغیرہ کتب میں صریحاً منع ہے۔
اور یہ بھی کس طرح جب کہ عربی قرآن اور انجیل پاک کا صریحاً وید
کی روشنی سے تعلق ہے۔ اور ویدیں سوختنی قربانی جا بجا اپنشد ریت
بتلائی گئی ہے۔

*****

اما دی پرماتما کو دیکھنے کے ذرائع شدھ انتہ کرن۔ ودیا اور یوگ
ابھیاس ہیں۔ اِن ذرائع سے پاک آتما پرماتما کو پرتیکش (ظاہرا)
دیکھتا ہے۔ جیسے بغیر پڑھے علم کے مقاصد حاصل نہیں ہوسکتے
ویسے ہی یوگ ابھیاس اور گیان کے بغیر پرماتما بھی دکھلائی
نہیں دیتے۔ جس طرح سننا کان کا کام ہے۔ مادی چیزوں کو
دیکھنا مادی آنکھ کا کام ہے۔ اِسی طرح پوتر اور تربیت یافتہ
روح ہی کا کام پرماتما کے جلوہ کو محسوس کرنا ہے۔

کیا جنم پتر کا رواج پہلے نہیں ہوتا تھا

ذرا سوچئے تو سہی۔ کہ سارے مہا بھارت میں کہیں پر بھی جنم پتر

کا ذکر آیا ہے؟ کہیں بھی نہیں۔ اِس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ پھلت جوتش کی بنیاد کہیں پر بھی آریہ ودیا میں نہیں ہے۔

مہرشی دیانند اندازاً تین ہزار گرنتھوں کو مانتے تھے۔ جیسا کہ وہ لکھتے ہیں "میں اپنے اعتقاد اور تجربہ کی بنا پر رگ وید سے لے کر پوروِ میمانسا تک اندازاً تین ہزار گرنتھوں کو مانتا ہوں" (بھرانتی نوارن صفحہ ۱۲)

"اوم" - یہ اونکار لفظ پرمیشور کا سب سے افضل نام ہے۔ سب وید وغیرہ شاستروں میں پرمیشور کا پردھان اور نِج نام "اوم" کہا گیا ہے۔ دوسرے سب نام صفاتی ہیں۔ آریہ سکھ لٹریچر میں اسی واسطے پہلے ہی اونکار لکھا جاتا ہے۔
(ستیارتھ پرکاش باب ۱۱)

منو اور وید کا فرمان

سب سے اعلیٰ خیرات ویدیعنی واحد دین اللہ کی تعلیم ہے۔

سرکار کا فرض

منو ۷۔ ۱۵۲ کا ماحصل حسب ذیل ہے۔ راجا کو واجب ہے کہ سب لڑکوں اور لڑکیوں کو مقررہ عمر سے مقررہ میعاد تک برہم چریہ کا پابند رکھ کر تمام علوم سے مستفیض کرے۔ جو اس حکم کی خلاف ورزی کرے۔ اس کے ماں باپ کو سزا دے۔ یعنی آٹھ برس کی عمر کے بعد لڑکے اور لڑکی کا ماں باپ کے گھر

رہنا قانوناً منع ہونا چاہئے۔ اِس عمر میں وہ آچاریہ کُل یعنی اُستاد کے گھر رہیں اور جب تک فارغ التحصیل نہ ہو جائیں۔ اُن کی شادی نہ ہونے پائے ....

دُنیا میں جتنی خیرات کی اشیا ہیں۔ اُن سب سے وید کی تعلیم افضل ہے۔ (منو لہ-۲۳۳)

اِس لئے جس قدر ہو سکے برہمچاری جی جان اور صرف زر سے ترقی علوم میں کوشاں رہیں

ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۲۳

خواہ کسی کا قول ہو۔ اگر وید کے برخلاف ہے۔ تو ہرگز قابل تسلیم نہیں بعض کُتب برہما۔ دششٹھ۔ رام۔ شو۔ وشنو۔ دیوی۔ وغیرہ کے نام سے اِس لئے تصنیف کی جاتی ہیں۔ کہ اُن کے بڑے بڑے ناموں کی وجہ سے اُنہیں تمام عالم تسلیم کر لیں گے اور لکھنے والوں کے لئے ایک معقول ذریعہ معاش پیدا ہو جائیگا۔ اِسی خیال سے بے معنی حکایات کی کئی کُتب لکھی جاتی ہیں۔ چند بعد میں ملائے گئے شلوکوں کو چھوڑ کر منو سمرتی تو وید کے مطابق ہے۔ مگر اور کوئی سمرتی نہیں۔

ـــــــــــ

مادہ اور پرمیشور صفحہ ۱۸۶

مادہ تغیر پذیر ہونے کی وجہ سے اشکال بدل لیتا ہے۔ لیکن پرمیشور غیر متغیر رہتا ہے۔ وہ حالات کے اختلاف کے باعث کبھی مختلف اشکال اختیار نہیں کرتا۔ ہمیشہ اپنی ذات میں قائم اور تمام تغیرات

سے پاک رہتا ہے۔

صفحہ ۱۹۹ - الہام کرنے کیلئے پرمیشور کا متشکل ہونا ضروری نہیں۔ کیونکہ تلفظ کی ضرورت تو اپنے سے باہر کے اشخاص کو سمجھانے کیلئے ہوتی ہے۔ پرمیشور غیر متشکل اور محیط کل ہے۔ اور اندر اور باہر موجود ہے۔ وید کے تمام علوم کی تلقین یعنی انکشافات اپنی قائم فی الروح ذات کے ذریعہ پاک ارواح کے اندر سے کر دیتا ہے۔ اور اسی تلقین کو رشی لوگ اپنی زبان یا تحریر کے ذریعہ اوروں تک پہنچاتے ہیں۔

صفحہ ۲۰۰ پرتیجا

ابتدائے آفرینش میں پرماتما نے اگنی - وایو - آدتیہ - اور انگرہ رشیوں کے باطن میں ایک ایک وید کا انکشاف فرمایا - پھر انہی چار رشیوں کے ذریعہ برہما رشی کے باطن میں چاروں وید متجلی کئے گئے۔

منو ۱ - ۲۳ - صفحہ ۲۰۲

ویدوں کے مطالب بھی پرمیشور نے ہی ابتدائی چار رشیوں کے ذہن نشین کرائے - اس کے بعد احکام الہی کے پابند مرتاض مہرشی جب جب جس جس منتر کے معانی جاننے کے خواہش مند ہو کر حالت مراقبہ میں پرمیشور کے حضور میں حاضر ہوئے - تب تب اس جان جہان پرماتما نے مطلوبہ منتروں کے معانی ان پر منکشف فرمائے - جب کثیر التعداد رشیوں کے قلوب پر منتروں کے معانی متجلی ہوئے - تو رشی منیوں نے وہ معانی مع رشی منیوں کے حالات کے کتب کی شکل میں قلمبند کئے - جو کہ تعداد میں چار ہیں ان کتب کے نام براہمن گرنتھ نہایت ہی پرانے ہونے کی وجہ سے

پوران کہلاتے ہیں

نوٹ :- چاروں ویدوں کے شروع میں اور پھر ہر باب کے خاتمہ پر لفظ "وید" زمانہ قدیم سے لکھا چلا آتا ہے - لیکن براہمن گرنتھوں یعنی اصلی پُرانوں یا اصلی پورانی ویدک تفسیروں کے نہ شروع میں اور نہ کسی باب کے خاتمہ پر یہ نام تحریر کیا جاتا ہے -

زمانہ مہابھارت کے ویاس رشی کے فرضی نام سے جو اٹھارہ پوران ہیں وہ پُورانے نہ ہونے کی وجہ سے پوران نہیں کہلا سکتے - اصلی اسم با مسمےٰ پوران متذکرہ بالا چار براہمن گرنتھ ہی ہیں - جن کو تمام رشی منی تسلیم کرتے چلے آرہے ہیں - ویاس رشی کے اپنے پراک گرنتھ خود اصلی پورانوں کو تسلیم کرتے ہیں - لیکن اِن فرضی پورانوں کو تسلیم نہیں کرتے - اِن میں تھوڑی سچائی ہے - لیکن زیادہ تر حکایات بے معنی کی اِن نوین پورانوں میں ملاوٹ ہے - جس طرح ملاوٹی دودھ اور گھی وغیرہ مُضرِ صحت ہیں - اِسی طرح رشی منیوں کے نام سے ملاوٹی کتب بھی قابل ترک ہیں - کیونکہ یہ اصلی رستہ یعنی ویدک دھرم کے راہ میں رکاوٹ ہیں - بڑے بڑے رشی منیوں کے نام پر جو کتب ہوں - اُن کو پڑھنے سے پہلے ویدوں کی کسوٹی پر پرکھنا چاہئیے - اگر وہ وید کی کسوٹی پر پوری اُتریں - تو وہ اصلی ہیں - ورنہ یہ اُن کے نام سے فرضی کتابیں ہیں - جو خود غرض لوگوں نے بنائی ہیں - ستیارتھ پرکاش میں رشی دیانند نے ویدوں کی کسوٹی پر پرکھنے کے بعد چند اصلی اور ملاوٹی کتب کی فہرست دی

ہے۔ تاکہ لوگ اصلی رشتی گرنتھ پڑھیں اور ملاوٹی کتب کے پڑھنے میں اپنا اور دیگر لوگوں کا وقت ضائع نہ کریں۔ جب اصلی رشتی گرنتھ کتب کی فہرست بھی اب ہمارے سامنے ہے۔ تو کیا یہ عقلمندی ہے۔ کہ ہم اصلی صحیح گرنتھوں کے ہوتے ہوئے مشکوک اور ملاوٹی گرنتھوں پر خود لطف ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے رہیں؟ خود ہی خدا کو زیبا دیتی ہے؟ کیونکہ وہ محض خود ہی علیم کل اور ہر ایک چیز کے اندر باہر بغیر کسی رکاوٹ کے ایک بے انداز لمبی چوڑی اور بے اندازہ حجم والی باریک ترین ہستی ہے۔ اور جو کہ بے اندازہ زمینوں۔ سورجوں۔ چاندوں۔ اور ستاروں کا مالک ہے لیکن اس کے مقابلے میں علما فاضل کو زیبا نہیں دیتا۔ کہ وہ اپنی خود ہی پر لطف رہیں۔ اور اس علیم کل کے کلام الہی کے روز روشن کی طرح ہوتے ہوئے لوگوں کو گمراہ کرتے پھریں۔ اس سے زیادہ علما فاضل سے کیا عرض کیا جاوے۔

صفحہ نمبر ۲۰۳

جیسے ماں باپ اپنی اولاد پر نظر عنایت فرما کر انکی ترقی کے خواستمند ہوتے ہیں۔ ویسے ہی پرماتمانے تمام بنی نوع انسان پر رحم فرما کر ویدوں کو شرف ظہور بخشا ہے۔ تاکہ انسان ظلمت جہل سے نکل کر دام اوہام سے نجات پائیں اور انتہائی راحت و مسرت سے بہرہ اندوز ہوں اور علوم و دانست کی بتدریج ترقی کرتے جائیں

نوٹ:۔ مندرجہ بالا ہدایت روزِ روشن کی طرح عیاں ہے۔ کہ ہر ایک ترقی پسند ملک خواہ وہ بھارت ہو یا پاکستان۔ انگلینڈ ہو یا جرمنی۔ روس ہو یا امریکہ۔ ویدوں کی اشاعت اور تعلیم کا بندوبست وہاں کی سرکار اسواسطے کرے کہ وہ کامل ہے۔ اور ہر انسان ظلمت جہل سے نکل کر انتہائی راحت و مسرت پانے کے ساتھ ہی ہر ایک علم کی ترقی کر سکتا ہے۔

سوال:۔ کیا یہ ویدک کتب دائمی ہیں؟

جواب:۔ نہیں؛ کتب تو سیاہی اور کاغذ کی بنی ہوئی ہیں۔ یہ دائمی نہیں ہو سکتیں۔ دائمی تو الفاظ۔ ان کے معانی اور ان کا باہمی تعلق ہے چونکہ پرمیشور خود ازلی ابدی ہے۔ اس لئے اس کے علم وغیرہ اوصاف اور اسکی ملکیت یعنی بے اندازہ ارواح اور بے اندازہ ناقابل تقسیم ذرات بھی دائمی ہیں۔

نوٹ:۔ ویدوں میں تمام روحیں ناقابل تقسیم ذرات سے بھی چھوٹی بتلائی گئی ہیں۔ دوسرے الفاظ میں اگر غیر فانی ناقابل تقسیم بے جان ذرات مادہ یا پرمانو کہلاتے ہیں۔ تو ان سے چھوٹے غیر فانی جاندار ذرات روحیں کہلاتی ہیں۔ انکے مقابلہ میں پرماتما ایک بے پناہ اعظم ترین روح یا ہستی ہے۔ جو ہر طرح سے کامل ہے اس بے پناہ روح یا ہستی کے سامنے ہماری روح ایک چھوٹے ذرہ سے بھی چھوٹی ہے۔ اسی واسطے یہ خوردبین سے دیکھنے والے نہایت ہی چھوٹے جسموں میں بھی سما سکتی ہے۔ اور ہاتھی گھوڑے وغیرہ جسموں میں بھی آسکتی ہے۔ اس کے۔ اس کے مقابلہ میں پرمیشور ایک بے پناہ لمبائی چوڑائی

اور مجسم والی باریک ترین ہستی ہے۔ وہ کسی طرح بھی ایک چھوٹے جسم میں نہیں آسکتی۔

چھ درشن یعنی چھ شاستر

ان کے بیان میں موافقت ہے۔ مخالفت نہیں۔ وہ اس طرح کہ (۱) میمانسا درشن کا دعوے ہے۔ کہ دنیا میں کوئی معلول ایسا نہیں ہوتا جس کے بنانے میں حرکت علت کا کام نہ دے (۲) ویشیشک درشن کہتا ہے۔ کہ بغیر زماں کے خلقت نہیں ہو سکتی (۳) نیائے درشن کہتا ہے۔ کہ علت مادی کے بغیر معلول پیدا نہیں ہوتا (۴) یوگ درشن کہتا ہے۔ کہ بغیر علم اور غور و خوض کے خلقت یا صنعت نہیں ہو سکتی۔ (۵) سانکھیہ درشن کہتا ہے۔ کہ عناصر کی ترکیب کے بغیر عالم نہیں بن سکتا۔ (۶) ویدانت درشن کہتا ہے۔ کہ بغیر خالق کے خلقت نہیں ہو سکتی۔ خلاصہ یہ کہ ان چھ علتوں کی تشریح ایک ایک درشن میں کی گئی ہے۔ گویا پیدائش عالم کی مکمل تشریح چھ شاستروں کے مصنفوں نے پایۂ تکمیل تک پہنچائی ہے۔

صفحہ ۲۱۹۔ جو شخص علم اور صحبت صالحہ سے فیض یاب ہو کر کامل غور و خوض سے کام نہیں لیتا۔ وہ ہمیشہ دام اوہام میں گرفتار رہتا ہے مبارک ہیں وہ اشخاص جو تمام علوم کے اصولوں سے آشنا ہیں۔ اور آشنا نہ ہونے کی صورت میں آشنا ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔

صفحہ ۲۲۴۔ پاتال دیش یعنی امریکہ کے راجا ناگ کے خاندان کی شہزادی الوپی سے ارجن کی شادی ہوئی تھی۔ اور کوروں پانڈوں کے عہد تک تمام روئے زمین پر آریوں کی حکومت تھی۔

ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۱۳

اپاسنا یعنی تقرب الٰہی کی آٹھ منزلیں ہیں۔ یوگ شاستر اور رگ وید
آدی بھاشیہ بھومکا میں ان منزلوں کا مفصل ذکر کیا گیا ہے۔

ہسٹری کی نوٹ:- (۱) دھرت راشٹر کا بیاہ کابل قندھار کی راج
پتری سے ہوا۔

۲- پانڈو کا بیاہ ایران کی راج پتری سے ہوا۔

۳- ارجن کا بیاہ پاتال یعنی امریکہ کے ناگ خاندان کی راج پتری
الوپی سے ہوا۔

۴- مہاراجہ یدھشٹر کے راجسو یگیہ میں شامل ہونے کیلئے کُرۂ زمین
کے راجے شامل ہوئے تھے۔ اور اُن کو دعوت دینے کیلئے بھیم، ارجن
نکل اور سہدیو چاروں اطراف میں گئے تھے۔

۵- شری کرشن و ارجن اشوتری یعنی دُخانی جہاز میں بیٹھ کر پاتال
یعنی امریکہ گئے تھے اور مہاراجہ یدھشٹر کے راجسو یگیہ میں شامل ہونے
کے لئے ادانک رشی کو لے آئے تھے۔

۶- ویاس رشی مع اپنے بیٹے شک آچاریہ اور شاگردوں کے پاتال یعنی
امریکہ میں جب نواس کرتے تھے۔ تو شک آچاریہ نے اپنے باپ سے ایک
سوال پوچھا- کہ آیا آتم ودیا اتنی ہے یا زیادہ- جواب دیا کہ اس
سوال کے جواب کیلئے متھلاپوری کے راجہ کے پاس جاؤ۔ بیٹا یکہ
ہری ورش یعنی بندروں کے موافق سُرخ چہروں اور بھوری آنکھوں
والے یورپین ممالک کو دیکھتے ہوئے چین میں آئے اور چین سے
میرو یعنی ہمالہ اور ہمالہ سے متھلاپوری میں پہنچے۔

نوٹ:- یورپ کا پراچین نام ہری ورش تھا- اور ہمالہ کا میرو تھا۔

مندرجہ بالا اشعار سے اس بات کی صاف شہادت ملتی ہیں۔ مگر آج
سے پانچ ہزار برس پہلے تک سرشٹی کے آغاز سے لیکر مہابھارت کی یدھ تک
کرۂ زمین پر اربوں سالوں تک صرف ایک ہی راج اور ایک ہی دھرم تھا اور
بھارت سے بیاہ شادی اور رشتوں کے تعلقات قندھار۔ ایران۔ امریکہ اور
کرۂ زمین کے تمام راجاؤں کے ساتھ تھے۔ اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ صحیح
ویدک دھرم کا پرچار مہابھارت کے یدھ تک بھارت اور بھارت سے
باہر قندھار۔ ایران۔ امریکہ۔ وغیرہ تمام کرۂ زمین کے ممالک میں ہوتا
رہا ہے اور ویاس اور اُدالک جیسے مہرشی ایران امریکہ وغیرہ تمام ممالک
میں پہنچتے تھے اور جب سے ہم نے نا اہلیت سے سوادھیائے ترک کر کے
اپنے آپ کو تنگ اور ذات پات کے بندھنوں میں جکڑ دیا اور اصلی
پراچین پورانوں یعنی مہرشیوں کی ویدک تفسیروں کو چھوڑ دیا۔ ویاس جی
کے فرضی نام والے پورانوں کو اپنا دھرم مان لیا۔ تو نتیجہ یہ ہوا۔ کہ وہی بھارت
جو ویدک دھرم یعنی دنیا کے الہامی دھرم کے پرچار کی برکت سے کرۂ زمین کے راجاؤں
کا سرتاج تھا اور علم و ہنر کا مخزن تھا۔ آج وہی بھارت دوسرے ملکوں
میں تقسیم ہو گیا ہے۔ اور علم و ہنر کے لئے دوسرے ممالک کا محتاج ہے۔ جب
تک اصلی دھرم کا پرچار تھا۔ ہم ترقی کرتے رہے۔ لیکن جب ہم نے
بناوٹی دھرم کو اختیار کیا۔ تو اسی بناوٹی دھرم (بناوٹی دھرم اور اخلاقی
گراوٹ سے جسمانی نقصان کی طرح) ہماری روحانی ترقی کے زوال کا باعث
ہوا۔ اسی لئے سچ کہا ہے۔ کہ جو ویدک دھرم کی رکھشا کرتا ہے۔
ویدک دھرم اس کی رکھشا کرتا ہے۔ اور جو ویدک دھرم کو مار دیتا ہے
ویدک دھرم اس کو مار دیتا ہے۔ جب مہابھارت کے یدھ کے بعد

خود غرض لوگوں کی طرف سے ویاس رشی کے فرضی نام سے بنائے گئے پورانوں
نے بھارت اور بھارت سے باہر کے ممالک سے اصلی ویدک دھرم کو دور کر
دیا۔ تو شنکر آچاریہ اور رشی دیانند، گورو نانک دیو اور گورو گوبند سنگھ جی
نے بھارت میں اور حضرت عیسےٰ اور حضرت محمد صاحب نے بھارت سے
باہر کے ممالک میں واحد دین اللہ کے دھرم کا پرچار کیا۔ لیکن تعلیمی
بندوبست کی کمی اور غلط اور گمراہ کن دھارمک کتب کی تفاسیر
یا ملاوٹ کی وجہ سے عارضی طور پر ترقی کر لینے کے بعد ہم پھر تنزلی کی طرف
مائل ہو گئے ہیں۔ اس لئے ہمیں چاہئیے۔ کہ ویدوں کی روشنی میں ملاوٹ کو
دور کریں اور غلط تفاسیر کو ٹھیک کریں۔ تاکہ بھارت اور پاکستان دونو
ممالک موجودہ دنیا کی صحیح رہنمائی کر کے موجودہ عالمگیر شور و شر اور
بدامنی کو دور کر سکیں۔ حضرت محمد صاحب کا عیسائی مذہب پر بڑا احسان
ہے۔ کہ انہوں نے اپنے عربی قرآن کے ذریعہ حضرت عیسےٰ اور ان کے اصلی
عیسائی دھرم پر کافی روشنی ڈالی ہے۔ اور ان کے توہمات کو دور کرنے
کی کوشش کی ہے۔ جیسا کہ قرآن کی ویدک تفسیر کے پڑھنے سے
ظاہر ہوگا۔ اس لئے عیسائی علما اور پادری صاحبان قرآن کی ویدک
تفسیر کی طرف متوجہ ہوں۔ تو انجیل کے تمام شکوک رفع ہوں گے
اور حقیقی رابطہ اتحاد پیدا ہوگا۔

تمام کتب مقدسہ میں گوشت خوری کی تردید

گوشت خوری کے برخلاف جس طرح قرآن کی آیتوں کی آیتیں
پکار پکار کر بنی نوع انسان کو گوشت خوری سے منع کر رہی ہیں اور

جتلا رہی ہیں۔ کہ اِس شیطان نفس کو قابو کرنے سے تمہارے اندر جو کمالیت کا نور پنہاں ہے۔ وہ چمک اُٹھتا ہے۔ اِسی طرح گورو نانک صاحب فرماتے ہیں ۔ تابت صورت رب دی بھنے بے ایمان

جے رت لگے کپڑے جامہ ہوئے پلیت
جو رت کھاوے مانساں تاں کیوں نرمل چیت

ایسا ہی رگ وید اور یجر وید کے منتروں سے صاف عیاں ہے کہ شراب اور مانس من کو ملین یعنی میلا کرتے ہیں ۔ میلا من پرماتما کا درشن نہیں کر سکتا ۔ اِس پاک خدا کے پاک من والے ہی درشن کر سکتے ہیں ۔ میلے من والے درشن نہیں کر سکتے ۔ کیونکہ وہ میل سے پرے ہے مہابھارت میں صاف بتلایا ہے ۔ کہ راکھشش وہ لوگ ہیں ۔ جو اوروں کو تکلیف پہنچا کر اپنی غرض کو پورا کرتے ہیں ۔ اور پشاخ وہ ہیں جو جانوروں کا خون و گوشت کھانیوالے موذی ۔ ملیچھ اور بدکردار ہیں ۔ جب کوئی دوسرے جیوں کو دُکھ اور کشٹ پہنچاتا ہے ۔ تو کیا وہ کشٹ پہنچانے کے عوض میں سکھ پراپت کر سکتا ہے ؟ ہرگز نہیں ۔ لیپ لینڈ گرین لینڈ اور پولینڈ کے باشندے جن کا گزارہ دن رات گوشت پر ہے ۔ پست قامت اور کمزور دماغ والے ہوتے ہیں اور بہت تھوڑی زندگی بسر کرتے ہیں ۔

ڈاکٹر جیکرسن کہتے ہیں ۔ کہ دنیا میں سب سے بہادر قومیں دو ہیں ۔ جاٹ اور پٹھان ۔ جاٹوں کو گھر میں گوشت نہیں ملتا ۔ روٹی ملتی ہے ۔ پٹھانوں کی بھی زیادہ خوراک گوشت نہیں ہے ۔ علاقہ رہتک کے جاٹ جو بالکل مانس نہیں کھاتے ۔ سب سے بہادر سمجھے

جاتے ہیں۔ اور گورنمنٹ خوشی سے اُن کو فوج میں بھرتی کرتی ہے
اسی طرح دو شیروں کے بیچ گھاس کھانے والا ارنا بھینسا بے کھٹکے پانی
پیتا ہے۔ لیکن دو ارنے بھینسوں کی موجودگی میں شیر جرأت نہیں
کر سکتا۔ جس گاڑی کو ایک گھوڑا کھینچ کر لیجا سکتا ہو۔ اس
کو اگر دو شیر بھی جوت دیئے جائیں۔ تو ہرگز نہیں کھینچ سکتے۔ سبزی
خور ہاتھی سونڈ کے ذریعہ درختوں کو اکھاڑنے کی شکتی رکھتا ہے۔ بیرور شیر
رام مورتی ماس نہیں کھاتے تھے۔ رشی دیانند جو چار گھوڑوں کی بگھی
کو تھام لیتے تھے۔ ماس نہیں کھاتے تھے۔

اب دماغ کے لحاظ سے دیکھیے۔ روحانیت کا دیوتا اور دنیا
کا مہا پرش مہاتما گاندھی۔ بھارت کا سب سے بڑا عالی دماغ
سر جگدیش چندر بوس۔ مسٹر نیوٹن مشہور موجد ایڈیسن
اور مشہور شاعر شیلے ماس نہیں کھاتے تھے۔ علاوہ ازیں قرآن
کی صحیح ریسرچ اور مدلل تفسیر کرنے والے زندہ جاوید ماسٹر
لکشمن ماس نہیں کھاتے تھے۔

چند رشیوں کے مختصر حالات

اگنی۔ وایو۔ آدتیہ۔ انگرا یہ چار رشی موجودہ سرشٹی کے شروع میں
بغیر ماں باپ کے پورن آدمیہ برہمچاری کی حالت میں تبت میں پیدا ہوئے
براہمن گرنتھوں یعنی اصلی پورانوں میں ان رشیوں کو جیوتی کہتے ہیں۔
کیونکہ وہ سب سے زیادہ پرسدھ یعنی مشہور تھے۔ اور ان سے ہی وید ودیا
جیوتی کا تمام سرشٹی میں پرکاش ہوا۔
رشی وہ ہوتا ہے۔ جس کے دل پر سمادھی کی حالت میں ایشور نے قدرتی

کا گیان حاصل ہوتا ہے۔ اور دید آگن کو کہتے ہیں۔ جو سب سے بڑا عالم ہو۔ چونکہ یہ تینوں صفات ان رشیوں میں تھیں۔ واسطے انکو برہمن گرنتھوں نے جیوتی۔ رشی اور دید کا خطاب دیا ہے۔ یہ چاروں برہم رشی۔ برہم چریہ آشرم کے بعد سنیاسی ہو گئے تھے۔ اس لئے انکی کوئی اولاد نہ تھی۔ یہ برہم رشی نہایت پر جلال تھے اور قدرت کے پوشیدہ رازوں سے واقف تھے۔ ان کی پاک روحوں پر وید منتر بالشرتیب اور تھے پرماتما کی طرف سے پرگٹ کئے گئے تھے۔ یہ رشی جٹری بوٹیوں وغیرہ کی کامل ماہیت سے واقف تھے۔

مہرشی انگرس

یہ نہایت قدیم رشیوں میں سے ایک ہیں۔ وہ لکھتے ہیں۔ کہ برہما نے ابتدائی چار رشیوں سے چاروں ویدوں کو حاصل کر کے ان کا عام طور پر پرچار کیا۔ اس نے اپنے بڑے بیٹے اتھروا نامی کو برہم ودیا کا اپدیش کیا۔ اتھروا نے اپنے شاگرد انگی کو پڑھایا۔ انگی نے ستیہ واہ رشی کو اور اس نے انگرس رشی کو پڑھایا۔ انگرس رشی سے شونک رشی نے برہم ودیا جاننے کی خواہش کی۔ انگرس نے اس کو بتلایا۔ کہ اس دنیا میں جاننے کے لائق دو ودیا ہیں۔ ایک کا نام پرا ودیا ہے۔ جس سے سب سے لطیف اور بیچارگی پرماتما کا گیان ہوتا ہے۔ دوسری اپرا ودیا ہے۔ جس سے دنیاوی دھرم کرم اور مادی اشیا کا گیان ہوتا ہے۔

نوٹ:۔ مہرشی دیانند سمادھی کی یہ تعریف کرتے ہیں۔ کہ جب جیو پرماتما کی ذات اور اس کے سرور میں محو اور مسرور ہو کر اپنے وجود سے بے خبر ہوتا ہے۔ اس حالت کو سمادھی کہتے ہیں۔

رشی دھنونتری

انہوں نے بھردواج رشی سے تعلیم پائی تھی۔ دھنونتری کی تعلیم اور تجربات کی صراحت اس کے شاگرد سوشرت، چرک، واگ بھٹ وغیرہ کی تصنیفات میں ملیگی۔ انہیں کے موافق اتری جی وغیرہ مہاتماؤں نے کتابیں لکھیں۔ ان کے مجربات سریع التاثیر اور نہایت کارآمد ہیں۔ ویدوں کے ذریعہ طبابت کا شروع بھی پہلے اسی بھارت میں ہوا تھا۔ عرب والوں نے یہ علم بھارت سے سیکھا اور پھر عرب سے مصر اور یونان میں گیا۔ یونانیوں کی حکمت کی کتابیں چرک کے ترجمہ ہیں اور یہ ترجمے یورپ کی تمام مروجہ طبابت کی بانی ہیں۔ یہ رشی نو دس لاکھ سال سے پہلے کا ثابت ہوتا ہے

مہاتما شو

یہ کیلاش پتی مشہور ہیں۔ اور یہ نو لاکھ سال سے پہلے راج کرتے تھے۔ یہ بڑے تپسوی اور سچے ایشور بھگت تھے۔ راج کماری پاروتی سے ان کی شادی ہوئی تھی۔ یہ دونو ہمیشہ پریم سے رہتے اور اپنی زندگی ایشور بھگتی میں بسر کرتے تھے۔ جب مہاراجہ بھاگیرتھ کوہ ہمالیہ پر گنگوتری سے دریائے گنگا نکالنے کی فکر میں سرگردان تھے۔ تو مہارشی کپل کے مشورہ دینے پر اس نے مہاتما شو سے اجازت چاہی کہ گنگوتری سے پانی کیلاش پربت سے ٹکراتا ہوا زمین پر گرے۔ چنانچہ مہاتما شو نے یہ درخواست منظور کرلی۔ گویا اس طرح گنگا کو مہاتما شو نے اپنے سر پر اٹھالیا تھا۔ یعنی کیلاش ان کا ملک تھا اور کیلاش پر گنگا کو ٹکراکر گرنے کی انہوں نے اجازت دی تھی۔ گذشتہ شاعروں نے اس واقعہ کو ایک خوشنما النکار کی صورت

میں باندھا تھا۔ کہ شو نے گنگا کو اپنے سر پر اٹھا لیا تھا۔ لیکن مہابھارت کی یدھ کے بعد وام مارگی وغیرہ لوگوں نے شو اور پاربتی جی کی آڑ لے کر اور دھرم کی اوٹ میں ہمارے متبرک گرنتھوں میں ایسی تحریریں داخل کر دیں اور ایسے من گھڑت اور بے سروپا اصول و قواعد منضبط کئے۔ جن کو پڑھ کر انسان کو شرم آتی ہے۔ اور نیک باطن لوگ بھی گمراہ ہوتے ہیں۔

رشی بالمیک

یہ رشی رامائن کا مشہور مصنف ہے۔ یہ وندھیاچل کے جنگلوں میں رہ کر پہلے ڈاکہ زنی کا کام کرتا تھا۔ لیکن بعد میں ایک سادھو کے اپدیشوں کی برکت سے رشی کی پدوی کو پہنچ گیا۔ یہ رام چندر جی کا ہم عصر تھا۔ اس نے رام چندر جی کے کارنامے اپنی کتاب رامائن میں قلمبند کئے ہیں۔ رامائن میں پہلے اٹھارہ ہزار شلوک تھے۔ مگر قریباً چھ ہزار شلوک بعد کے خود غرض لوگوں نے اضافہ کر دیئے ہیں۔ جن سے رامائن کے اصلی واقعات بھی بہت کچھ تاریکی اور پیچیدگی میں پڑ گئے ہیں۔

چند ایک یعنی پانچ چھ ہزار سالوں سے پہلے کا بھارت اور موجودہ بھارت

مہابھارت کا آخری زمانہ وہ تھا۔ جبکہ بھارت کا فرمانروا ہفت کشور کا شہنشاہ اور والی سمجھا جاتا تھا۔ اس کی راجدھانی جس کے کھنڈرات بعض دیکھنے والوں کو اب بھی آئینہ حیرت بنا دیتے ہیں۔ ہستناپور تھی اس ہستناپور کے تخت کے آگے اس زمانہ کے سارے فرمانروا فرط ادب اور جوش عقیدت سے سر جھکانا اپنا فخر سمجھتے تھے۔ یہ مشہور عالم شہر دہلی اور میرٹھ کے درمیان واقع تھا۔ اس طرح بھارت ورش سینکڑوں

سال نہیں بلکہ اربوں سالوں تک روئے زمین فرمانرواؤں کا سرتاج تھا
اس قدر حیرت انگیز عرصہ تک بھارت ورش کے سرتاج ہونیکی وجہ دریافت
کی جاوے۔ تو یہ ہے کہ پہلے بھارت واحد دین اللہ کے احکام کا پورا پورا
تعمیل کرنے والا تھا۔ اس کی وجہ خدا نے سب سے بڑھ کر اُسے سرتاج رکھا
لیکن جب سے اس نے دین اللہ کی آڑ میں امانت میں خیانت کی اور اس
کے واحد دین عز دیا وید کو چھوڑ کر دوسرے انسانی گرنتھوں کو الہامی درجہ
دینے لگا یا ملاوٹ کرنے لگا۔ تو اُس سے اس کی سرتاجی کا حق خدا نے
برتر نے ازراہ انصاف چھین لیا۔ اب وہی دیش سابقہ بھارت
کی طرح سارے عالم کا سرتاج ہوسکتا ہے جس کا راجہ اور رعیت
دل و جان سے خدا کے برتر کے واحد دین پر کاربند ہو کر اُس کی
اشاعت کرے ورنہ کم و بیش لوٹ کھسوٹ کا راجیہ تو عالم میں چلتا
ہی رہیگا۔ آہ! کہاں بھارت کا وہ اربوں سالوں کا گذشتہ زمانہ
جبکہ علوم و فنون۔ تہذیب و شائستگی اور حق پرستی اور راستبازی کے
دریا بہتے تھے۔ کہاں تنگ بھارت کے لیے اندھیرا۔ مطلب۔ اوہام پرستی
اور ادھر ادھر بھٹکتا سمندر لہریں مارتا دکھائی دیتا ہے۔ آہ وہ ملک جس
کو جملہ علوم اور نیکیوں کا سرچشمہ ہونے کا فخر حاصل ہوا ہے اور وہ
بھارت جس نے روئے زمین کے ممالک کو طریق تمدن اور تہذیب و شائستگی
کا سبق پڑھایا ہے۔ آج وہ جہالت افلاس اور لوٹ کھسوٹ کا گھر
بنا ہوا ہے۔ پہلے راجہ اور رعیت لوگ دین اللہ کے وید یا قدرتی سورج
کی روشنی میں کام کرتے تھے۔ آج اس سورج سے دور رہ کر من مانی
کارروائی کرتے ہیں۔ کہاں چاروں ویدوں کے عالم کو براہمن یا سنیاسی کا

خطاب دیا جاتا تھا۔ وہ کہاں چاروں وید تو کیا جاہل مطلق کو بھی جنم یا بگڑے کیرکٹر کی بناء پر براہمن۔ سادھو اور سنیاسی کہا جاتا ہے۔ یہاں تو وہی بات ہے کہ۔ "پڑھے نہ لکھے نام میاں فاضل"

گزشتہ زمانے کی بھارت کی لاثانی کامیابی اس بات کا ثبوت دے رہی ہے۔ کہ ان کی سیاست ویدوں کے عمل گیان پر منحصر تھی۔ اور ذات پات یا فرقہ بندی پر مبنی نہ تھی۔ بلکہ سب کام میں قابلیت معیار تھی۔ اب بھی اگر لوگ سادھوؤں اور سنیاسیوں کے گیروے کپڑے کی پابندی کسی علمی معیار پر رکھ دیں تو نام نہاد اور جعلی اور جاہل سادھو سنیاسیوں کی تعداد میں کافی کمی ہو جائیگی اور لوگ ان کے اوہام کے جال سے نکل کر حق پر چلتے اور ترقی کی طرف قدم رکھ سکیں گے۔

بھاردواج رشی

یہ غالباً تریتا یگ میں تھا۔ فنون جنگ کا ماہر تھا اور دھنر وید گاندھرو وید ارتھ شاستر وغیرہ کا عالم تھا۔

مہرشی اتری

ان کی شادی کپل رشی کی بہن انسویا سے ہوئی تھی۔ مہرشی اتری کا زیادہ وقت سمادھی میں گذرتا تھا۔ انسویا بھی بڑی تپسیا کرتی تھی۔ شری رامچندر جی بن باس کے زمانہ میں اتری رشی کے آشرم میں بھی گئے تھے۔ اُس وقت اسی رشی نے شری رامچندر جی کو دھرم اپدیش دیا تھا۔ اور اُن کی استری انسویا نے سیتا جی کو بھی بہت دھرم پر اپدیش دیا تھا۔

گرو وششٹ

اِسکے بیٹا اتری رشی تھے اور ماں انسویا تھی۔ اُنہوں نے زیادہ تر تعلیم اپنی
ماں سے حاصل کی تھی۔ اِن کا آشرم دریائے گوداوری کے کنارے تھا
جس کو مہاراجہ یدو نے بنوایا تھا۔ دنیا کی ہر ایک چیز پرماتما کی ذات
و صفات کا اُپدیش زبان حال سے کر رہی ہے۔ چنانچہ اِس مہرشی نے
دنیا کی چوبیس اشیا مثلاً زمین۔ پہاڑ۔ درخت۔ ہوا۔ آکاش۔ جل
آگ وغیرہ وغیرہ پر غور و خوض کیا۔ اور اِن قدرتی اشیا سے بہت
کچھ سبق لیا۔

مہرشی پاننی

یہ سنسکرت زبان کے قواعد کا مشہور اُستاد رشی وشوامتر کے خاندان
میں پیدا ہُوا تھا۔ اِن کا گورو اُپ ورش تھا۔ لیکن پاننی کند ذہن
تھا۔ اِس لیئے اُپ ورش گورو اُن کی طرف زیادہ توجہ نہیں دیتا تھا
آخر وہ مایوس ہو کر جنگل کو چلا گیا۔ وہاں بہت سی عورتیں تپ کر
رہی تھیں۔ اُنہوں نے نوجوان پاننی کو نہایت مغموم و افسردہ دیکھ
کر سبب دریافت کیا۔ جب سبب کا حال معلوم ہو گیا۔ تو اُنہوں
نے پاننی کو وہیں رہنے کو کہا اور اسے کچھ تپ سکھلا دیا۔ اِس کے بعد ایک
مشہور مہاتما شِو نامی کے پاس لے گئیں۔ جنہوں نے پاننی کو دیگر ضروری
علوم سکھانے کے علاوہ علم قواعد کی خصوصیت سے تعلیم دی۔

دربارہ سیاسیات

۱۔ اے ذی علم حکام اور اہلیان ملک تم روئے زمین کی
بادشاہت جمہوریت یا عظمت۔ بڑے بڑے علما کی رفاقت

سے مزین اِس سلطنت میں منصب بادشاہت اور اعلےٰ درجہ کی عظمت اور دولت کی حفاظت کیلئے ہر قسم کی طرفداری اور تعصب سے بالاتر کامل عالم اور شائستہ ۔ سبھا کے ممبر سبھا صدر مجلس راجہ کو باہمی صلاح و مشورہ سے اعلےٰ حاکم مان کر تمام رُوئے زمین کو بدانتظامیوں سے خالی کر دو ۔ یجروید ۹ ۔ ۴۰

۴ ۔ ہر ایک ملک کو بیداشتی حق آزادی دے کر سب سے تجاوز اور احکام الٰہیہ کا پابند راجہ ہر ایک ملک کی دینی و سماجی ترقی کا باعث ہو کر سب سے رابطہ اتحاد رکھے ۔ پرمیشور ہدایت فرماتا ہے ۔ کہ اے حکام ملک ! تمہارے دُور دُور تک مار کرنے والے اسلحہ جات اور دیگر ہتھیار دشمنوں کو شکست دینے اور ان کے حملوں کی مدافعت کرنے کیلئے قابل تعریف اور مضبوط ہوں اور تمہاری فوج سزاوار تحسین و توصیف ہو ۔ تاکہ تم ہمیشہ فتحیاب ہو لیکن جو شخص ظلم وغیرہ قابل مذمت افعال کا مرتکب ہوتا ہے ۔ اسے ان میں سے کوئی برکت نصیب نہ ہو ۔ رگ وید ۱ ۔ ۳۹ ۔ ۲ ۔ یعنی جب تک کسی سلطنت کے باشندے احکام الٰہی کے پابند رہتے ہیں ۔ تب تک سلطنت کی ترقی ہوتی ہے ۔ اور جب کوئی قوم بد اخلاق ہو جاتی ہے ۔ تو اُس کی سلطنت بھی تباہ ہو جاتی ہے ۔ مثال کیلئے اسی بھارت یا آریہ ورت کی مہابھارت کی یُدھ تک حیرت انگیز ترقی اور اس کے بعد عبرتناک تنزلی اِس امر کا صاف ثبوت دے رہی ہے ۔ کہ احکام الٰہی کی پابندی سے ملک کی ترقی اور دُور رہنے سے تنزلی ہوتی ہے ۔ کسی نے سچ کہا ہے

Character is lost

All is lost

۳ - یہ بات ہمیشہ ذہن نشین رکھنی چاہئے۔ کہ یہ منتر ہی ہمارا حقیقی راجہ ہے۔ (یجروید ۱۸ - ۱۹)

یہ بات بھی مدنظر رکھنی چاہئے۔ کہ رعایا ہمیشہ راجا کے قدم بقدم چلتی ہے راجہ اور حکام سلطنت کیلئے لازم ہے۔ کہ ہمیشہ راہ عدل و الانصاف پر چلیں کہ سب کیلئے اصلاح کی مثال قائم کریں جس راجہ کے راج میں راجہ اور ملازمین کے دیکھتے دیکھتے رہزن اور لٹیرے روتی چلاتی رعایا کی جان و مال لے لیتے ہیں۔ وہ راجہ اور اس کے وزرا اور ملازمین گویا زندہ نہیں۔ مرچکے ہیں۔ ایسی سرکار گرفتار مصیبت ہو جاتی ہے۔ (منوسمرتی)

وید جملہ علوم کا مخزن ہیں

کوئی ایسا روحانی علم یا کوئی ایسا سائنس وغیرہ کا علم نہیں ہے۔ جس کے متعلق کوئی دعوے کر سکے۔ کہ فلاں علم وید میں نہیں ہے۔ مثلاً اگنی استر یعنی آگ برسانے کے ہتھیار جو کہ سورج کی کرن یا ہوا کے ساتھ مس ہونے سے آگ برساتے ہیں۔ وارن استر جن کے دشمنوں کے ساتھ مس ہوتے ہی چھوٹے بادل بن کر برسنے لگ جاتے اور آگ کو بجھا دے۔ ناگ پھانس جو دشمن پر چھوڑنے سے اس کے اعضا کو جکڑ لے۔ موہن استر کہ جس کے دشمن سے سب فوج سو جائے یا شوبت استر یعنی ایک تار یا شیشے وغیرہ سے بجلی پیدا کر کے دشمنوں کو ہلاک کرنے کا ہتھیار۔ شت گھنی یعنی توپ اور بھسنڈی یعنی بندوق وغیرہ کا تعلق وید منتروں سے ہے کہ جن کے منتر یا وچار سے کائنات کی سب اشیا کا پہلے علم اور پھر

تجربہ کرنے سے کئی قسم کی چیزیں ایجاد کیں۔ اوزار پیدا ہوتے ہیں۔ کل
علوم کا منبع آریہ ورت یعنی بھارت اسی واسطے رہا ہے۔ کہ یہاں
پہلے کل علوم کے منبع وید کا دل و جان سے پرچار تھا۔ اسی آریہ ورت
سے ہی روئے زمین پر تمام علم پھیلا ہے۔ آریہ ورت ملک سے مصر۔
وہاں سے یونان۔ یونان سے روم اور وہاں سے یورپ اور امریکہ
وغیرہ میں علم پھیلا ہے۔ موجودہ سائنس پر نکتہ چینی کرنے والے
لوگ نوٹ کر لیں۔ کہ مصنوعی بارش۔ مصنوعی سورج۔ ہوائی جہاز وغیرہ
وغیرہ کلوں کا ذکر وید منتروں سے خالی نہیں ہے۔ قرآن فرماتا ہے
کہ انسان کے اندر خفیہ طاقتوں کا سمندر یا سورج ہے۔ جو شیطان
نفس کو قابو کرنے پر ظاہر ہو سکتا ہے۔ اور شیطان نفس کی پیروی
کرنے سے پنہاں رہتا ہے۔ پندرہ سو برس پہلے راجہ بھوج کے وقت
میں زمین اور ہوا میں چلنے والے کل کے گھوڑے ساڑھے ستائیس
کوس یعنی چالیس میل فی گھنٹہ کی رفتار والے موجود تھے اور ایک
پنکھا ایسا بنایا گیا تھا۔ کہ جو کل منتر کے زور سے ہمیشہ چلتا رہتا اور
کافی ہوا دیتا رہتا تھا۔ کاشی یعنی بنارس کے "مان مندر" میں ایک
ششو مار چکر ابھی تک موجود ہے۔ کہ جس سے اب تک سیارگان کا
بہت سا حال معلوم ہوتا ہے۔ ستیارتھ پرکاش باب ۱۱
پیرس کے جیکالٹ صاحب اپنی "بائبل ان انڈیا" میں لکھتے ہیں۔
کہ اے پرمیشور! جیسی ترقی کہ آریہ ورت ملک میں پہلے زمانہ میں تھی
ایسے ہی ہمارے ملک کی کیجئے۔ دارا شکوہ اپنشدوں کے ترجمے میں
لکھتے ہیں۔ کہ میں نے جب سنسکرت دیکھی اور سنی۔ تب سے دل کے

تشکوک رفع ہونے پر مجھ کو بڑی خوشی حاصل ہوئی ہے۔

عربی قرآن

عربی قرآن کا یہ وصف ہے۔ کہ وہ کسی آیت کی وضاحت کیلئے احادیث
کا محتاج نہیں۔ وہ اپنی آیت کی توضیح کسی نہ کسی دوسری آیت سے ہی
کر دیتا ہے۔ ہاں جہاں توضیح نہیں کرتا۔ وہاں عجمی قرآن کی طرف توجہ
کراتا ہے۔ اور وہ عجمی قرآن ودیا وید کو سابقہ اور موجودہ رشی منیوں
کی طرح کتاب فیصل یا مستند بالذات قرار دیتا ہے۔ تردید گوشت خوری
اور تائید آواگون یعنی مسئلہ تناسخ کے بارے قرآن میں ایک نہیں بیچاسوں
آیتیں لکھی پڑی ہیں۔ ہر قسم کی تردید یا تائید قرآن میں بار بار اسی
واسطے کی گئی ہے۔ کہ لوگ احادیث کے محتاج نہ رہیں۔ جو کہ بعض حالات
میں گمراہی کی طرف لے جاتی ہیں۔ قرآن نے بعض جگہ عربی اور عجمی قرآن دونو
کیلئے صرف قرآن کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اور اس کیلئے موقعہ و محل
دیکھنا پڑتا ہے۔ کہ آیا یہاں عربی قرآن کا تعلق ہے یا عجمی قرآن وید یا
ودد کا جیسا کہ سورۃ رحمان میں قرآن نے فرمایا ہے۔ کہ خدا نے انسان کو پیدا
کرتے ہی قرآن کا علم عطا کیا۔ اب قرآن سے یہاں عجمی قرآن مراد ہے
نہ کہ عربی قرآن جو کہ آغاز عالم کے اربوں سالوں بعد چودھویں صدی
بیشتر آنحضرت محمدؐ کے ذریعہ جبروی علم الٰہی کی صورت میں آیا۔ کامل
علم الٰہی کا دعوے محض عجمی قرآن کر سکتا ہے۔ کہ اس میں روز روشن
کی طرح جملہ علوم محفوظ ہیں۔ جس کا دعویدار سوائے واحد اللہ
کے اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح جب ہم قرآن کی قسم کھاتے ہیں یا
قرآن کے لئے جوش میں آتے ہیں تو یہاں ہماری مراد عجمی قرآن کے عہد اللہ

سے ہوتی ہے۔ کہ ہم ہمیشہ ہی قرآن کی سچائی کو اختیار کرنے اور اس
کے برخلاف امورات کو چھوڑنے کیلئے ہمیشہ تیار رہیں گے۔ اور
ہر طرح سچائی کی حفاظت کریں گے۔ اور اس عہد کیلئے گھر بار چھوڑ
کر بھی جہاد یعنی دل و جان سے جدوجہد کریں گے۔ اور کفر یعنی
اوہام باطلہ کا قتل یا دلیل تردید کریں گے۔ قرآن کا دین کے بارے
میں جہاد سے مطلب لڑائی یا دنگہ فساد نہیں ہے اور قرآن کا
کافروں سے مطلب باطل یا اوہام پرست اشخاص سے ہے اور فرمایا ہے
کہ اہل اسلام یعنی ازلی ایشور کے دین اللہ کو ماننے والے باطل پرست
یا کفر کرنے والے کافروں کے ساتھ مذہبی جنگ یعنی مذہبی بحث و
مباحثہ کریں۔ اور انکو دین اللہ کا قائل کریں۔ اگر باوجود مخلصانہ
کوششوں کے خدانخواستہ قائل نہ کر سکیں۔ تو اس کا نتیجہ نہ لیکر
مباہلہ کریں۔ یعنی دونوں فریق خدائے پاک کے حضور میں
گڑگڑائیں۔ کہ خدائے پاک تو خود ہی ہماری عقلوں کو بخشش کر اور ہمیں
راہ راست دکھا۔ اسی طرح حق حلال کا مطلب یہ ہے کہ وہ
چیز جو از روئے تحقیق ثابت ہو (تشریح سب فرمان بھی قرآن کے ہیں)
ہماری ضروریات کو حل کرنیوالی ہے۔ نہ کہ وہ چیز جو ہمارے شیطانی
نفس کی پیروی کرنے والی ہے۔ حلال کا مطلب ہے۔ حل کرنیوالی
اور حق کا مطلب ہے۔ ٹھیک یا اس کا سچا فرمان جو بھی قرآن میں لکھا ہے
قرآن میں گوشت حلال ہے یا حرام۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ بھی قرآن
وید یا وید میں بیان شدہ اصولوں کے مطابق گوشت ہماری ضروریات
کو حل کرتا ہے یا نہیں۔ جب ہم بھی قرآن وید یا وید کو اٹھا کر دیکھتے ہیں

تو اس میں صاف دیکھتے ہیں۔ کہ یہ ہمیں صاف منع کرتا ہے۔ کیونکہ
یہ گوشت ہماری پوشیدہ دماغی اور روحانی طاقتوں کو ابھارنے
میں ایک بڑی رکاوٹ ہے۔ حلال کے معنی ذبح کرنا ہرگز نہیں
حق حلال کی عورت سے مطلب یہ ہے۔ وہ عورت جو از روئے فرمان
حق تعالےٰ ہماری جائز ضروریات محض نسل انسانی کے حل کا باعث
ہے۔ نہ کہ عیش پرستی یا ذبح کے لئے۔ قرآن فرماتا ہے۔ کہ عورت تمہاری
کھیتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ جس طرح ایک لائق کسان
اپنے مناسب وقت پر بیج ڈالتا ہے۔ اور اس کے بعد رکھوالی
کرتا ہے۔ اور بیج کو فضول ضائع نہیں کرتا۔ اسی طرح تم نسل انسانی
کی کھیتی کا مقررہ وقت پر خیال کرو۔ اور اپنے اس بیج کو ضائع
مت ہونے دو۔

سوختنی قربانی سے مراد گھر میں روزانہ عمدہ گھی میں خوشبودار اور طاقت
دینے والی چیزوں کی آگ میں قربانی کرنا ہے۔ تاکہ خوشبودار
آب وہوا حاصل کر کے ملک خوشحال ہو سکے۔ مزید واقفیت کے
لئے قرآن کی ویدک تفسیر ملاحظہ فرماویں۔

"ببیں تفاوت راہ از کجا تا بکجا"

حضرت محمد صاحب

بہت سے اصحاب اعتراض کرتے ہیں۔ کہ آپ نے بہت سی شادیاں
کیں۔ اور وہ عیش پرست تھے۔ لیکن واقعات ان کے برخلاف ہیں
آپ نے جو پہلی شادی خاص جوانی کے زمانہ میں کی تھی۔ وہ خدیجہ بیگم
ایسی بیوہ عورت سے کی تھی۔ جس کی عمر چالیس سال کی تھی۔ کوئی

عیش پرست نوجوان شادی کے معاملے میں ایسی غلطی نہیں کر سکتا
اس کے بعد مسلسل ۲۵ سال تک یعنی جب تک آپ کی پہلی بیوی زندہ
رہیں۔ آپ نے کوئی دوسری شادی نہیں کی۔ گویا جوانی کا تمام زمانہ
صرف ایک بیوی کے ساتھ گزارا۔ اب اپنی واحد بیوی کی وفات کے بعد
آنحضرت صاحب پچاس سال کی عمر کو پہنچ چکے تھے اور بقایا عمر
کو آنحضرت صاحب نے دین اسلام کی اشاعت کیلئے وقف کر دیا۔
اور عرب اور تمام تر دنیا سے کفر اور جہالت پرستی کو دور کرنے کا
مصمم ارادہ کر لیا۔ اور موزوں بیوہ اور خواہشمند مستورات سے
کئی پرچار کا کام لینا شروع کر دیا۔ اور بطور مشنری عورتوں کے
انکو اپنے ہاں رکھا اور موزوں اور خواہشمند عورتوں میں سے
جو پرچار کے کام میں موزوں اور خواہشمند ہوتیں۔ انکو رکھ لیا
جاتا اور جب بعد میں پرچار کے کام میں ترقی نہ دکھلاتیں۔ انکو
نکال دیا جاتا اور ان سے بہتر عورتوں کو رکھ لیا جاتا۔ جیسا کہ
موجودہ زمانہ میں آریہ سماج موزوں بیوہ عورتوں کو اپدیشکا
یا کسی دیگر پرچار کے کام میں لگاتا رہتا ہے۔ اور نا اہل عورتوں
کو مشنری کے کام میں سے نکالتا رہتا ہے۔ آنحضرت کے پاس
مشنری کام کے سوائے ایک نابالغ عورت
کے اور کوئی بھی ایسی عورت نہ تھی جو بہت کافی عمر کی اور بیوہ
نہ ہو۔ آپ کی چالیس چالیس اور پچاس پچاس سالہ غریب بیواؤں
کا رکھنا اس بات کا کافی ثبوت ہے۔ کہ ان عورتوں کی غرض
سوائے مشنری کام کے اور کوئی کچھ نہ تھی۔ یہ کہنا سراسر غلط

ہے۔ کہ آپ کی تعلیم کچھ نہ تھی۔ بلکہ آپ کی پنج ام الکتاب وید
یا قدرتک تھی اور آپ اس کے اس قدر دلدادہ تھے۔ کہ آپ کو
امی کا خطاب دیا گیا اور اس اُم الکتاب کے تعلق والے دوسرے
کئی علما بھی اُمی کہلاتے ہیں۔ عربی میں نکح یا نکاح کے دو معنی ہیں۔
خانگی تعلق سے بیوی مراد ہے۔ اور دینی تعلق سے مشنری عورت
مراد ہے۔ لیکن گذشتہ مفسرین نے اس بات کی تمیز نہیں کی۔
ناواقفیت بہت سی غلط فہمیوں کا باعث ہوا کرتی ہے۔ یہی ناواقفیت
تو ہے۔ جو ہم کو واحد دین اللہ سے جُدا رکھتی آ رہی ہے اور ایک
دوسرے کا خون ناحق کا پیاسا بنا رہی ہے۔ اور اسی ناواقفیت کی
بدولت اکثر مفسرین نے آنحضرت جیسے ایک نہایت شریف رشی
نبی اور بزرگ مصلح کو خواہ مخواہ بدنام کرنے کی کوشش کی ہے۔ ان کی
مکہ سے مدینہ کو ہجرت ۶۲۲ء میں ہوئی اور ۶۳۲ء میں مدینہ ہی میں یہ
ایک مشہور اور صلح کن ہستی ہم سے جدا ہو گئی۔

مہاتما ٹالسٹائی اور تاریخ ہند

مملکت روس کے یہ مہاتما جن کو گذرے ایک صدی سے کچھ اوپر ہو
چکا ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ سکولوں اور کالجوں میں حب الوطنی غلط
تواریخوں کے ذریعہ پیدا کی جاتی ہے۔ جن میں لکھا جاتا ہے۔ کہ ہمارا
ملک اور قوم سب سے بہتر ہے۔ دراصل ان کا فرمان حقیقت
پر مبنی ہے۔ آج کل خاص کر بھارت میں وید کے بارے میں جو ابتدائی
تاریخ سکولوں میں پڑھائی جاتی ہے وہ بے اصل اور جھوٹ و اتہامات کے غلاف
مضامین کا ایک پلندہ ہے۔ افسوس تو یہ ہے۔ کہ وید جو تمام علوم کا منبع

اور روز روشن کی طرح آریہ مسلم سکھ عیسائی پارسیاں مذاہب جو کہ
کلام اللہ اور کتاب فیصل قرار دیتے چلے آ رہے ہیں۔ اس کے متعلق
بغیر پوری پوری تحقیق کئے غیر ذمہ وار علما یا غیر ذمہ وار اصحاب
غلط بیانیاں کر کے ویدوں کی اصل وقعت کو چھپا رہے ہیں۔
اور عوام کو گمراہ کر کے ان کو تنزلی اور عالمگیر تعصب کی طرف لے جا
رہے ہیں۔ صحیح حب الوطنی کا طریق ہر ایک ملک میں یہ ہونا چاہئے
کہ جب ملک علوم کے منبع وید کی طرف رجوع ہو گا۔ وہی ملک تمام
زمانہ اور روئے زمین کے ملکوں کا سرتاج ہو گا۔ مثال کے لئے
"ہاتھ کنگن کو آرسی کیا"۔ بھارت اسی علیم کل کے کامل علم کی بدولت
اربوں سالوں تک ہمیشہ علوم در روئے زمین کے فرمانرواؤں کا
سرتاج رہ چکا ہے۔ جیسا کہ ایک شاعر نے کہا ہے۔

اے ہند تو بھی تھا کبھی دنیا کا آفتاب
"علم منطق و فلسفہ تھا تیرا لاجواب"

بھارت کی تاریخ کو جلد سے جلد درست کرنے میں بھارت اور دوسرے
ممالک کی ترقی ہو سکتی ہے۔ ورنہ غلط تاریخیں ہمیں معصوم بچوں
کو گمراہ کر کے انکی جسمانی و روحانی ترقی کو روکتی رہیں گی۔
پر دعوے سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ موجودہ زمانہ میں تاریخ دنیا مصنفہ
سورگیہ پنڈت لیکھرام آریہ مسافر سے بہتر کوئی ابتدائی تاریخ دنیا
نہیں ہے۔ جو کہ مدلل طور سے دنیا کی صحیح تاریخ پر روشنی ڈال سکے اور یہی
تاریخ ہر ایک ملک کی ترقی کے لئے یکساں مفید ہے۔ اور ہر ایک
ملک کے بچوں کو یکساں طور سے اٹھا سکتی ہے۔ اور عالمگیر رابطہ اتحاد

قائم کر سکتی ہے - جو ملک مندرجہ بالا تاریخ دنیا سے کر دیتے ہیں - وہ گویا
اپنے ملک کے بچوں کا نادان دوست ہے -

نوٹ :- گیتا کا فرمان ہے - کہ ہر ایک کا اپنا اپنا دھرم اچھا ہے - یعنی قابلیت
کے معیار سے جو جو شخص جس جس ڈیوٹی پر ہے - اس کی وہی ڈیوٹی یعنی دھرم
یا فرض منصبی اچھا ہے - یعنی جو برہمن یا پرچارک کی ڈیوٹی پر ہیں -
وہ اپنی قابلیت سے روحانی کام پوری طرح ادا کریں - اور جو کشتری
یا ملٹری پولیس وغیرہ کی ڈیوٹی پر ہیں - وہ اپنے اس دھرم کو پوری ایمانداری
سے نبھائیں - اسی طرح جو ویش یعنی بیوپاری ہیں - وہ تجارت اور تمیز کی
نہایت ایمانداری سے خرید و فروخت کریں - جس سے ملک کے لوگ جسمانی
اور روحانی طور سے پوری طرح ترقی کر سکیں - اور بلیک کر کے لوگوں کی محنت
کو برباد نہ کریں بلیک مارکیٹ نہ کریں - اور وہ بھی اور عورتیں چار رخ پیداوار
کریں - اسی طرح جو باقی جو سچے درجے کے انتخاب میں - وہ اپنے باقی
کاموں میں نہایت ایمانداری سے کام کریں - یہ چاروں ورن ہر ایک ملک کی
ترقی کے ستون ہیں اور ان چاروں کا سرچشمہ علوم الہی یعنی وید سے بخوبی
واقف ہونا ضروری ہے - کیونکہ اس سے تعلق رکھے بغیر وہ اپنے باہم انہیں بھائیوں
کی باہمی خدمت کو صحیح طور پر نہیں محسوس کر سکتے - اور نہ سر انجام دے سکتے
ہیں - گیتا کے فرمان کا صحیح مطلب یہی ہے - کہ علوم الہی کو پڑھتے ہوئے اور
الہی احکاموں سے واقف ہوتے ہوئے خلقت الہی کی پوری دھرم اور ایمانداری
سے اپنے اپنے منصب یا دھرم کے فرائض پر ڈٹ کر سیوا یا خدمت
کریں اور اس طرح سے ہر ایک کا منصب یا دھرم اپنی اپنی جگہ پر اچھا ہے

اصلی اور پراچین اسم بامسمےٰ پوران اور سمرتی دیاس کے نام پر نوعی اور فرضی پوران

شرادھ سے مراد شردھا اور دل وجان سے ماتا پتا وغیرہ عالم بزرگوں کی سیوا کرنا ہے۔ انتیشٹی سنسکار مرتیو کے بعد مردہ کو خوشبودار وغیرہ اشیائے سے پوری طرح جلانا یہ انتیشٹی سنسکار یعنی انت کا یا آخری سنسکار کہلاتا ہے۔ اس طرح کے گربھ سنسکار یا سنسکار اول سے لیکر انتیشٹی سنسکار یا انت تک سولہ سنسکار ہیں مرنے کے بعد کوئی سنسکار نہیں کرنا چاہئے کیونکہ یہی انت کا سنسکار ہے۔ جیسا کہ انتیشٹی سنسکار کے الفاظ خود اپنی توضیح آپ کر رہے ہیں۔ مرنے کے بعد وہ جیو گربھ میں آئیگا۔ اس کا گربھ سنسکار اور باقی ۱۵ سنسکار وہاں ہی ہونے چاہئیں۔ جہاں کہ اُس کا نیا جنم ہوا ہے کیونکہ سابقہ رشتہ داروں سے اب اس کا تعلق ٹوٹ کر نئے رشتہ داروں سے ہو گیا ہے۔ تیرتھ سے مراد تیرنے یا کامیاب کرانے کی سیڑھی یا کشتی وغیرہ ہے۔ انسان کو کامیاب کرانے کی سیڑھیاں یا کشتیاں حسب ذیل ہیں۔

ویدا اور اصلی پوران اور دیگر سمرتی کرت گرنتھ جو ویدوں کے اصولوں کے مطابق ہوں۔ اُن کی صحیح صحیح تعلیم۔ اور

برہمچریہ:۔ اور ویدوں کے عالم اور ماتا پتا وغیرہ کی شردھا اور دل وجان سے روزانہ خدمت اور پانچ مہایگیہ وغیرہ وغیرہ

مندرجہ بالا ذرائع سے ہی انسان اپنی مشکلات کو کما حقہ طور پر عبور کر سکتا ہے۔ اور ترقی اور کامیابی کے زینہ پر چڑھ سکتا ہے۔ اور یہی تیرتھ ہیں۔ نہ کہ ندی وغیرہ کے قطعے انسانی ترقی کے زینہ یا سیڑھیاں ہو سکتی ہیں

سری رام چندر جی

آپ پر یہ الزام لگایا جاتا ہے۔ کہ آپ نے بن باس کی حالت میں ہرن کا شکار کیا۔ لیکن یہ واقعات کے خلاف ہے۔ سنسکرت میں مرگ کے معنی ہرن اور جنگلی جانور شیر چیتا وغیرہ ہیں۔ آپ نے جنگل میں از راہ تحفظ انسانی دروں جنوبی ایک مرگ یعنی ایک موذی جنگلی شیر یا چیتے کا تعاقب کیا تھا جو کہ دراصل مریچ نامی راون کا جاسوس شیر یا چیتے کا بھیس کر کے رامچندر جی کو دھوکا دینے کیلئے آیا تھا اور جس دھوکا میں وہ کامیاب بھی ہو گیا تھا

ہنومان

رام چندر جی کی فوج کا جرنیل تھا اور باندر خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔ نہ کہ خود باندر تھا یا باندروں سے اس کا کوئی تعلق تھا۔ پراچین سنسکرت کی تواریخ میں یوروپ کو ہری ورش کہا گیا ہے۔ ہری کے معنی بندر کے ہیں۔ یہاں ہری ورش سے مراد یہ ہے۔ کہ وہ ملک کہ جس کے باشندوں کی مشابہت تھوڑی بہت بندروں سے ملتی ہے۔

زرین اقوال

یکیغش کا سوال۔ کون شخص نرک میں جانے کا سامان کر رہا ہے۔
یدھشٹر کا جواب۔ وہ شخص جو ویدوں اور نیک اشخاص کے برخلاف بولتا ہے

وہ شخص دوستی کے لائق نہیں جو لڑاکا ہے۔ اور دو مردوں میں فساد اور عداوت ڈالنے کی خواہش کرتا ہے۔ یا جو دوستوں سے فائدہ اٹھاتا ہے لیکن انہیں فائدہ پہنچانے کی پرواہ نہیں کرتا۔ (سقراط)

کامل کتاب اللہ ہی اتحاد پیدا کر سکتی ہے۔ دلوں سے اختلافات دور کیے بغیر اتحاد نہیں ہو سکتا۔ اللہ اپنے اصولوں کے برخلاف کوئی کام نہیں

کہتا۔ (قرآن)

"وہ قرآن میں لفظ قرآن اور عجمی قرآن" —— آنحضرت عربی قرآن میں اپنے
آپ کو عجمی قرآن وید یا اُم الکتاب وید یا دید کا قائل مانتے ہیں۔ اور قرآن
میں لفظ قرآن کا معنی قرینہ و قیاس سے کرنا پڑتا ہے۔ کہ آیا یہاں قرآن
سے مراد عجمی قرآن وید ہے یا عربی قرآن۔ مثلاً جب علما کسی بات پر قرآن
کا فتویٰ دیتے ہیں۔ تو در اصل اُن کی مراد عجمی قرآن وید یا وید کے قطعی
فیصلہ سے ہوتی ہے۔ یہ علیحدہ بات ہے۔ کہ بہت سے موجودہ علما گذشتہ
مسلم مفسّرین کی غلط تفسیروں کے زیر اثر اس بات کو ابھی نہیں سمجھ سکتے۔

رانا پرتاپ

رانا پرتاپ تاریخ راجستھان میں ایک سب سے زیادہ نامور ہستی ہو گذری
ہے۔ وہ اودے سنگھ کا بیٹا اور سنگرام سنگھ یعنی رانا سانگا کا پوتا تھا۔
اپنے باپ کی وفات پر ۱۵۷۲ء میں وہ اودے پور کی گدی پر بیٹھا۔

گورو صاحبان

گورو نانک صاحب ۱۴۶۹ء میں ضلع شیخوپورہ بمقام ننکانہ صاحب میں
پیدا ہوئے۔ اُنہوں نے لوگوں کو توحید کی تعلیم دی اور اُن کا ویدوں پر
پورا اعتقاد تھا۔ چنانچہ انہوں نے اپنی بانی میں فرمایا ہے۔ کہ
"چاروں وید ہوئے سچیار۔ پڑھے گنے تین چار وچار"
دوسرے گورو انگد دیو نے گورمکھی حروف مروّج کئے اور ان حروف
میں گورو نانک دیو کی سوانح عمری لکھی۔ پانچویں گورو ارجن دیو نے
گرنتھ صاحب کو مرتب کیا۔ نویں گورو تیغ بہادر تھے۔ دسویں گورو
گوبند جی ہوئے۔ یہ آخری گورو تھے۔ جنہوں نے پرتگیا کی تھی۔ کہ [illegible]

تہذیب یعنی آرین سبھیتا کو سارے عالم میں چلانا چاہتا ہوں۔ چنانچہ اُن
کی مشہور بانی حسب ذیل ہے۔

"وید دھرم جگ میں پھیلاؤں۔ گئو گھات کا دوش جگ سے مٹاؤں"

اپنے بزرگ بہادر راجپوتوں کی طرح انکے ہی وقت میں سکھ بھی سنگھ کہلانے
لگے۔ اور انکے وقت سے پہلے کسی گورو کے نام کے ساتھ سنگھ کا بہادرانہ
خطاب نہیں تھا۔ حتیٰ کہ اُن اپنے پیدائشی نام کے ساتھ بھی یہ خطاب نہ
تھا۔ اُن کی پیدائش مبارک سن ۱۶۶۶ء میں بمقام پٹنہ ہوئی۔ انہوں
نے ۱۷۰۸ء میں وفات پائی۔ آپ نے وفات سے پہلے راجپوت لچھمن دیو
عرف بندہ بہادر کو سکھوں کا فوجی لیڈر مقرر کیا۔ گورو اول سے لیکر
آخری گورو تک ویدوں کے حامی اور پرچارک تھے۔ ممکن ہے۔ کہ
گرنتھ صاحب کے مرتب ہونے سے پہلے کہیں ملاوٹ یا مبالغہ آمیزی
ہو گئی ہو۔ لیکن اُن کی بانی صاف شہادت دے رہی ہے۔ کہ وہ خود
اس ملاوٹ وغیرہ کیلئے ذمہ وار نہیں۔ مفصل تفصیل کیلئے مہاشہ
تارا چند آف سمر گورو عا حال انبالہ کی تصنیف ملاحظہ فرمادیں۔ گورو
گوبند سنگھ کا خیال تھا۔ کہ گورو نانک دیو کا گرنتھ صاحب جو بھگتی کی تعلیم
دیتا ہے۔ اس میں سپاہیانہ جوش کی کمی ہے۔ چنانچہ انہوں نے اپنا گرنتھ
تیار کیا یہ دسویں گورو کا گرنتھ صاحب کہلاتا ہے۔ اور سکھوں کی بعض
دھرم شالاؤں میں رکھا جاتا ہے۔ اس کی زبان ہندی ہے۔ نظم نہایت
پرجوش ہے اور اس میں سپاہیانہ زندگی کی خوبیاں بیان کی گئی ہیں +

رشی دیانند کے بارے میں شاہ پورجی سکلات والا
سابق ممبر پارلیمنٹ کی رائے

رشی دیانند کا نام نہ صرف بھارت ورش میں بلکہ ساری دنیا کی تاریخ میں
ہمیشہ ہمیشہ کے لئے زندہ رہیگا۔ رشی کے جنم نے پھر بھارت ماتا کو بہادر
سپوت پیدا کرنے والی زمین ہونے کا فخر بخشا ہے +

ویدِ مقدس کی عام اشاعت کی بدولت

مہا بھارت کے یدھ سے پہلے بھارت کا اخلاقی عروج انتہا کو پہنچ
چکا تھا۔ چنانچہ کیکیہ دیش کے راجہ اشوپتی نے رشیوں سے جو بچن کہے
تھے وہ اس طرح ہیں۔ "میرے ملک میں کوئی چور نہیں۔ کم خور نہیں
کنجوس نہیں۔ شرابی نہیں۔ کوئی ایسا نہیں جو ہر روز سوختنی قربانی یعنی
خوشبودار اور طاقت بخش چیزوں کا ہون نہ کرتا ہو۔ کوئی ان پڑھ نہیں
کوئی دبھچار کرنیوالا بدچلن نہیں" یہ صرف ویدوں کی افضل تعلیم کا نتیجہ تھا
لیکن اس کے برعکس مہا بھارت کے یدھ کے بعد ویدوں کی عدم اشاعت
کی وجہ سے گراوٹ اور تاریکی بھی انتہا کو پہنچ چکی تھی۔ چنانچہ وام مارگیوں
کی ایک مقدس کتاب گیان سنکلنی تنتر ہے جس کے ایک شلوک کا ترجمہ
اس طرح ہے۔ "حیض والی عورت۔ چانڈال کی عورت۔ چمار کی عورت
دھوبی کی عورت اور ناکتخدا عورت سے صحبت کرنا عین ثواب ہے"
ان وام مارگیوں کی دس مہا ودیا یعنی اعلےٰ علوم مشہور ہیں۔ ان میں سے
ایک ماتنگی علم والا وام مارگی تو اس سے بھی بڑھ کر گراوٹ کا ثبوت پیش
کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے۔ "کہ ماں کو بھی اپنے سنگم نہیں چھوڑنا چاہئیے"۔ انہوں نے
شراب گوشت اور زناکاری وغیرہ بُرے فعلوں کو اپنی مقدس کتابوں
میں اعلیٰ مانا ہے۔ جب ان کا مذہب بہت پھیلا۔ تب فریب کر کے
ویدوں کے نام سے بھی وام مارگ کی تعلیم پھیلائی۔ اور ایڈیشن دینے

لگے کہ سوختنی قربانی میں حیوانوں کو مار کر ہون کرنے سے حیوان مارنے والے
اور خود حیوان دونوں کو بہشت ملتا ہے" واقعی ایسے ہی لوگوں نے ہی
سناتن دھرم اور ویاس رشی کے نام کو کلنک لگایا اور قابلیت کے
ورنوں کی بجائے جنم کے ورنوں کو جنم دے کر دنیا بھر کی فرقہ پرستی کے
بانی ہوئے اور ویدوں کی اشاعت کے زوال کا باعث ہوئے۔

اُٹھ جاگ مسافر بھور بھئی اب رین کہاں جو سووت ہے
جو جاگت ہے سو پاوت ہے۔ جو سووت ہے وہ کھووت ہے

جمہوریت کے راج کی ابتدا!

ابتدائے آفرینش سے مہابھارت کی یدھ تک ویدوں کی عام اشاعت
کی بدولت بھارت کے آریوں کا عالمگیر جمہوریت کا راج تھا۔ یہاں کے
راج اور ضابطہ سلطنت میں کل روئے زمین کے سب راجا اور
رعایا چلتے تھے۔ (حوالہ کیلئے دیکھیں ویدوں کے ظہور کے بعد پہلی انتظام
ملک کی کتاب منوسمرتی یا تعزیرات عالم) لنکا۔ چین، امریکہ۔ ایران
وغیرہ ممالک کے سب ماتحت راجا اور خود بھارتورش کے اپنے صوبوں
کے راجہ آریہ ورت کے اعلیٰ راجہ کے حکم سے راغب ہو گئے اور مہابھارت
کے جنگ میں شامل ہوئے تھے۔ جیسے کہ مہابھارت بتلاتی ہے۔ اگر وہ
سب راجہ آریہ ورت کے راج کے ماتحت نہ ہوتے تو دیگر ممالک کو کیا
پڑی تھی۔ کہ وہ بس صرف اٹھارہ روز کی جنگ میں یک لخت بھارت
میں پہنچ کر اپنے کروڑوں کی سپاہ سمیت جنگ میں شامل ہوتے۔
مہابھارت کے یدھ کے کچھ عرصہ بعد ویدوں کی عام اشاعت نہ
ہونے سے راجہ لوگ عیش پرست ہو گئے اور روئے زمین کے راج کو

نہ سنبھال سکے۔ لیکن پھر بھی اپنے بھارت میں اِن آریہ لوگوں نے اندر پرستھ
یعنی دہلی کو راجدھانی بنا کر سنہ ۱۱۹۲ء تک تقریباً چار ہزار سال تک برابر [illegible]
حکومت کی۔ آخری سات راجوں کے نام حسب ذیل ہیں۔
(۱) دیپ سنگھ (۲) راج سنگھ (۳) رن سنگھ (۴) نر سنگھ (۵) ہری سنگھ
(۶) جیون سنگھ۔ اُنہوں نے تقریباً ۱۰۷ سال حکومت کی۔ اِس کے بعد
پرتھوی راج وغیرہ دیگر راجوں نے سنہ ۱۱۹۲ء تک حکومت کی۔ خیر قصہ
کوتاہ مہابھارت میں چونکہ رُوئے زمین کے تمام راجے دو طرفین میں
سے کسی ایک فریق کے طرفدار ہو کر شریک ہوئے تھے۔ اِس لیے
سپاہ کی تعداد ایک کروڑ اٹھارہ لاکھ ۹ ہزار آٹھ سو تک پہنچ گئی
تھی۔ اِس لیے جنگ عظیم کا نام مہابھارت ہوا۔ جنگ کا نام مہابھارت
اور اٹھارہ روز کی لڑائی میں ایک کروڑ سے زیادہ تعداد کا ہونا صاف
ظاہر کرتا ہے۔ کہ بھارت سے باہر کے راجے یہاں کے آئین کے ماتحت
تھے۔ اور اُن کی سپاہ اِس خوفناک عالمگیر جنگ میں شامل ہوئی تھی +
خود غرض لوگوں کی طرف سے مہابھارت کی یُدھ کے بعد کے زمانہ سے
دھرم گرنتھوں میں بے معنی ملاوٹ کا [illegible] چلا آرہا ہے۔ اِس لیے
خوب محتاط ہو کر کے ملاوٹ کو دور کرنا چاہیئے اور [illegible] تنازعہ کے فیصلہ
کے لیے کتاب فیصل کا فیصلہ آخری فیصلہ سمجھنا چاہئے۔ مہابھارت کے
کے یُدھ کے بعد آفتاب علم وید کے نہ رہنے سے تاریکی اور جہالت پھیل
گئی۔ لیکن پھر بھی سچے مہاتما اور رشی منی وقتاً فوقتاً آتے رہے اور
جہالت کو دور کرتے رہے۔ لیکن جاہلوں میں یہ عام طریقہ ہے۔ کہ رشی
مہاتماؤں یا پیغمبروں کے گذر جانے کے بعد اُنکو سدھ یعنی صاحب قدرت

بنا لیتے ہیں۔ پھر بہت سی بڑائی کر کے پرمیشور کے برابر بنا لیتے ہیں یا اور
بڑے بڑے مشہور مہاتماؤں وغیرہ کے نام سے اپنی طرف سے بہت کچھ بے
معنی ملاوٹ کر دیتے ہیں۔ اس لئے سب کتب مقدسہ کو حسب فرمان
حضرت محمدؐ۔ حضرت عیسےٰ۔ رشی دیانند۔ گورو نانک دیو۔ گورو گوبند سنگھ
صاحبان وید یا ام الکتاب کی روشنی میں پرکھ لینا چاہئیے اور اگر کوئی
غلط بات ان کے نام پر کسی مقدس کتاب میں ہو۔ تو اس پر عالموں کی
صحبت میں بیٹھ کر دوستانہ طور سے تصفیہ کر لینا چاہئیے۔ اگر کسی بات پر فیصلہ
نہ ہو سکے تو کتاب فیصل وید کا فیصلہ نہایت سنجیدگی سے دیکھنا چاہئیے
اور اس کا فیصلہ آخری ماننا چاہئیے۔ ہمیں فرقہ بندی اور اُنکی ضد و تعصب
کے جھگڑوں میں نہیں پڑنا چاہئیے۔ بلکہ کتاب فیصل کو آخری فیصلہ
کیلئے دیکھنا چاہئیے۔ زمانہ طالب علمی میں جب ہم ایک معمولی سے سوال کے
حل کرنے کیلئے ایک دوسرے کی خوشامد اور خدمت کرتے ہیں اور سوال
کو سمجھنے کے لئے آریہ مسلم سکھ عیسائی کا سوال کھڑا نہیں کرتے اور یہ اعتراض
نہیں کرتے۔ کہ چونکہ اس سوال کو فلاں فرقہ والے نے حل کیا ہے۔ اس لئے
ہم دوسرے فرقہ والے اس حل کو تسلیم نہیں کرتے؟ تو اس مشکل سوال
کو جبکہ ہمیں ۳۱ نیل سالوں تک دکھوں سے نجات دلانے والا اور
خدائے برتر کا دیدار کرانے والا ہے۔ کیوں نہ ہم دوستانہ طور سے اس
سوال کو حل کریں۔ اس مشکل سوال کو حل کرنے اور سمجھنے کے لئے تو ہمیں
اور بھی زیادہ آپس میں تعاون کی ضرورت ہے۔ چنانچہ رشی دیانند صفحہ ۲۷
پر ستیارتھ پرکاش میں لکھتے ہیں "اگر ہم سب انسان خاص کر عالم لوگ سچ
جھوٹ کا فیصلہ کر کے سچ کو قبول اور جھوٹ کو ترک کریں یا دور کرانا چاہیں"

تو ہمارے لئے یہ بات ناممکن نہیں ہے۔ قادر مطلق پرماتما ایک مدت یعنی ایک
دن یا دھرم میں شامل ہونے کا شوق سب انسانوں کے اندر پیدا کرے؟ +
اچھے اور برے آدمی شروع سے چلے آئے ہیں اور چلے جائیں گے لیکن بہت سے
عالم باعمل لوگ ویدوں کا پرچار کرتے ہیں۔ تو آریہ یعنی نیک لوگوں کی اکثریت ہوتی
ہے۔ اور علوم وغیرہ میں ترقی ہو سکتی ہے۔ لیکن جب اچھے اپدیشک نہیں
ہوتے یا کم تعداد میں ہوتے ہیں تو انارییہ یا دسیو پرش لوگوں کی اکثریت ہوتی ہے
اور سنسار میں دکھ اور تکلیف بڑھتا ہے

رام راجیہ میں بھی راون اور بہت سے راکشش موجود تھے۔ کرشن مہاراج کے
وقت میں بھی دریودھن جیسے دشٹ تھے اور دھرتراشٹر جیسے دھرماتما اور بھیشم جیسے
مہان برہمچاری اور ارجن جیسے تیر انداز تھے۔ ویدوں کی عام اشاعت کے نہ رہتے
ہوئے بھی اس موجودہ گرے ہوئے زمانہ میں رشی دیانند۔ گورو نانک، گورو گوبند
سنگھ اور مہاتما گاندھی جیسے مہاتما ہو چکے ہیں +

ستی سیتا دروپدی کے پانچ خاوند نہیں تھے۔ بلکہ وہ ارجن کی استری تھی اور راجہ
دروپد کی لڑکی تھی۔ یدھشٹر کی شادی [illegible] سے راجہ کی
لڑکی سے بھیم کی شادی راجہ کاشی کی لڑکی سے اور نکل کی شادی راجہ [illegible] کی
لڑکی سے ہوئی تھی +

نوٹ پران بائیس تیئس سو سالوں سے بنے ہیں۔ لیکن اصلی پران گرنتھ ویدوں
والے [illegible] ہیں۔ دیکھو تاریخ دنیا جلد دوم صفحہ [illegible] آریہ مسافر
نوٹ پرانوں اور دیگر کئی گرنتھوں میں جا بجا بھارت ورش کے دیوتاؤں اور
رشیوں پر ناحق نہایت ہی شرمناک الزام لگائے ہیں اور ان جھوٹے الزاموں
سے کسی بھی رشی دیوتا [illegible] کرنا ناجائز

تعلق بتی ہے۔ مہادیو کا دیوتوں کی استریوں سے۔ کرشن جی کا گوپیاں وغیرہ سے
اندر کا گوتم کی استری اہلیا سے۔ سرسوتی کا بھائی سے اور پتی برتا دروپدی کا
پانچ خاوندوں سے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ تاکہ وہ خود یہ سب برے کام
ان پاک رشیوں کے نام کی آڑ میں کر سکیں۔

نوٹ:- آج یکم جون ۱۹۵۰ء کو کلجگ کا سمت ۵۰۵۱ ہے۔ مہاراجہ یدھشٹر
جس وقت تخت نشین ہوئے۔ اس وقت کل جگ کا سمت ۵۱ کا تھا گویا
آج سے ۴۹۹۰ سال پہلے بھارت کا راجہ یدھشٹر روئے زمین کے راجاؤں
کا سرتاج تھا۔ اس حساب سے مہاراجہ یدھشٹر راجیہ تک ہم سے ۴۹۳۲ سال
پہلے ہوئے۔ (دیکھو تواریخ دنیا مصنفہ پنڈت لیکھرام آریہ مسافر۔)

وید مقدس میں سرشٹی کی عمر ایک کلپ بیان کی گئی ہے۔ اور اس کو برہم دن
بھی کہتے ہیں۔ ایک کلپ میں ۱۴ منونتر ہوتے ہیں۔ ایک منونتر ۷۱ چترجگی
(یعنی ست جگ، تریتا، دواپر، کل جگ) کا ہوتا ہے۔ اور ہر ایک منونتر کے
شروع اور آخیر میں ۱۷۲۸۰۰۰ برس کی سندھی ہوتی ہے۔ اور آج کل ساتواں
منونتر کا یہ ۲۸ واں کل جگ ہے۔

مہابھارت کے یدھ سے پہلے ہندوؤں میں یوگ ابھیاس، پرانایام اور
ویدوں کی تعلیم کا پرچار تھا۔ لیکن بدھوں اور جینیوں نے جب دیکھا کہ
ویدوں کے نام پر اب بدکاری اور ماس شراب کا استعمال ہو رہا ہے۔ تو انکو
ویدوں اور برہمنوں سے نفرت ہو گئی اور گوتم بدھ وغیرہ نیک مہاتماؤں کی
مورتوں کی قدر ہوتے ہوتے ان کی پرستش ہونے لگی اور بہت سے لوگ جو پہلے
وام مارگی سادھوؤں کے پنجے سے نکل کر بودھ اور جینی بننے لگے۔ اب وام مارگی
سادھوؤں نے بھی بودھ اور جینیوں کے کام کی نقل کرنی شروع کر دی اور

اب مندر بجائے ویدوں شاستروں ۔ یوگ ابھیاس پرانایام اور
اگنی ہوتر وغیرہ مفید کاموں کے سرگرم ہونے کے بتوں اور مورتیوں کے گھر بن
گئے اور ویدوں سے پرانایام اور یوگ ابھیاس وغیرہ سکھلانے کا کام مندروں
سے اٹھ گیا جس سے بھارت تنزلی بے علمی اور نفاق کا گھر بن گیا۔

پانچ ہزار برس پہلے تمام روئے زمین پر ایک ہی ویدک مت رائج تھا۔ اور اس کا سرتاج
بھارت تھا۔ اسی لیے تمام بحری و بری راستوں کا تعلق بھارت کے ساتھ قدیم سے
چلا آیا ہے۔ بھارت کے چکرورتی راج کے زوال کے بعد بھارت اور امریکہ کا
تعلق ٹوٹ چکا تھا۔ لیکن سیاح کولمبس نے ۱۴۹۲ء میں امریکہ کا پھر سے بحری
راستہ دریافت کیا۔ یہی یورپ و امریکہ وغیرہ کے ممالک جو آج کل تہذیب یافتہ سمجھے
جاتے ہیں۔ اسی بھارت کے ماتحت تھے اور منو سمرتی کے ضابطہ جمہوریت کے قوانین
ان سب دیشوں پر لاگو تھے۔ یوگ شاستر میں مشہور عالم مہاتما پتنجلی رشی نے
ایشور حقیقوں کی آٹھ سیڑھیاں بتائی ہیں۔ یم نیم آسن پرانایام پرتیاہار دھارنا
دھیان ۔ سمادھی۔ [illegible] نہیں بتایا ہے۔

قرآن اور ستیارتھ پرکاش

آیا ہے قرآن جہاں میں دینے پیام ازلی ۔ مشہور وید کا یہ دیتا ہے جام ازلی
ستیارتھ پرکاش بے گمان ہے حقانیت کا حامی ۔ مصنوعی مذہبوں کی کرتا عیاں وہ خامی

خلاصہ یہ کہ ویدوں کی عام اشاعت سے ہی ملکی ترقی عین عروج کو پہنچ سکتی ہے
اور ویدک مت رائج ہی دیرپا اور عالمگیر رائج ہو سکتا ہے۔

(۱) ابتدائے آفرینش سے لیکر اربوں سالوں تک آریوں کا مسلسل چکرورتی راج کا
ہونا ہی اس حقیقت کا زندہ ثبوت ہے۔

۲ وید ہی آغاز عالم کا کلام الہٰی یا علم الہٰی ہے۔ آریہ مسلم سکھ عیسائی صاحبان کے
رشی پیغمبر اور گورو صاحبان سب کا اس بات پر متفق ہونا اس حقیقت کا زندہ ثبوت ہے

٣ وید ہی کامل کتاب الٰہی ہے۔ اور اسی میں جملہ علوم ہیں۔ جملہ علوم کا بیان کسی انسانی زبان میں آج تک نہ ہوا ہے اور نہ ہو سکتا ہے۔ یہ الہامی زبان یا الہامی الفاظ کی طاقت واحد ہے کہ وہ کثیر التعداد معانی والے الفاظ کے ذریعے جملہ علوم کا بیان کر سکے۔ وید میں جملہ علوم کا ہونا اس حقیقت کا زندہ ثبوت ہے۔ کہ یہ انسانی طاقت سے اوپر کی، کامل طاقت الٰہی کا کام ہے۔

٤ آغاز عالم میں کثیر التعداد مرد اور عورت وید کے اصولوں کے مطابق جوان پیدا ہوئے۔ اور ان کا نام آدم ہوا۔ بائبل اور قرآن کا لفظ آدم کے مفہوم کے بارے میں وید کے ساتھ متفق ہونا اس حقیقت کا زندہ ثبوت ہے۔

٥ کل یگ زمانہ کے ایک حصہ کا نام ہے۔ ٹھیک اس طرح جس طرح ہفتہ۔ ماہ اور سال زمانہ کے ایک حصہ کا نام ہے۔ جس طرح ہفتہ۔ ماہ سال۔ دن وغیرہ کسی کو اچھا یا برا کام کرنے کی رغبت نہیں دیتا۔ بلکہ انسان کی نیک یا بد صحبت ہی سبب کچھ کراتی ہے۔ اسی طرح کل یگ یا دوسرے یگوں میں بھی نیکی یا بدی سب کچھ نیک یا بد صحبت ہی کراتی ہے۔ زمانہ کے جس حصہ میں راجہ اور اس کے مشیر احکام الٰہی کے پابند ہو کر خود چوکنے رہتے ہیں۔ تب پاکھنڈی سادھوؤں اور نام نہاد علماؤں کی کمی ہوتی ہے اور ملک میں علوم کی اشاعت اور نیکی کا رواج ہوتا ہے۔ موجودہ سرشٹی میں کئی ماہ سال۔ دن اور کل یگ۔ ست یگ گزر چکے ہیں۔ اور آج کل یہ ٥٢٥ واں کل یگ گذر رہا ہے۔

(٦) ویدوں کی عام اشاعت سے اخلاقی عروج انتہا کو پہنچ سکتا ہے۔ راجہ اشوپتی کے ویدوکت راج میں چور کم چور۔ کنجوس شرابی یا بدچلن مرد یا بدچلن عورت کا بالکل نہ ہونا اسی حقیقت کا زندہ ثبوت ہے۔

(٧) آریہ کے معنی ہیں سرشٹھ۔ حقیقت شعار۔ احکام الٰہی یا احکام وید کا پابند۔ سرشٹی کے آغاز سے لے کر اربوں سالوں تک ہمارے بھارت واسی چونکہ احکام الٰہی وید کے پابند ہو کر روئے زمین کے فرمانرواؤں کے سرتاج اور رہنما تھے۔ اسی واسطے اس دیش

کا باعث فخر اور اسم با مسمّیٰ نام آریہ ورت تھا۔ اِس دیش کو پہلے پہل انہوں نے ہی آباد کیا تھا۔ جیسا کہ تمام اپنشدیں گرنتھ اس بات کی تصدیق کرتے ہیں۔ اور اس دیش کے رہنے والوں کا نام آریہ تھا۔ اسلی پورانوں۔ منوسمرتی۔ رامائن۔ مہابھارت ویاس جی کے نام سے موسوم اٹھارہ پرانوں۔ بودھ متوں اور جینیوں کی دھرم پستکوں میں۔ کاشی کے وشوناتھ اور ان کے مندروں کے دروازوں پر اور روزمرہ کے براہمنوں کے سنکلپ میں ہمارا پراچین نام ہمارے آج دن تک آریہ چلا آتا ہے۔ جو اس حقیقت کا زندہ ثبوت ہے۔ کہ ہم سب بھارت واسی اصل میں آریہ ہیں۔ اور ہمارے بھارت کا حقیقی اور قابل فخر نام آریہ ورت ہے۔ بھارت اب بھی جب بیدار ہو کر ویدک احکام کا نادہ بجا دیگا تو ایک دن ضرور پھر اس دیش کا نام بھارت کی بجائے اصلی نام آریہ ورت ہوگا

(۸) وید۔ قرآن۔ ستیارتھ پرکاش۔ بائبل اور گورو گرنتھ صاحب وغیرہ سب دھرم پستکوں میں سوائے وام مارگیوں کے تنتر گرنتھوں کے گوشت اور شراب وغیرہ الکحلی چیزوں کے استعمال کی ممانعت کی گئی ہے۔ جو اس بات کا زندہ ثبوت ہے کہ یہ مرض اور سب دیگر اویدک کرم وام مارگیوں کی بجا بجا ملاوٹ اور انکے پرچار کا نتیجہ ہیں کیونکہ انکے تنتر گرنتھوں میں سب الٹے یعنی اویدک یا برے کاموں کو کرنا عین ثواب اور باعث نجات مانا گیا ہے۔ مزید برآں خود ہی رہتک کے سبزی خور جانوروں کا اول درجہ کا بہادر مانا جانا اور سبزی خور ارنا بھینسا کا دو شیروں کے بیچ میں ندی پر پانی پینا لیکن شیر کا دو بھینسوں کے درمیان پانی نہ پی سکنا اس بات کا زندہ ثبوت ہے۔ کہ گوشت کا کھانا محض نفس پرستی ہے۔ اور اس واسطے تمام کتب مقدسہ کے رُو سے سراسر ظلم ہے۔

(۹) اپنشدوں۔ رامائن اور مہابھارت میں چھوٹے بڑے سب کے لئے نمستے لفظ کا استعمال ہوا ہے جو اس بات کا زندہ ثبوت ہے۔ کہ چھوٹے بڑے سب کیلئے نمستے کا لفظ بجا طور بولا جا سکتا ہے۔ اس بارے میں یجروید ادھیائے ۱۶ کا آدیش بھی یہی ہے۔

(۱۰) بائیبل میں صاف طور پر آیا ہے۔ کہ الفا اور اومگہ ہی درجہ نجات کا آب حیات بخشنے والا ہے۔ یہ الفا اور اومگہ لاطینی زبان کے حروف تہجی ہیں۔ جن کے میل سے اوم بنتا ہے۔ اور گورو گرنتھ صاحب اور ستیارتھ پرکاش وغیرہ تمام رشی کرت گرنتھوں میں پاک اوم کا ذکر ہی قابل پرستش کہا گیا ہے۔ جو اس بات کا زندہ ثبوت ہے کہ اوم نام جامع صفات الٰہی ہے۔ اور یہی اس عظیم ترین بے مثال ہستی واحد کا اسم اعظم اور نج نام ہے۔ اور دیگر نام سب صفاتی نام ہیں۔

(۱۱) ایک ممتحن کسی جماعت کو کہتا ہے۔ کہ فلاں ملک کا نقشہ کھینچو جس کی حدیں نہ مجھے معلوم ہیں اور نہ تمہیں معلوم ہیں۔ یا ایسی چیز مثل دریا۔ پہاڑ کی مورتی بناؤ۔ جس کی حدوں کا علم نہ میں جانتا ہوں۔ نہ تم جانتے ہو۔ تو کیا وہ جماعت ممتحن کو یہ جواب نہ دیگی۔ کہ اس حالت میں تو مورتی یا نقشہ بن ہی نہیں سکتا۔ ٹھیک اسی طرح غیر معلوم یا لا محدود کامل اور ہر جا حاضر ناظر بے مثال عظیم کل ہستی واحد پرماتما کی مورتی بھی نہیں بن سکتی جس کا زندہ ثبوت مفصل طور پر بطور تمثیل کے اوپر دیا جا چکا ہے۔ سمندر کی مورتی بن سکتی ہے کیونکہ بہر حال وہ محدود ہے اس کے پانی کو ہم جدا بھی کر سکتے ہیں اور ملا بھی سکتے ہیں کیونکہ سمندر کا پانی نیچے ہے۔ لیکن اوپر کی اونچائی پر نہیں ہے۔ لیکن پرماتما تو اوپر بھی ہے نیچے بھی ہے۔ ہر ایک چیز کے اندر اور باہر کے ذرہ ذرہ میں مسلسل طور سے موجود ہے۔ اسی واسطے پراچین پرمانک رشی کرت گرنتھوں میں بت پرستی کا کوئی ذکر نہیں۔ جو اس بات کا کا زندہ ثبوت ہے۔ کہ جینیوں کے مقابلہ میں وام مارگیوں نے ہی مندروں میں بجائے وید پرچار اور پرانا یام یوگ ابھیاس وغیرہ کے بت پرستی کا رواج دیا ہے۔ جینیوں نے مہاتما بدھ وغیرہ کی مورتیاں بنائیں کیونکہ وہ محدود تھے۔ لیکن پرماتما کی مورتی تو بن نہیں سکتی۔ کیونکہ وہ لامحدود ہے۔ اس بارے میں قرآن۔ گورو گرنتھ صاحب۔ کبیر صاحب کے واکیہ بھی اس حقیقت کا زندہ ثبوت ہیں۔ اور در اصل اس کی پاک ذات ایک ایسے بے انتہا سمندر کی مانند ہے۔ کہ جس کا کوئی کنارہ ہی نہیں ہے۔ اور جس کے اندر ہی اندر اس کی بے انتہا غیر فانی روحوں کے جنم مرن اور پیدائش وغیرہ کا لگاتار چکر چل رہا ہے

جب ہم اس بے پناہ سمندر کے اندر ہی اندر رہتے ہیں۔ اور باہر آ ہی نہیں سکتے تو
باہر آئے بغیر اندر ہی اندر اس سمندر کا اندازہ کس طرح بتا سکتے ہیں۔ کیا سمندر
کی صورت کسی شکل وغیرہ کے موافق ہو سکتی ہے؟ کیا سمندر کے ہاتھ پاؤں ہو سکتے
ہیں؟ ہرگز نہیں۔ اسکی ذات کا بے پناہ سمندر ذرہ ذرہ میں ٹھاٹھیں مار رہا ہے
دوسرے لفظوں میں وہ ہر ایک جاندار اور غیر جاندار کے ذرات میں برابر موجود
ہے۔ خواہ وہ انسان کے جسموں کے بے شمار ذرات ہیں۔ خواہ ہوا کے ذرات ہیں
خواہ میز کرسی گھوڑے ہاتھی شیر وغیرہ کے جسموں کے ذرات ہیں۔ خواہ سورج
بادل چاند وغیرہ کے ذرات ہیں وہ بے مثال ذات ہے۔ اس لئے اس ذات ہی وہ
خود ہی اپنی رسائی کا ذریعہ بتا سکتا ہے۔ اس کو اچھی طرح سمجھے بغیر دوسرے
کی کیا مجال ہے۔ کہ وہ اس کا ٹھیک ٹھیک راستہ بتا سکے۔ وہ بے مثال ذات اپنی وید
بانی میں روحوں کی رسائی کے لئے بعض یوگ کی آنکھ سے دیکھا جاتا ہے۔ ان آنکھ بینوں
کے بغیر اس ذات پاک تک حقیقی رسائی مشکل ہے۔ جیسا کہ ایک شاعر نے کہا ہے۔
"ہر جگہ موجود ہے پر وہ نظر آتا نہیں۔ یوگ سادھن کے بنا اس کو کوئی پاتا نہیں"
باوجود اس قدر صاف بات ہونے کے مہابھارت کی یدھ کے بعد وید کے عام پرچار کے
نہ رہنے سے ہم میں اتنی کمزوری اور بے سمجھی آ گئی ہے کہ ہم ہر ایک اردو سندھی
سنسکرت وغیرہ کی کتاب یا پربھگت کے واکیہ کو بغیر سوچے سمجھے الہامی قرار دے دیتے ہیں۔
حالانکہ قرآن بائبل۔ ستیارتھ پرکاش اور گرو گرنتھ صاحب متفقہ طور سے آغاز
عالم کی کتاب وید کے غیر فانی اور واحد لاتغیر علم کو ہی دیگر کتاب یا بھگت وغیرہ کا واکیہ
وہی ٹھیک مانا جا سکتا ہے جو وید کتاب فیصل پر پورا اترے۔
یعنی الہامی مانتے ہیں۔

نوٹ:- دفتروں میں آج کل کے روزمرہ استعمال والا سن عیسوی ۱۹۵۰ ہے۔
سن ہجرت ۱۳۶۹ ہے۔
اسلام " " " " " " " " "

ریاستوں دکانداروں اور آریوں کے روز مرہ استعمال ہونے والا سن بکرمی سمت ۲۰۰۶ ہے گو
برہمنوں کے روز مرہ شغل بھی ہیں، نہ علم سیارگان سے روز مرہ کے تعلق رکھنے والے
آریہ جوتشیوں کے حساب میں آنے والا سرشٹی کا سن ساتواں ہوا ہے
۔۔ دل کلی جگ یعنی ۱۹۷۲۹۴۹۰۵۰ ہے +

وید علم گنت جوتش یعنی علم سیارگان۔ علم اقلیدس، علم الجبرا وغیرہ کا قائل ہے۔
لیکن پھلت جوتش کا قائل نہیں ہے۔ منش کرم کرنے میں آزاد ہے۔ لیکن منش پھل بھوگنے
میں پرماتما کے نہ کہ سیارگان وغیرہ کے آدھین یا ماتحت ہے۔ سیارگان
سردی گرمی روشنی دھواں گرد و ابر وغیرہ کے تاثرات رکھتے ہیں۔ لیکن انسان
کے کرموں یا فعلوں کے ساتھ ان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ نو گرہ منگل بدھ وغیرہ تو ستاروں
کا نام ہے۔

سری کرشن اور دروپدی کے متعلق صحیح واقعات
اور غلط فہمیوں کا ازالہ

دروپدی روتے ہوئے بے اختیار ہو کر کہنے لگی۔ کرشن جی! کورووں نے میری بے
حرمتی کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ ہائے جس وقت دُشاسن نے مجھ کو سبھا
میں چلنے کے واسطے کہا۔ میں نے ہاتھ جوڑ کے منتیں کیں کہ میں اس وقت جانے کے
لائق نہیں۔ لیکن اس ظالم نے کچھ بھی پرواہ نہ کی اور ایک ذلیل عورت کی طرح مجھ کو
بالوں سے پکڑ کر کھینچتا ہوا سبھا میں لے گیا! ہائے اس زندگی سے تو موت اچھی ہے
مگر وہ کم بخت کبھی تو نہیں آتی۔

سری کرشن۔ دروپدی! صبر کر۔ کیوں رو رو کر پریشان ہو رہی ہے۔ وہ وقت
جلدی آنے والا ہے۔ کہ کورووں کی عورتیں اپنے شوہروں کی لاشوں پر خون کے
آنسو بہا کر سر کے بال نوچیں گی اور دشاسن وغیرہ بستر مرگ پر تڑپتے ہوئے
نظر آئیں گے۔ اُنہوں نے تجھے بے عزت نہیں کیا۔ بلکہ اپنی بیخ کنی کی تدبیر کی ہے

اُس وقت میں راجہ سال کے ساتھ مصروف جنگ و جدل تھا - ورنہ ضرور تمہارے
پاس پہنچتا اور اگر دریودھن میری بات پر توجہ نہ کرتا - تو بے شک قتل کیا جاتا - افسوس
مجھ کو خبر بعد میں ملی ——— جبھی سے ہم نے قابل
فخر احکام الٰہی کے پابند آریہ نام کو چھوڑا - تبھی سے ہمارے اندر سے احکام الٰہی کی
پابندی وغیرہ کے اچھے اوصاف کا احساس بتدریج کم ہوتا گیا - رشی دیانند نے ہمیں پھر
جگایا - کہ اے پابند الٰہی کے نام سے فخریہ طور سے آریہ کہلانے والو - اپنے پراچین اور
سناتن نام کو کیوں چھوڑ بیٹھے ہو - اپنے کورتیوں کو چھوڑ دو اور اپنے زمانہ ماضی کے اتہاس
کو دیکھو - کہ تمہارے آریہ بزرگ پہلے زمانہ دنیا کے عالم احکام الٰہی وید کے پابند ہو
کر کس قدر حیرت انگیز عروج تک پہنچ چکے تھے - اور تم موجودہ اُن کے نام لیوا احکام
الٰہی وید کے احکام سے دور رہ کر کس قدر عبرتناک تنزلی کو گر چکے ہیں - اُٹھو
وید کو پھر سے سنبھالو اور سچا طور پر پھر سے فخریہ طور پر اپنے آپ کو آریہ کہلواؤ - یہی تمہارا
سناتن نام ہے - ایسے سناتن نام کو چھوڑ کر کیوں سناتن دھرم کے نام کو دھبہ لگاتے ہیں

شنکا سمادھان

پرماتما ایک رس ہے اور سروویاپک ہے - سوائے پرماتما کے اور کوئی پدارتھ دنیا میں
ایک رس اور سروویاپک نہیں - جل - وایو اور اگنی کو ایک رس اور سروویاپک نہیں مانا جاتا

اوتار واد کے متعلق کچھ پرسدھ مہاتماؤں کے وچار

گورو نانک جی فرماتے ہیں - کہ ؎

"ایکو سرو نانکا جو سب جگ رہا سمائے — دوجا کہاں ہے سمر لے جو جمے تے مر جائے"

مہاتما کبیر جی اپنے پرسدھ گرنتھ بیجک کبیر ساکھی صفحہ ۳۳۰ میں فرماتے ہیں
کہ اس پربھو کا نہ تو کوئی روپ ہے - اور نہ دیکھا ہے - اور نہ ہی اس نے اس
دھرتی پر شریر دھارن کیا ہے - وہ شریر سے رہت - نرآکار ہے جو تمام
آکاش منڈل میں ویاپک ہو کر رم رہا ہے - دسی شلوک میں ایک جگہ تو کبیر جی نے

سب اوتاروں کا نام لیکر زبردست کھنڈن کیا ہے۔

یہ بتانے شاستر کا سدھانت ہے۔ کہ پرمیشور دکھ سکھ بھوگنے کیلئے جیوؤں کی
ہستی جیو سے الگ ہے۔ اسے دکھ سکھ بھوگنا نہیں۔ جیسے اس کا سرشٹی کا گیان معلوم ہے
لوگ ودیشن میں بھی آیا ہے۔ کہ ایشور کلیش۔ کرم۔ کے پھل اور واسناؤں سے رہت ہے
اس لیے اس کا شریر دھارن کرنا بن ہی نہیں سکتا۔ کئی لوگ سپنا تھا کے جنم میں بھگتی کا
کو کارن مانتے ہیں۔ لیکن بلا کسی پرمانک ثبوت کے۔ اس بارے میں ہر اپادو اکبر کی کہانی
پیش کر سکے کہ اکبر موم کے لڑکے کی بنا فرق سمجھ کر اس کو بچانے کے لیے خود دریا میں کود پڑے
یہ اصلی سوال کا پرمانک ثبوت نہیں ہے۔ اکبر اگیانی تھا۔ اسے پتہ نہ تھا کہ یہ موم کا لڑکا ہے
اگر اسے معلوم ہوتا تو وہ کبھی نہ کودتا۔ اکبر کے جل میں کودنے کا کارن اس کا اگیان
ہے۔ اس لیے یہ مثال پرماتما پر عائد نہیں ہوتی۔ جو پرماتما بنا شریر کے ہی سمپورن
سرشٹی کو پیدا کر رہا ہے۔ تو کیا اس کو دشٹوں کے مارنے اور بھگتوں کی رکشا کرنے
کے لیے شریر دھارن کرنے کی کوئی ضرورت ہے۔ وہ جس پرکار اپنی ویاپکتا سے سرشٹی
اتپن کرتا ہے۔ ویسے ہی اپنی ویاپکتا سے جس کی رکشا کرنا چاہے کر سکتا ہے۔ جسے چاہے
دم بھر میں مار سکتا ہے شریر دھارن کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ اور اب کیا بھگت
لوگ نہیں ہیں اب ان کے پکارنے پر اوتار کیوں نہیں لیتا۔ اس کو تو ہر روز اوتار
لینا چاہئے۔ کیونکہ کسی نہ کسی بھگت پر سنکٹ پڑا ہی کرتا ہے۔ اس سمے تو اوتار کی
کی بڑی ضرورت ہے۔ کروڑوں گئوئیں ماری جاتی ہیں۔ برہمنوں پر بہت وپتی ہے۔ آج
کنس اور راون جیسے سینکڑوں کیا ہزاروں راکشس سنسار کو کشٹ دے رہے ہیں
وہ اوتار کیوں نہیں لیتا۔

نوٹ:۔ سروشکتی مان کا ارتھ یہ ہے۔ کہ وہ بنا دوسروں کی سہایتا کے اپنے کام خود کرتا
ہے۔ اس کا ارتھ یہ نہیں ہے۔ کہ جو چاہے وہ کر سکتا ہے۔ قرآن فرماتا ہے۔ کہ وہ
اپنے قانون کے برخلاف کوئی کام نہیں کرتا۔ کیا وہ اپنے راجیہ سے کسی کو باہر نکال سکتا
ہے یا اپنے جیسے دو چار ایشور بنا سکتا ہے۔ تو اس کا جواب سوائے نہیں کے اور کیا ہو

سکتا ہے۔

(جلد اول باب دوم۔ صفحہ ۳۲) - قرآن کہیں بھی نہیں کہتا کہ محدود عمل کا بدلہ غیر محدود ہوتا ہے۔ قرآن کے مطابق نیک اور پرہیزگار لوگوں کو بڑے بڑے اجر ملتے ہیں مگر غیر محدود۔ سو ویدک دھرم تو یہ بتاتا ہے۔ کہ انسان کو سچے گیان و ویدک اصول پر اپنشدوں کے وسیلے سے جیا جیو آنند ملتا ہے جو ۳۱ نیل ۱۰ کھرب اور ۴۰ ارب سال تک ہوتا ہے۔ اور اس کے بعد اس کی حد ختم ہو جاتی ہے۔ یعنی پھر جسم کے دکھوں سے نجات رہتی ہے۔ [illegible] سنیاسی [illegible] انتہائی نیک [illegible] بار بار جنم ملتی ہے۔ اس کے بعد نہیں کہ اس سنسار کے امتحان میں آنا پڑتا ہے۔ خدا کی شان کے مطابق یہی مقدار [illegible] اتنا بڑا اجر ہے۔ کہ بڑے سے بڑے عالم کے خیال میں بھی کبھی نہ آیا ہوگا۔

(حصہ اول صفحہ ۲۹۳) [illegible] مستورات [illegible] کہی ہے۔ کہ کسی جانور کو نفسانی لذات کے لئے مارنا خانہ کعبہ کو مسمار کرنے میں اہانت کرنا ہے۔

(حصہ دوم صفحہ ۹۰ م ۲) پانچ یم اور پانچ نیم [illegible] کی بنیاد [illegible] سب سے پہلا یم اہنسا ہی ہے۔ یہ گویا بنیادی اصول یا ہم دھرم ہی ہے۔

(صفحہ ۳۰۰) کلام الہی وید میں الشعرہ [illegible] کی ناحق کی ہر ایک اور دلیل سے خارج مانا گیا ہے۔ الشعر کے نہ ملنے والے سے لکار ج اور قسم کے دلیل بار کو ممنوع مانا گیا ہے۔

صفحہ ۵۴۴ - آنحضرت نے قدیم رشیوں کی طرز پر علمی اشلوک ذکر قرآن میں بیان کیا ہے۔ اگر آنحضرت کے انہی طریقوں کا علم قرآن کے مسلم مترجمین اور مفسرین کو ہوتا تو قرآن یقیناً تمام اعتراضات اور غلط فہمیوں کا نشانہ بننے سے محفوظ رہتا۔

حصہ دوم صفحہ ۹۴۴ - آیت ۲۵۴ - عیسیٰ ابن مریم کو بھی ہم نے کھلی نشانیاں دی تھیں اور حضرت عیسیٰ نے روح القدس سے اس کی تائید کی تھی یعنی انہوں نے [illegible] کلام کا منبع طور پر نہیں بلکہ اپنے پاک روح سے حالت مراقبہ یا سمادھی میں اس کا جلوہ دیکھا تھا۔

لفظ عیسیٰ کو خود اہل لغت عجمی یعنی سنسکرت کا مانتے ہیں اور یہ صاف طور پر ایشا ویدک
لفظ کی صورت ہے۔ چنانچہ سریانی میں اسے ایسوع اور انجیل میں یسوع کہا ہے
ایشا یعنی ایشور سے تعلق ہونے سے ایشا کہلایا اور اس سے ایشا یا ایسوع یا عیسیٰ
کی صورت پیدا ہونا معمولی بات ہے۔

قوانین قدرت کے فارمولے یعنی اٹل اصول

جس کا شروع ہے۔ اس کا خاتمہ ہے۔ اور جس کا خاتمہ ہے۔ اس کا شروع بھی ہے
اور اس طرح شروع اور خاتمہ کا سلسلہ صریحاً ختم ہونے میں نہیں آسکتا۔ مثلاً
(۱) دن کا شروع ہے۔ تو رات اس کا خاتمہ ہے۔ رات اس کا خاتمہ ہے تو دن اس
کا شروع ہے۔

(۲) اس سنسار کا آغاز ۴۳۲۰۰۰۰۰۰۰ سال سمجھتے ہیں۔ تو اس کا خاتمہ یا پرلے
یعنی ۴ ارب ۳۲ کروڑ سال کی مہاپرلے یعنی جیو فلسفے کے آرام کے لئے ہے۔ اگر اس
سنسار کا خاتمہ ہے۔ تو اس کا پھر آغاز بھی ہوا ہے۔ اسی طرح پرماتما کے قوانین
کے زیر اثر سنسار کا آغاز اور خاتمہ مسلسل چلتا ہی رہتا ہے۔

(۳) انسان اول اور جیو دوبارہ پیدا ہونے لئے جنم لیا تو مرنا بھی ضروری ہوا۔ اگر مرنا یعنی خاتمہ ضروری
ہے۔ تو جنم لینا بھی ضروری ہوا۔ اس واسطے ہم سب جیو جنم مرن کے چکر میں پڑے رہتے
ہیں اور یہ سلسلہ ختم نہ ہوا ہے۔ اور نہ کبھی ہوگا۔

(۴) جب ہم سادھارن یعنی معمولی نیک زندگی گذارتے ہیں۔ تو ہمیں سورگ کے اندر یا
خاص نیک فعلوں کے سبب سے تھوڑے عرصہ اندر سکھ اور دکھ سے ملی ہوئی زندگی ملتی ہے
اور جب ہم نہایت ہی پاکیزہ زندگی حسب فرمان قوانین الٰہی وید یا دو گذارتے ہیں۔ تو ہمیں
۳۱ نیل ۱۰ کھرب اور ۴۰ ارب سال تک جنم مرن کے چکر سے نجات ملتی ہے۔ اور پھر
اس کے بعد مادی زندگی پرماتما کو ہمیں حضوری میں جا لیتی نہایت ہی پاک زندگی کے بدلے بہ نسبت کا
دکھ سکھ ملتی ہے۔ چونکہ ابتدا اس نجات کا آغاز ہے۔ اس لئے صریحاً حسب نادمعلوم

مندرجہ بالا امر کا خاتمہ بھی جا چکا ہے۔ چنانچہ نجات کا عرصہ ۳۱ نیل ۱۰ کھرب اور
۴۰ ارب سال کے بعد ختم ہو جاتا ہے۔ اور پھر یہاں اس سنسار میں آنا پڑتا ہے۔ اب
نجات کا خاتمہ ہوا تو اس کا سبب شروع بھی جا ہے۔ چنانچہ پھر کسی حد تک یہ نہایت ہی پاک
زندگی گزارنے پر ہمیں جنم مرن کے چکر سے نجات ملتی ہے۔ اور پھر ہم درجہ نجات
سے واپس آتے ہیں اور اسی طرح یہ سلسلہ نہ ختم ہوا ہے۔ اور نہ ہوگا۔

ایشور کا کامل علم اگر آغاز عالم میں رشیوں پر منکشف ہوتا ہے۔ تو خاتمہ عالم سے پہلے
سے جدا بھی ہوتا ہے۔ خاتمہ عالم کی میعاد ختم ہونے پر اب آغاز عالم ہو چکا ہے۔ اور چونکہ
خاتمہ عالم پر کامل علم کا دور حصول پر خاتمہ ہوا تھا۔ اب یہ کامل علم کا آغاز عالم میں رشیوں
پر آنے کا آغاز ضروری ہے۔ اسی طرح یہ آغاز اور خاتمہ کا سلسلہ کبھی ختم نہیں ہوتا۔

محدود اور لا محدود کے فاصلے

۱ جو ہستی محدود ہے وہ اپنے سے بڑے سائز کے صندوقچہ یا جسم وغیرہ میں آسکتی
ہے۔ اور جو لامحدود ہے۔ اس کا صندوقچہ یا جسم کی حد محدود جا سکتی ہے لامحدود کا محدود
جسم میں آسکنا بھی خلاف قوانین قدرت و خلاف عقل ہے۔ اسی لئے انسان چرند و پرند
کی روحیں جن کا سائز شاستر کار ایک نہایت ہی ناقابل تقسیم ذرہ سے بھی چھوٹا
بتلاتے ہیں۔ وہ جسم میں آتا ہے اور چلا جاتا ہے۔ لیکن پرماتما جسم میں نہ آتا ہے اور
نہ کبھی آئیگا۔ کیونکہ اس کا شریر اننت ہے کبھی ختم ہونے میں نہیں آتا۔

۲ شاستر کار فرماتے ہیں۔ کہ رشتہ‌ہائے اور ان کے علیحدہ علیحدہ سورج چاند
ستارے وغیرہ لامحدود تعداد میں ہیں۔ اور ختم ہونے میں ہی نہیں آتے۔ یہ سلسلہ تو تب
ختم ہو جب یہ ماتما بھی کہیں ختم ہو جائے پرماتما ختم ہی نہیں ہوتا تو یہ سلسلہ اب غور فرمایئے
کس طرح ختم ہو سکتا ہے۔

۳ پرماتما انسانی زبانوں میں علم نہیں دیتا۔ کیونکہ انسانی زبانیں محدود علم والی ہیں
وہ اپنا علم اپنی ہی مکمل اور لامحدود علم والی ویدک زبان میں دیتا ہے۔ اسی کا کو قرآن

اللہ کا کلام کہتا ہے ۔ یعنی وہ کلام جو اللہ کا اپنا ہے ۔ اور کسی انسانی زبان کا نہیں ہے
چنانچہ ستیارتھ پرکاش وغیرہ کا کلام رشی دیانند کا ہے ۔ عربی قرآن حضرت محمد صاحب
کا ہے ۔ گورو گرنتھ صاحب گورو نانک و دوسرے گوروؤں اور بھگتوں کے مجموعہ خیالوں کا ایک
گرنتھ ہے ۔ انجیل حضرت عیسیٰ کا کلام ہے ۔ لیکن وید بحکم محض الٰہی وید کی زبان میں ہیں
وہ ہی حساب فرمان قرآن اور گورو گرنتھ وغیرہ صحیح ہدایۃ الحمد اور کتاب تشبیہ میں ہے ۔
اللہ کے کلام کا تعلق روح سے ہے ۔ اور جو روح تو اپنی نہایت ہی پاکیزہ خیالوں کے بدلے
اس کا حقیقی انکشاف یا جلوہ ہوتا ہے ۔ روح کے تعلق ہونے سے ہی اللہ کے کلام
کی تعلیم روحانی تعلیم کہلاتی ہے ۔ جسمانی ماسٹر یا حقیقی مہاتما یا رشی پیغمبر وغیرہ کلام الٰہی
کی تعلیم جسمانی دل تک پہنچا سکتے ہیں ۔ اور جسمانی دل سے پرے تعلیم سے مہاتما خدا کی
ہماری روح کے مطلوبہ سوالات کے حل کا جلوہ دکھا سکتے ہیں ۔ انسانی ماسٹر یا رشی
پیغمبر محدود ہے ۔ اس واسطے وہ کلام اللہ کی تعلیم دل کی ایک حد تک پہنچا کر اپنا
کام ختم کر دیتا ہے ۔ . . . .

. . . . . ۔ اگر ویدوں کی عام تعلیم آغاز میں اربوں سالوں تک رہ چکی ہے ۔
اور پھر ویدوں کی عام تعلیم کا خاتمہ ہو گیا ہے ۔ تو کیا مندرجہ بالا فارمولا کے مطابق
اس خاتمہ کا آغاز نہیں ہو سکتا ۔ یقیناً ہو سکتا ہے ۔ کیونکہ

"وہ کون سا عقدہ ہے جو وا ہو نہیں سکتا ۔ ہمت کرے انسان تو کیا ہو نہیں سکتا"

"بسا کارے کہ بستہ بستہ گردد ۔ اگر خواہے بود گلدستہ گردد"

علمائے فاضل کے لئے طوالت کی ضرورت نہیں ۔

نعرۂ وید ۔ ۔ اک اوم ست سری اکال ۔ . . . .

نعرۂ قرآن ۔ اک اوم اللہ اکبر ۔ . . . .

نعرۂ بائبل ۔ اک اوم الفا و امیگا ۔ The Almighty

نوٹ :۔ الفا و امیگا بائبل میں لاطینی زبان کے حروف تہجی ہیں جن کے میل سے
اوم بنتا ہے ۔

ستیارتھ پرکاش

سر پی۔ دی۔ شیوا سوامی آئیر (ریٹائرڈ جج مدراس ہائی کورٹ سناتن دھرمی ودوان)
سناتن دھرم کا رہسیہ سمجھنے کیلئے وید اور کیول وید ہی سہارا مارگ ہے جو ورنن کر سکتے ہیں۔ ستیارتھ پرکاش میں ویدوں کا تتو ہے۔ میں نڈر ہو کر کہہ سکتا ہوں۔ کہ ستیارتھ پرکاش بھارتی سبھیتا کی کنجی ہے۔

مولانا محمد حسین ایم۔ اے۔ ایم۔ آر۔ اے۔ ایس۔ لنڈن
ستیارتھ پرکاش کیا ہے۔ موتیوں کی ڈبیہ اور دودھ کی نہر ہے۔

غازی محمود سابق دھرمپال
مہرشی نہ صرف مسلم نواز تھے۔ بلکہ بنی نوع انسان اور ہر ذی روح کے دوست عمیق اعظم اور حقیقی بہی خواہ تھے۔ خدا مہرشی اور آریہ سماج کے مخالفین کو نیک توفیق عطا کرے (رہبر بدرقہ ۹ جون ۲۹)

رشی دیانند

ان کے دماغ اور علمیت کو یورپ اور امریکہ تک کے فلاسفروں نے تسلیم کیا ہے۔ رابنسن صاحب پادری نے لکھا ہے۔ کہ "رشی دیانند ایک مشہور ویدوں کا ماہر ہے۔ ہم نے تمام عمر میں ایسا سنسکرت کا فاضل نہیں دیکھا۔ ایسے مہا پُرش دنیا میں نایاب ہیں۔ جو ان سے ملے گا۔ بہت لابھ اٹھائیگا"
سوامی جی یوگ کے بھی پورے درجے کے تھے۔ آپ اٹھارہ اٹھارہ گھنٹے سمادھی لگایا کرتے تھے۔ یعنی حالت مراقبہ میں رہتے تھے اور یوگ ودیا یعنی لدنی علم میں ماہر تھے۔ وہ کہتے تھے۔ میں کسی کا گورو نہیں۔ سچا گورو تو پرماتما ہے۔ اور وید یعنی کلام اللہ تمہارا دھرم ہے۔ میں اسی کا پرچار کرنے آیا ہوں۔ یہی وانند دھرم

برہما یعنی ملت ابراہیم سے لیکر جیمنی رشی تک چلا آیا ہے - اور یہی میرا مت ہے!
ورشی دیانند سے پہلے جیمنی رشی تھے اور ان اربوں سالوں کے عرصہ
میں انیک رشی نبی رسول ہو گزرے ہیں - مہاتما گاندھی لکھتے ہیں — کہ
مہرشی دیانند کے متعلق میری یہ رائے ہے - کہ وہ ہندوستان کے موجودہ زمانہ کے رشی -
ریفارمر اور سب سے بڑے لیڈر پیشوا تھے - ان کا برہمچاریہ - ان کی وچار سوتنترتا
ان کا سب کے لئے پریم اور ان کے کام کی قابلیت وغیرہ اوصاف لوگوں کو کشش یا
مگدھ کرتے تھے - ان کے جیون کا پربھاؤ ہندوستان پر بہت پڑا ہے - آریہ سماج
دیانند کی کرتی ہے - آریہ سماج کے ستتر و بھی قبول کر لئے گئے - کہ آریہ سماج نے
ہندوستان کی بڑی سیوا کی ہے - آنے والے زمانے کے لوگ دیانند کی قیمت آریہ
سماج کے کاموں سے ہی جانیں گے"

ڈاکٹر ہری سنگھ گور ممبر اسمبلی فرماتے ہیں -
"مہرشی دیانند کی زندگی ہمارے اور آئندہ نسل کے لئے چراغ ہدایت کا کام دے
رہی ہے - اور دے گی - رشی دیانند پرانی تہذیب کو جو مردہ ہو چکی تھی از سر نو زندہ کر
کے تمام سنسار میں پھیلانا چاہتے تھے - وہ سادہ جیون اور اونچے گیان کو واپس
لانا چاہتے تھے پرنسپل چھبلانی نے دہلی کی تقریر میں فرمایا تھا - میں رشی دیانند
کو سوشل ریفارمر - سچائی کا دیوتا - دھرم کا پیغمبر مانتا اور پولیٹیکل لیڈر سمجھتا ہوں
جس نے بتلایا کہ وید ہی سچا ایشوری گیان ہے - اور کہ وید سچائی - علم - گیان - روحانیت
اور سائنس کا منبع ہے!

مسٹر این سی کیلکر ایم ایل سی کی تقریر :- مہاراشٹر والے اس بات کو محسوس
کرتے ہیں - کہ رشی دیانند کی بدولت ہندو جاتی قائم رہی! وہ آریہ سماج سو فضل کا ہوا
ودھواؤں کی شادی اور اچھوت ادھار میں سب سے آگے ہے - اور سچ بات
یہ ہے - کہ سناتن دھرم اور آریہ سماج میں اب کچھ بھید نہیں رہا وہ اصل آریہ سماج
نے سناتن دھرم پر فتح حاصل کر لی ہے -"

پنڈت موتی لال نہرو نے آریہ سماج کے سالانہ جلسہ کی تقریر کرتے ہوئے فرمایا تھا
"بھارت ورش کو رشی دیانند کا شکر گزار ہونا چاہیئے۔ جس نے ہندوؤں کے دماغ میں
یہ خیال پیدا کیا۔ کہ انسان انسان میں کوئی فرق نہیں ہے۔ میں مہاشیہ آریہ سماج کی پرشنسا
کرتا رہا ہوں۔ جس نے ہندوستان کو مساوات کا سبق سکھایا اور اس نے سب سے
پہلے دلت ادھار کا کام ہاتھ میں لیا"

رشی ویاس

(اردو ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳۱۹) میں ویاس رشی اور ان کے شاگرد شکدیو اور جیمنی منی
کا ذکر اس طرح ہوا ہے۔
"شاریرک سوتر۔ یوگ شاستر کے بھاشیہ وغیرہ ویاس جی کی تصنیفات کو دیکھنے سے
ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ویاس جی بڑے عالم راستباز۔ دھرماتما یوگی تھے۔ ..... ویدشاستر
کے خلاف بھاگوت وغیرہ جدید فرضی کتابیں یا پوران مخالف سمپردائی لوگوں نے بنائی
ہیں۔ وید شاستر کے خلاف جھوٹی باتیں لکھنا ویاس جیسے عالموں کا کام نہیں ہے۔"
ویاس جی نے چاروں وید پڑھے تھے۔ اور شکدیو اور جیمنی وغیرہ شاگردوں کو پڑھائے
تھے۔ بھاگوت وغیرہ اٹھارہ پوران ویاس جی کے بنائے ہوئے نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ
ویاس جی کی شہرہ آفاق مندرجہ بالا کتب اس بات کی تردید کے لئے کافی ثبوت ہیں
فاضل علما متضاد بیان نہیں دے سکتے۔ لیکن بھاگوت میں اس طرح ایک جگہ
متضاد بات لکھی ہے۔ کہ مندرجہ ذیل لڑکیوں سے اس طرح پیدائش ہوئی:۔
دھنا لڑکی سے پرندے۔ کدرو کے بطن سے سانپ۔ سرما لڑکی کے بطن سے کتے
گیدڑ وغیرہ اور دیگر عورتوں کے پیٹ سے ہاتھی گھوڑے۔ اونٹ۔ گدھے۔ بھینسے
گھاس پھوس اور ببول وغیرہ درخت کانٹوں سمیت پیدا ہوگئے۔ واہ رے بھاگوت
کے بنانے والے لال بجھکڑ۔ عورت مرد کے حیض اور منی کی آمیزش سے انسان تو
بنتے ہی ہیں۔ لیکن چارپائے۔ پرندے۔ سانپ۔ ہاتھی اونٹ۔ شیر کتے۔ گدھے
اور درخت وغیرہ کبھی پیدا نہیں ہو سکتے۔ اگر بھاگوت وغیرہ پوران ویاس جی کے بنائے

ہوتے تو وہ ویدوں کا غلط معنی ویدوں کے برخلاف نہ لکھتا۔ ابھی کل ہی کا ایک
مشہور واقعہ ہے جو آج سے صرف ۱۵ سو برس پہلے گزرا ہے۔ اس کی ایسی بناوٹی
ہسٹری سنجیونی نامی تاریخ میں لکھا ہے۔ کہ کسی نے انکے عہد میں مارکنڈے اور شوپران
بنا کر ویاس جی کے نام سے شائع کر دیئے تھے تو اس کی خبر راجہ بکرماجیت کو معلوم ہوئی
پنڈتوں کے ہاتھ وغیرہ کٹوا دیئے۔ علاوہ ازیں اس تاریخ میں صاف لکھا ہے۔ کہ
ویاس جی نے چار ہزار چار سو شلوکوں والا مہابھارت بنایا تھا۔ لیکن انکی آدھی
عمر میں ۳۰ ہزار شلوک والی کتاب ہو گئی ہے۔ اگر یونہی بڑھتی گئی تو یہ کتاب کسی
وقت اونٹ کا بوجھ ہو جائیگی۔ اور رشی منیوں کے نام سے پُران وغیرہ کتابیں بناویں
گے۔ تو آریہ ورتی لوگ توہمات کے جال میں پھنس کر ویدک دھرم سے گر کر خراب ہو
جائینگے۔ چنانچہ اس وقت تک ایک لاکھ شلوکوں والی مہابھارت کہی جاتی ہے۔

ستیارتھ پرکاش صفحہ ۴۲۴

بت خانوں کی تعمیر۔ جب لوگ جینیوں کی کتابیں کافی تعداد میں جانے لگے
تو تب ان نوین پورانک برہمنوں نے سوچا کہ کوئی تدبیر کرنی چاہئے۔ نہیں تو اپنے
چیلے یعنی پجاری جینی ہو جائیں گے۔ چنانچہ آخر انہوں نے یہی صلاح کی۔ کہ وہ بھی ان جینیوں
کی مانند اوتار۔ مندر۔ مورتی اور کتھا کی کتابیں بناویں۔ چنانچہ چوبیس تیرتھنکروں
کی مانند چوبیس اوتار مندر۔ مورتیاں بنائیں۔ اور جینیوں کے آدی پران وغیرہ کی
مانند اٹھارہ پران بنانے شروع کئے۔ اس میں اپنا نام اس لئے نہیں رکھا کہ
ہمارے نام سے بنیں گے تو کوئی مستند نہ مانے گا۔ اس لئے ویاس وغیرہ رشی
منیوں کے نام رکھ مارکنڈے اور شوپران وغیرہ بنائے۔ اس سے چار برہمن گرنتھ
ہی اصل پُران ہیں۔ اور انہی کو ہمارے شاستر کار پُران کہتے چلے آ رہے ہیں۔
لیکن چالاک لوگوں نے جب دیکھا وید ودیا کی روشنی کم ہو چکی تھی بے علم اور سادہ لوگوں
لوگوں کو ویاس جی کے نام پر اپنے نوین پُرانوں کے جال میں پھنسا دیا ہے اور لوگوں کو
اصلی پُرانوں سے دور کر کے انکو جہالت اور توہمات باطلہ کی گہری خندق میں گرا دیا ہے

(ستیارتھ پرکاش باب ۶) علم سیاسات کا بیان

راجہ کیسا ہونا چاہئے۔
کھشتری کو واجب ہے۔ کہ براہمن کی طرح تعلیم و تربیت سے پورا فیض یاب۔ عالم و
فاضل ہو کر عدل گستری کے ذریعے تمام سلطنت کی حفاظت کرے۔ (منوسمرتی)
راجہ مجلس کے تمام ممبروں کو اس طرح مخاطب کرے کہ اے مجلس کے لائق اور افضل
ممبران۔ آپ میری مجلس کے انضباط جو احکام الٰہی کے مطابق ہیں کی حفاظت کریں
اور مجلس کے دیگر ارکین بھی ان انضباط کی تعمیل کیا کریں۔
منوسمرتی میں انسداد رشوت ستانی کا طریقہ اسی چھٹے باب میں مفصل طور پر دیا گیا
ہے۔ تمام افسران متعلقہ اس طریقہ کو غور سے پڑھیں تو رشوت ستانی میں ضرور کامیابی ہوگی۔
——— ویدوں میں تاریخی حالات نہیں ہیں۔ بلکہ اس میں جملہ علوم کا بیان ہے
اوزان۔ تحریروں اور تجربوں کے پابند ہو کر ایسے منتروں کی ترکیب جن میں تمام علوم
کا بیان ہے۔ سوائے علیم کل پرمیشور کے کسی اور انسانی طاقت سے نہیں ہو سکتی۔ میں ابتدا
آغاز عالم میں ہی چار پاک روحوں پر اپنے علم کا انکشاف کرتا ہے۔ اور وید وید کے
مطالعہ کے بعد رشی منیوں نے دیاکرن نرکت چھند وغیرہ علوم کی اشاعت کیلئے ان تمام
علوم کی کتب تصنیف کی ہیں۔ اگر کوئی کسی سے پوچھے۔ کہ تمہارا مذہب یعنی دین یا
دھرم کیا ہے۔ تو جواب دینا چاہیے۔ "یعنی جو کچھ ویدوں میں تحریر ہے۔ ہم اسی کو
کامل حق تسلیم کرتے ہیں۔

جلد اول حصہ دوم صفحہ ۲۵۔

اصل بائبل قدیم سنسکرت کی مجموعہ تھی۔ موجودہ بائبل سنسکرت سے ترجمہ در ترجمہ
ہے اور علمائے اسلام بائبل میں تحریف و تصریف کے قائل ہیں۔ اس لیے قرآن نے
موجودہ بائبل کے بیان پر کبھی بھی انحصار نہیں رکھا۔
آدم اور حوا کا بیان ہر مرد اور اس کی بیوی کی پوزیشن کی نمائندگی کرتا ہے۔ بائبل
کے ہر لفظ کہ وہ دونوں دو تن ایک جان ہونگے۔ اس میں اصل بائبل کا مقصود

محض ویدک دھرم کی رُو سے عورت کو مرد کی اردھنگی کہا تھا۔ بائبل کا لفظ آدم آغاز
عالم والی انسانی جماعت کے لئے استعمال ہُوا ہے۔ اور ابتدا میں بہت سے مرد اور
عورتوں کے پیدا ہونے کا اصول بھی بائبل میں مذکور ہے۔ (دیکھو پیدائش کی کتاب باب ۱
آیت ۲۸ و ۲۷)

اور یہ آدم ایک کا نام نہیں۔ کثیر التعداد مرد اور عورت جو پہلے پہل ویدک اصول
کے مطابق جوان حالت میں پیدا ہوئے اُن کا نام ہے (دیکھو باب ۵ آیت ۱ سے ۳)
نر اور ناری کر کے اس نے انسانوں کو پیدا کیا اور ان کا نام آدم رکھا۔

سناتن ویدک دھرم کا ارتھ ہے۔ وہ دین اللہ جس کا کوئی شروع نہیں باقی اور دیگر
جس دھرم کا شروع ہے۔ وہ اللہ کا دین نہیں ہے۔ کیونکہ اللہ کی ملکیت دین
تو تب سے ہے۔ جب سے اللہ ہے اور اللہ کا کوئی شروع نہیں۔ اس لئے اس کے
دین کا بھی کوئی شروع نہیں۔ موجودہ اسلام کا مذہب شروع ہے۔ اس لئے وہ
دین اللہ نہیں۔ بلکہ وہ دین اللہ کا ریفارمڈ کرانے والا ہے۔ موجودہ
سکھ مذہب کا شروع ہے۔ اس لئے سکھ مذہب دین اللہ نہیں ہے۔ بلکہ یہ
دین اللہ کی طرف ریفارمڈ کرانے والا ہے۔ خلاصہ مطلب یہ کہ حضرت عیسیٰ۔
حضرت محمد صاحب گورو نانک دیو۔ رشی دیانند وغیرہ سب رشیوں اور نبیوں نے اپنی
کتابوں کو مقدم نہیں رکھا اور نہ ہی انہوں نے اپنی بت پرستی یا کتاب پرستی کے لئے اجازت دی

قرآن کا لفظ قرآن میں عجمی قرآن وید اور عربی قرآن دونوں کے لئے بعض جگہ
استعمال ہُوا ہے۔ موقعہ و محل کے لحاظ سے دیکھنا پڑتا ہے۔ کہ یہاں قرآن کا مطلب وید
یا وُد ہے۔ یا عربی قرآن۔ دراصل مسلمان جو بات بات میں قرآن کی قسم کھاتے ہیں
وہ عجمی قرآن کے عہد استد کے تعلق کا ثبوت ہے۔ نہ کہ عربی قرآن سے اس کا تعلق ہے

۳۸۶۔ جب وام مارگیوں نے جھوٹی من گھڑت تاویلیں کر کے ویدوں کے نام سے اپنا مطلب
پورا کرنے یعنی حسب دلخواہ شراب نوشی گوشت خوری اور بیگانی عورت سے
محبت وغیرہ بُرے کاموں کو رواج دینے کی غرض سے کلام الٰہی وید کو دھبہ لگایا

تو انہیں باتوں کو دیکھ کر کمارلاک - بودھ اور جین لوگ ویدوں کی مذمت کرنے لگے اور اس
کے پڑھنے پڑھانے بند ہو گئے۔ اور برہمچاریہ کے اسکولوں کو تباہ کیا - ویدوں کو تلف کیا
اور اپنے مت والے گرہستی اور سادھوؤں کی عزت کرنے لگے اور شودر دیوتے لگ کر
ہوا ویر گیا اپنے تیرتھنکروں (گوروؤں) کے بڑے بڑے بت بنا کر پوجا کرنے
لگے۔ یعنی جگن ناتھ وغیرہ مورتی پوجا کی بنیاد جینیوں سے پڑی۔ جینیوں سے پہلے کے پرانک
پرانے جین گرنتھوں میں مورتی پوجا بالکل نہیں ہے اور اس مورتی پوجا کا مشہری گفتگو
مہابھارت کے جنگ کے بعد جینیوں سے ہوا - اور یہ شودر کے احکام وید کا ماننا کم ہوا
ایسی تین سو برس تک آریہ ورت میں جینیوں کی سلطنت رہی - بہت لوگ احکام وید
کے علم وغیرہ سے ناواقف ہو گئے تھے - اس بات کو قریب ۲۵۰۰ برس گذرے
ہو گئے - اس سے پہلے وید اور اصلی پرانوں یعنی چار حصے براہمن اور دیگر پرانک متعلق
گرنتھوں میں مورتی پوجا کا کہیں ذکر نہیں - یہ مورتی وغیرہ کی باتیں منافی ہیں بلکہ نویں
اصلی گرنتھوں کے مہاتم ازلی ابدی سناتن کلام الہی کے احکام کے برخلاف ہیں
جو جعلی سکہ چلایا جاتا ہے - اس میں تھوڑا بہت اصلی مال بھی ہوتا ہے - جیسی وہ چھاپ
ہے - ویاس جی کے نام سے جو پران بنائے گئے ہیں - وہ در اصل ویاس جی سے
کوئی تعلق نہیں رکھتے - ان پرانوں میں تھوڑی بہت سچائی کے ساتھ بہت سی ملاوٹ
ہے - مثلاً وشنو پران اور پدم پران میں جینیوں اور بودھوں کے مذہب کا ذکر ہے
اور بھوشیہ پران میں گورو نانک دیو کا ذکر ہے - کورم پران میں شنکر آچاریہ کا ذکر ہے
شنی پران میں مہاراجہ وکرم آدتیہ کا ذکر ہے - جس سے صاف ثابت ہوتا ہے۔
کہ پران در اصل پرانے نہیں ہیں - بلکہ نویں ہیں اور گورو نانک دیو۔ بودھ - جینیوں
شنکر جی اور وکرم آدتیہ کے زمانے کے ہیں

سب پرانوں میں مہا بھارت کا ذکر ہے (مگر مہا بھارت میں پرانوں کا ذکر نہیں ہے
جو اس بات کا صریحاً ثبوت ہے - کہ یہ پران مہا بھارت کے بعد کے ہیں اور ویاس
جی کے نام کا اس سے کوئی تعلق نہیں - کیونکہ ویاس جی نے مہا بھارت میں ان

پورانوں کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ پراچین براہمن گرنتھوں کے مطابق جو برہما وغیرہ کی
تصنیف۔ اتہاس وغیرہ براہمن گرنتھ ہیں انہیں کو پران کہا جاتا ہے۔ اور یہ احکام الٰہی
کے اصولوں کے مطابق ہونے سے ہی قابل قبول ہیں۔ بعد کے زبردستی ویاس جی کے نام سے
جو اٹھارہ پران بنائے گئے ہیں۔ وہ پرمانک نہیں ہیں۔ دلیپ کی بھاگوت کا مترجم لکھتا ہے۔
کہ اصل میں یہ بھاگوت بوپ دیو نے مہاراجہ ہیمادری کے عہد میں بنایا تھا جو کہ سمت ۱۳۰۵ بکرمی میں ہوا
—— قرآن میں سمت پرستی ہرگز نہیں ہے۔ آنحضرت اس کے قطعی برخلاف تھے
جب اللہ اوپر نیچے دائیں بائیں ہر طرف موجود ہے۔ تو سمت کی قید سے کیا مطلب +
صبح شام جب مسجد میں نماز کے لئے بانگ دی جاتی ہے۔ تو عبادت کر دیا جاتا ہے۔ خدا کے
متوالے اٹھو اور اللہ کی عبادت کرو۔ کیونکہ رسول خود بت شکن تھے۔ مردہ پرستی وغیرہ
کے قطعی برخلاف تھے۔ پرماتما ہی سارے سنسار کا اصلی راجہ یا حاکم ہے۔ اپنے اپنے
ملک کے راجے یا حاکم اس کے ماتحت خلیفہ (یعنی وائسرائے) یا نائب ہیں۔ بحیثیت
نائب ہونے کے انہیں خود اپنے اصلی حاکم کے احکام وید یا قرآن سے آگاہ ہونا چاہئے۔ ورنہ
وہ نائب ہی کیسے جنہوں نے اپنے حاکم کے احکام کو مشتہر کرنے اور تعمیل کرانے کی ذمہ داری
نہیں لی۔ اس بارے میں زیادہ تفصیل کیلئے ستیارتھ پرکاش کا چھٹا باب ملاحظہ فرماویں
افغانستان۔ ایران۔ ترکی۔ جرمنی۔ فرانس وغیرہ علم دوست و ترقی پسند ممالک میں گزشتہ
کی یونیورسٹیاں قائم کی گئی ہیں پاکستان میں بھی پاکستان کے ترقی پسند اور وسعت پسند علماء
الٰہی جانب بھی توجہ دیں۔ تو رضائے الٰہی کے سزاوار ہونگے۔ ماسٹر جی کی ویدک تفسیر میں کئی
ایسے ہندی اور سنسکرت الفاظ ہیں۔ جو مسلم علما صاحبان صحیح طور پر نہیں سمجھ سکتے۔
اور کئی ایسے عربی اور اردو الفاظ ہیں۔ جو عام آریہ صاحبان نہیں سمجھ سکتے۔ اس لئے
ضرورت ہے۔ کہ بھارت اور پاکستان میں حاکم وقت ہر دو ممالک میں آریہ مسلم علما سوسائٹیوں
کی سرپرستی کریں۔ تاکہ ایک دوسرے کی مدد سے سنسکرت اور عربی قواعد قرآن کی ویدک تفسیر اور ستیارتھ
پرکاش وغیرہ کی مدد سے اس فرض اولین کو پورا کر سکیں۔ اس اہم کام کو خوش اسلوبی
سے چلانے کے لئے بھارت اور پاکستان گورنمنٹ فوراً اپنے ممالک میں مکمل امن اور فضا قائم

کا آرڈر دیں تو بہت ہی اچھا ہوگا۔ دعوے سے کہا جا سکتا ہے۔ کہ قرآن کی
ویدک تفسیر میں وہ جادو ہے جو دیگر دنیا کی کسی کتاب میں نہیں ہے۔ پاکستان
اس ویدک تفسیر کے پرچار کے ذریعے اقوام عالم کے دلوں کا سردار اور سرتاج ہو
سکتا ہے۔

"نقارہ صداقت کا بجتا ہے۔ آزمائے جس کا جی چاہے"

"صداقت آفتاب حکمت آزمائے جس کا جی چاہے"

"عاقلاں را اشارہ کافی است"

زیادہ تفصیل کے لئے آریہ مسلم سکھ عیسائی ویدک تفسیر اور ستیارتھ پرکاش ضرور پڑھیں
خالصہ کہو مسلم کہو۔ عیسائی کہو سب کا مطلب آریہ ہے۔
گوربانی کہو۔ کلام الٰہی کہو۔ بائبل کہو سب کا مطلب وید کی ودیا ہے۔
قرآن کی ویدک تفسیر ہی کمیونزم اور دیگر شور و شر اور آئے دن کی آسمانی
وباؤں کو روک سکتی ہے۔

صفحہ ۲

قرآن میں ویدک دھرم کا ہی نام اسلام ہے۔ اور قرآن مجید خود چودہ صدی
پہلے کا ستیارتھ پرکاش ہے۔ اور ازلی ابدی غیر فانی کتاب کامل وید یا ذکر کی جزوی
تعلیم ہے۔ اور اگر رشی دیانند اور قرآن مجید میں اختلاف
زبان کا پردہ حائل نہ ہوتا تو یقیناً اُن کو اپنے ہی پاک متن کا جلوہ نظر آتا۔ مہرشی
کے دل میں مولوی صاحبان کے ترجمے کھٹکتے ضرور تھے۔ لیکن اُنہیں کوئی عالم نہ
ملا۔ جو اصل اسلام کا منور چہرہ اُنہیں دکھا سکتا۔ لہٰذا آپ نے اپنی نیک نیتی۔
حق پسندی اور غیر جانبداری کے الفاظ لکھ دینے پر اکتفا کیا کہ قرآن مجید عربی
میں ہے۔ اس کا جو ترجمہ اردو میں مولویوں نے کیا ہے۔ اس ترجمے کو بہ حروف
دیوناگری بزبان آریہ بھاشا عربی کے بڑے بڑے عالموں سے صحیح کرانے کے
بعد لکھا گیا ہے۔ اگر کوئی کہے۔ کہ یہ ترجمہ ٹھیک نہیں ہے۔ تو اس کو لازم ہے۔ کہ
مولوی صاحبان کے ترجمے کی پہلے تردید کرے اس میں اگر کچھ خلاف لکھا گیا ہو۔

تو شریف آدمی ظاہر کر دیں۔ اس کے بعد اگر مناسب ہوگا۔ تو وہ مانا جائے گا۔ کیونکہ یہ تحریر۔ ضد۔ تعصب۔ حسد۔ بغض۔ جھگڑا۔ فساد اور مخالفت گھٹانے کیلئے ہے۔ نہ کہ انکو بڑھانے کیلئے اور ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے سے باز رہ کر ایک دوسرے کو فائدہ پہنچانا ہمارا خاص کام ہے۔

رشی دیانند دنیوی دولت۔ حیثیت۔ حکومت وغیرہ کی بجائے ترقی اور کامیابی کے لیئے کلام الٰہی کے علم حق کو واحد ذریعہ سمجھتے تھے اور پالیسی پروپیگنڈا سے ادپر تھے۔ سوامی جی کا عمل اپنے پرائے کی تمیز نہیں کرتا۔ علم حق کے بے خوف اظہار کرنے کو ہی وہ اپنا فرض سمجھتے رہے۔ اسلام کے خلاف کبھی آپ نے تعصب یا عداوت سے نہیں بلکہ اپنے پورے علم اور یقین کے مطابق مسلمانوں کو آنحضرت کی طرح کلام الٰہی کی طرف راغب کرنے کے لیئے اُن کے بھلے کے لئے لکھا۔ پس قرآن مجید کے خلاف لکھا جانے کی ذمہ داری قرآن کے مترجم صاحبان پر ہے۔ اور اسی طرح ویدوں کے خلاف لکھے جانے کی ذمہ داری سائن اور مہیدھر کے ترجمے ہیں اور یہی ترجمے ہی تو تھے۔ جنہوں نے بودھوں کے زبان سے یہ فتوے نکلوا دیا۔ کہ تینوں ویدوں کے مصنف بھانڈ۔ دھورت اور نشاچر ہیں"۔ اگر رشی دیانند نے غلط تفسیروں کے ذریعے وید پر چھائی ہوئی تاریکی کو اپنی تنقید سے دور نہ کیا ہوتا۔ تو یہ ناممکن تھا۔ کہ آج ہم صداقت قرآن کا جلوہ دیکھ پاتے یاد کرا سکتے۔ یہ قرآن کی ویدک تفسیر کل متخمین قرآن کے لئے چیلنج ہے۔ اور دوسری طرف ویدک دھرمی اور مسلمان بھائیوں کے سارے زخموں کے لئے مرہم اکسیر ہے۔ رشی دیانند اور رسول صاحب کے خوابوں کی صحیح تعبیر۔

نمبر ۸۔ سچی علم محض الہامی زبان میں ظاہر ہو سکتا ہے۔ کیونکہ سوائے خدا کے سچا علم کسی کی صفت نہیں۔ اور خدائے بزرگ کے علم کی طرف سوائے الہامی زبان کے کسی انسانی زبان میں اشارہ نہیں ہو سکتا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ قدیم رشیوں کی طرح رسول صلعم نے بھی سورۃ رحمان میں فرمایا۔ کہ خدا نے انسان کو پیدا کرتے ہی الہامی زبان بھی عطا فرمائی

صفحہ ۱۲ - آنحضرت نے ایک نہایت قیمتی ہدایت دی ہے - کہ انسان میں بڑی بڑی خرابیاں ہیں - جن کی راہ نفس امارہ ایک رکاوٹ بن کر کھڑا ہو جاتا ہے - اسی واسطے سورۃ البقر میں فرمایا ہے - کہ جب تم نے ایک نفس کو مارا تو اس نفس کشی میں تم نے نور حاصل کیا - اور اس طرح یعنی نفس کشی سے اللہ تمہارے پوشیدہ کمالات کو ظاہر کرنے والا ہے -

ریاضت یا نفس کشی کی صفت سے انسان - انسانی جسم والی گاڑی کے ذریعہ معراج روحانی یعنی درجہ نجات جو انسان کا آخری منزل مقصود ہے - کامیابی سے پہنچتا ہے - یعنی ۳۱ نیل ۱۰ کھرب اور ۴۰ ارب سال تک اس خدائے پاک کا وصل پاتا ہے - اور عین سرور کی حالت میں زندگی گزارتا ہے - اور اتنے عرصہ کی لمبی زندگی کے ختم ہونے تک اس کو بار بار کے جنم مرن کے چکر سے نجات ملتی ہے -

"بائبل کا وید سے تعلق کا ثبوت"

وید میں ابتدائی پیدائش ہیولیٰ غیر ترکیب پر کرتی کو سلل کہا گیا تھا جس کے اندر علیم بالذات قادر مطلق خدا موجود تھا - مگر بائبل نے آج کل کی سنسکرت میں جو سلل کے معنی پانی کے لئے جاتے ہیں - اس کے مطابق یوں غلط ترجمہ کیا کہ خدا کی روح پانیوں پر ڈولتی یا جنبش کرتی تھی - قرآن میں وید کا لفظ سلل کی بجائے کہیں صلصال لکھا ہے - اور کہیں صلصال - اس بات کو احادیث کی قید سے آزاد نئی وجہ تفسیر ہی ٹھیک سمجھا سکتی ہے - نہ کہ دیگر تفاسیر جن کا بہت سا حصہ احادیث کی قید میں ہو سکے - مفصل وجوہات دیکھو اصل تفسیر جلد اول صفحہ ۱۲ -

ترجمہ صحیح بخاری حدیث نمبر ۹۷ میں علمی ترقی اور تنزل کا ایک اچھا گر بتایا ہے لکھا ہے - کہ "اللہ علم کو اس طرح نہیں اٹھاتا - کہ بندوں کے سینہ سے نکال لے - بلکہ علما کو موت دے کر علم کو اٹھاتا ہے یہاں تک کہ جب کوئی عالم باقی نہ رہ جائیگا - تو لوگ جاہلوں کو سردار بنا لیں گے - اور ان سے

دینی مسائل پوچھے جانے لگے۔ اور وہ بغیر علم کے فتوے
دیتے تھے۔ خود بھی گمراہ ہو گئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کر گئے

اور یہ مہرشی دیانند کے اس قول کی صداقت کا ثبوت ہے۔ کہ
"مہابھارت کی جنگ کے بعد عالموں کی موت ہو جانے کی وجہ سے علم اُٹھ
گیا۔ جاہل لوگ برہمن و لیڈر بن بیٹھے جنہوں نے بغیر علم کے فتوے دیکر
تمام سچے شاستروں کا ناس کیا۔ خود بھی گمراہ ہوئے اور اپنے پیروؤں کا
بھی بیڑا غرق کیا"

سورۃ یونس آیت ۲۰۔ اس سے پہلے یہ ذکر تھا کہ سب انسانوں کا پہلا ایک ہی
دھرم تھا۔ بعد میں اختلاف ہو گئے۔ اور بغیر خدا والی سابقہ کلاموں کے ان کے درمیان
فیصلہ نہ ہوگا۔ اس پر ایک اعتراض ہوا۔ کہ جب پہلی کلاموں پر ہی اکتفا ہے۔
تو رسول کو کیوں مانیں۔ جواب دیا۔ کہ اصل علم یا معانی کا تعلق خدا سے ہمیشہ ہے
وہی عالم الغیب ہے۔ یعنی وہی اپنے کامل علم الٰہی کا واحد عالم ہے۔ اسی کے
تعلق سے پاک روحیں حالت مراقبہ یا سمادھی میں صحیح معانی جان سکتی ہیں۔ لہذا
آیت کے نازل ہونے کا مطالبہ صحیح نہیں۔ آیات کے معانی پر غور کرو۔ میں بھی اس
میں تمہارے ساتھ ہوں۔

قرآن کا یہ کہنا کہ پہلے ایک ہی دھرم تھا۔ بعد میں اختلاف ہو گئے اور بغیر خدا والی
سابقہ کلاموں یعنی ازلی ابدی کلام الٰہی وید یا قدم کے ان کے درمیان فیصلہ نہ ہوگا۔
رشی دیانند کے اس بیان کی تصدیق کرتے ہیں۔ جو ستیارتھ پرکاش کے انوبھومکا
کے ضمنی دیباچہ میں انہوں نے لکھا ہے کہ "یہ امر ثابت ہے۔ کہ پانچ ہزار برس پہلے
ویدک عقائد کے علاوہ دوسرا کوئی بھی مذہب نہ تھا (یا قرآن کے مندرجہ بالا الفاظ
میں ایک ہی دھرم تھا) ویدوں کی اشاعت رکنے کا باعث مہابھارت کا جنگ ہوا
انکی عدم اشاعت کے باعث دنیا پر جہالت کی تاریکی چھا جانے سے انسانوں
کی عقل میں فتور پڑ گیا ۔۔۔۔۔۔۔۔ جب تک اس نسل انسانی سے باہمی تجویز

مذہبوں کا جھگڑا نہ چھوٹیگا۔ تب تک ایک دوسرے کو راحت نصیب نہ ہوگی اگر ہم سب انسان اور خاص کر عالم لوگ حسد اور بغض کو چھوڑ کر سچ جھوٹ کا فیصلہ کر کے سچ کو قبول اور جھوٹ کو ترک کرنا کرانا چاہیں۔ تو ہمارے لئے یہ ناممکن نہیں ہے۔ کہ سب ایک مت یعنی وید دھرم پر متفق ہوں

جب پانچ ہزار برس سے پیشتر کروڑوں نہیں اربوں سالوں تک حسب فرمان قرآن اور ستیارتھ پرکاش ایک ہی دھرم تھا۔ تو اب بھی ہو سکتا ہے۔ اور حسب فرمان قرآن واحد کامل کتاب الہی کے پرچار اور اشاعت سے ہی اختلافات کا فیصلہ ہو کر ایک ہی دھرم ہو سکتا ہے۔

صفحہ ۸۱۔ ویدوں کے کوش یعنی ویدوں کی لغات ان رشیوں کی تفسیر وغیرہ کی بنیاد پر تیار ہوئے۔ جنہوں نے ویدک الفاظ کے حقیقی معانی کا سمادھی یا خاص پرمیشور کی روحانی حضوری میں انکشاف پایا تھا۔ علم کا اصل سرچشمہ درحقیقت علیم کل خدا ہے۔ جیسے مادی سورج کی روشنی سے مادی شکل کا دیدار ہوتا ہے۔ ویسے ہی اس روحانی سورج کی حضوری میں انکشاف روح پر ہوتا ہے۔ الفاظ کو علم ماننا صحیح نہیں رشی لوگ ہر کلمے کے مخصوص معانی اور تعلقات کو روح سے محسوس کئے بغیر سابقہ سمرتیوں کے الفاظ میں انہیں ادا کرنے کی کوشش نہ کرتے تھے۔ پس زبان بیرونی غلاف ہے۔ اور حقیقت یا اصل معانی اور تعلقات صحیح علم ہیں۔ عربی زبان میں علمائے سلف نے اس صحیح علم کو قدیم رشیوں کی طرح لدنی علم کہا تھا۔ جو بغیر مدد انسانی استاد کے خدا کی حضوری میں منکشف ہو اور اسی حقیقت کو رسول صلعم نے قرآن مجید میں ظاہر فرمایا کہ گورو یا استاد تو زیادہ سے زیادہ کان میں الفاظ سنا کر دل پر بیرونی حقیقت کو نقش کرتا ہے۔ اور اس نقش کی کوشش سمادھی یا مراقبہ میں اندرونی حقیقت جاننے کی خواہش کرتی ہے۔ چنانچہ سورۃ الشعرا میں قرآن فرماتا ہے "تحقیق قرآن رب العالمین سے ظاہر ہوا ہے۔ کیونکہ روح الامین (جبریل) کے ذریعے یہ تیرے دل پر صاف عربی میں نازل کیا گیا ہے تاکہ تو گناہ کے خلاف ڈر سناوے۔ اور

واقعی یہ آغاخانی والوں کی کتابوں جیسی ہے" - روح الامین گور دیا اچاریہ کو کہتے
ہیں۔ جو ایشور کی طرف سے روح سے مخصوص شدہ علم کی امانت شاگردوں تک
پہنچاتا ہے - اور اسی امانت کی عظمت کو دوسروں کے دلوں پر نقش کرتا ہے۔
رسول صلعم بھی حضرت جبرائیل کے ذریعے دل پر نقش شدہ علم الٰہی کے خیالات
کو پیش کرنے کا دعوے نہیں کرتے۔ وہ خود پرمیشور کے حضور میں اصلی معانی کا انکشاف
پاتے ہیں۔ سورۃ ہود کی پہلی آیت ہے۔ "روشن کردہ اس کتاب کی جس کی آیتیں
محکم ہیں۔ اب اُن کی اس عقل کُل و علم کُل کی قربت میں یعنی مراقبہ میں لدنی علم حاصل
کرنے کے بعد تفصیل کی جاتی ہے"۔ گویا جبرائیل کے ذریعہ کتاب الٰہی کے حاصل شدہ
علم کو دل سے گذر کر آپ نے رُوح سے محسوس کیا اور اُسکی تفسیر کی۔ لہٰذا الفاظ پر کبھی بھروسہ
نہیں کیا۔ بلکہ رُوح پر بھروسہ کیا۔
غرضیکہ علمی تحقیق میں اصلی حقیقت کی ضرورت ہے۔ اور اس کا دار و مدار عقل سے
غور و فکر کرنے پر ہے یا روح سے علم بالمشافہ پانے پر۔ سنسکرت کے عالموں نے جب سے
ارتھ یا اندرونی مفہوم کے سمجھنے میں کوتاہی کرنی شروع کی اُنکے باہمی بحث مباحثہ میں حق
کے متعلق فیصلہ ہونا ہی بند ہو گیا۔ علمی تحقیق میں عقل سے غور و فکر کئے بغیر یا رُوح سے
بحالت مراقبہ لدنی علم حاصل کئے بغیر الفاظ پر اگر اعتبار بھروسہ کرنا بڑی بھاری غلطی
ہے۔ سچا علم محض الہامی زبان میں ہو سکتا ہے۔ کیونکہ انسان کی زبان محدود ہے اور وہ
محدود علم کی حد سے تجاوز نہیں کر سکتی۔ اور صحیح علم کا مفہوم اس کی رسائی سے باہر
ہے۔ پس اگر دل یا رُوح سے سچائی کا احساس نہ ہو۔ تو الفاظ کے اندر وہ سچائی نظر
آ ہی نہیں سکتی۔ علم حق کی اشاعت نہ ہونے سے قرآن کے الفاظ میں مفسرین کو ایسی
وہ سچائی نظر نہیں آ سکتی تھی۔ کیونکہ مفسرین کو اصل علمی اصولوں کا روحانی احساس
نہ تھا۔ لہٰذا محض عربی زبان دانی سے وہ کامیاب نہ ہو سکے تھے۔ اور نہ ہو سکتے ہیں۔
آیت ۶۷ سورۃ البقر - موسیٰ نے اپنے لوگوں کو کہا۔ کہ نفس کو ذبح کرو۔ یعنی
نفس کُشی کرو۔ نہ کہ گائے کو ذبح کرو۔ کیونکہ اس آیت کے اگلے حصے میں اس کی

شرو بید موجود ہے۔ ساتھ ہی آیت ۷۲ میں یہ مذکور ہے۔ کہ جب تم نے نفس کو قتل کیا
تو تم نے نور حاصل کیا۔ اس نفس کشی سے خدا اس نور کو نکال کر ظاہر کرتا ہے۔ جو تم
اپنے اندر پنہاں رکھتے ہو۔ قرآن کیا کا ہے اور کیا دوسرے لوگ ان سب کی حفاظت
کر لے۔ ان سے مقررہ فوائد پانے اور ان کے لیے خدا کا شکر گزار رہنے پر زور
دیتا ہے۔ یہ ہم گیان یعنی کلام الہی کا صحیح مفہوم من کو ضبط میں لانے سے ہی ہو سکتا
ہے۔ جیسا کہ اشٹاوکر رشی نے راجہ جنک کو بڑے عجیب طریق پر سمجھایا تھا۔

حمائل التفسیر مطبع عزیزی تراوڑی ضلع کرنال میں بھی اس آیت کا یہی ترجمہ کیا گیا ہے
"اور جب تم نے ایک نفس کو مارا (من کو ضبط میں کیا) پس اس (نفس کشی) میں تم نے
نور حاصل کیا اور اللہ من کو ضبط کرنے پر پوشیدہ کمالات کو ظاہر کرنے والا ہے۔"

موسیٰ اور اس کی قوم کا یہ مکالمہ درحقیقت آیت ۵۲ سے شروع ہوا تھا +

ویدک لٹریچر بائبل اور قرآن میں آغاز میں پیدا ہونے والی جماعت کو آدم یعنی آغاز والی
کہا گیا ہے + احادیث کی مدد سے قرآن کا ترجمہ کرنا بالکل غلط ہے۔ وضاحت کے
لیے دیکھو تفسیر صفحہ ۳ سے ۱۹

سورۃ البقر آیت ۱۴۲ میں کہا ہے۔
بے عقل لوگ کہیں گے کہ جس قبلے پر وہ تھے۔ اس سے کس وجہ سے منحرف ہو گئے۔
کہہ دو کہ مشرق و مغرب سب اللہ کے لیے ہے۔ وہ جسے چاہے راہ راست دکھاتا ہے
سورۃ البقر آیت نمبر ۱۱۶ - اور کیا مشرق اور کیا مغرب سب سمتیں اللہ ہی کی ہیں۔ پس
جس طرف بھی منہ کرو۔ ادھر ہی اللہ کا سامنا ہے۔ تحقیق اللہ وسعت والا اور علم والا ہے
صفحہ ۴۴ رسول تعلیم اور احادیث: - کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۵۰ پر حضرت علی سے روایت کی گئی
ہے۔ کہ رسول کے پاس استاد حضرت جبرائیل آیا اور فرمایا۔ تیری امت تیرے بعد
تھوڑے ہی عرصہ میں فتنہ میں مبتلا ہوگی۔ رسول نے فرمایا۔ یہ سب باتیں کہاں سے
پیدا ہونگی۔ جب میں قرآن شریف چھوڑ جاؤنگا۔ جواب دیا کہ قرآن شریف کے
ذریعہ گمراہ ہو کر اپنی من گھڑت تفسیر بنائیں گے اور لوگوں کو گمراہ کریں

گئے۔ واقعی جبرائیل جیسے تجربہ کار مشنری کو عربوں کی علمی کمزوریوں سے
فائدہ اٹھانے کا لگا رہنا معمولی بات تھی۔

آں حضرت کی وفات کے بعد ہر کہیں آپ کے اوصاف کا چرچا تھا۔ چونکہ آپ کے متعلقہ
حالات سنانے والے بڑے لیڈروں اور پنڈتوں میں شمار ہوتے تھے۔ اس لئے زیادہ
سے زیادہ حدیثوں کے گھڑنے میں عام علما باعث فخر سمجھتے تھے۔ یہاں تک کہ امام
بخاری کہتے ہیں۔ میں نے چھ لاکھ مختلف حدیثوں میں سے اپنی کتاب کو انتخاب کیا ہے
امام مسلم مصنف صحیح مسلم فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی کتاب کو تین لاکھ حدیثوں میں سے
منتخب کیا ہے۔

صحیح بخاری دیباچہ صفحہ ۵ پر لکھتا ہے: صحابہ کی وفات سے نفس پرستوں اور سفیہوں
کو جھوٹی احادیث کے گھڑنے کا موقع مل جاتا تھا۔

مترجم صاحب لکھتے ہیں۔ کہ من گھڑت حدیثیں بنانے کی قباحت کو روکنے کیلئے۔
حدیثوں کو لکھ لینا ضروری سمجھا گیا۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ تحریر میں لانے پر یہ مرض
کم نہیں ہوا۔ اس لئے اب بقول بعض محققین احادیث کی تعداد لاکھوں تک
پہنچ گئی۔ جانے سے اسلام کی کشتی کو محفوظ رکھنا علما کی طاقت سے باہر ہے
بلکہ خود علما کو اس امر کے ساتھ تعصب یا عجب سے کار نہیں۔ بعض پیروان اسلام تو
احادیث کے بیشتر حصے کو ہی صادق و امین سمجھتے ہیں۔ حالانکہ رسول صلعم کتاب
الٰہی قرآن کو ہی آخری سند سمجھتے تھے۔ اور احادیث کو خدا کی کتاب کا مشریک
اور کفر سمجھتے تھے۔ اس لئے رسول صاحب کے فرمان کے مطابق عالم
لوگ قرآن مجید کو قید حدیث سے آزاد سمجھیں اور سمجھاویں۔ اور حسب
فرمان رسول صاحب وید کی تفسیر احادیث کی قید سے آزاد ہونے کے نکتہ نگاہ
سے سب سے پہلی صحیح تفسیر سمجھیں؟
حدیثوں میں سب سے پہلی حدیثیں ۱۵۰ھ میں جمع ہوئی۔ لیکن سب سے پہلی تفسیر احادیث
کی قید میں ۲۰۰ھ میں ہوئی۔

تحریری احادیث کا وجود آنحضرت کی وفات کے کئی برسوں بعد آیا اور تحریری تفسیر کا کام اِس سے بھی بعد ہُوا۔ گویا تحریری تفسیر کا کام آنحضرت کی وفات کے ۲۰۰ برس بعد وجود میں آیا۔ اور اِس عرصے تک جھوٹی سچی احادیث کا ذخیرہ امام بخاری اور امام مسلم کے کہنے کے مطابق لاکھوں تک پہنچ چکا تھا۔

نوٹ:۔ سورۃ انفال کا سارا مضمون اشاعت حق یا کلام الٰہی سے مخصوص ہے اور جنگ سے قطعاً الگ ہے۔

صفحہ ۳۰ ۔ موسےٰ علمی تجسس میں لگے رہتے تھے۔ انہیں ایک مشہور عالم کا پتہ چلا کہ وہ سمادھی میں ادھیوں کا ساکھشات کرتے ہیں۔ اُن کی رہائش کا پتہ لیا تو معلوم ہُوا۔ وہ دریاؤں کے سنگم پر رہتے ہیں۔ وہ مقام اتصال پر پہنچے تو ستارے کو بھول کر ایک طرف چل دیئے۔ اِس پر وہ اپنے قدموں کے نشانوں پر اُلٹے چلے اور سنگھم ستھان پہ اِس مہاپرش سے ملے۔ موسےٰ نے اپنے تئیں شاگرد پیش کرنے کیلئے پیش کیا۔ یہ قصہ اصحاب کہف کے عمل کے سلسلے میں ہے۔ اور اصحاب کہف گپھائیں رہ کر عبادت الٰہی یا دھیان میں مگن رہنے والے لوگ تھے۔

بارہ برجوں میں سے مچھلی کی شکل والا برج حوت ہے۔ جیسے سنسکرت میں مین راشی کہتے ہیں۔

صفحہ ۳۳ سورۃ التحریم آیت ۵ ۔ مریم نے خالص برہم چریہ کو پالا۔ جس سے اِس میں علم حق کا پاک رُوح پھُونکا گیا۔ اور وہ خدا کی کلاموں اور کتابوں کی مصدق ہوئی آیت ۲ میں کہا ہے۔ کہ خدا نے اپنی قسموں یا قول کا پورا کرنا تم پر فرض ٹھہرایا ہے۔ یعنی شادی یا نکاح کے قول و قرار کا نبھانا تم پر فرض ہے۔ قسم سے مراد قول کا پورا کرنا ہے۔ "خدا کی قسم میں سچ کہتا ہوں سے مراد ہے کہ میں سچ کو ہی اختیار کرتا رہوں گا اور باطل کو رد کرتا رہوں گا اور اِس عہد اللہ کا مجھے پورا پورا خیال ہے۔"

صفحہ ۵۴ ۔ قرآن فرماتا ہے۔ نُوح نے لوگوں کو حق کی طرف لانے کی انتہائی کوشش کی۔ لوگ حق پر نہ آسکے۔ تب اِن کا الٰہی عذاب سے صفایا ہُوا۔ اِس طرح موسےٰ آئے

پہلے آئے۔ اور دوسرے رسول آئے۔ ہر ایک نے اپنے وقت میں اپنے لوگوں کو راہ راست پر لانا چاہا۔ مگر لوگوں نے اُلٹا ان کی مخالفت کی اور اذیتیں دیں۔ لہذا ان پر عذاب نازل ہوئے اور خدا نے اُن کی جگہ دوسری قوموں کو برسر اقتدار کیا۔ یعنی ایک اُصول سمجھایا گیا۔ کہ مارا ہُوا دھرم مار دیتا ہے۔

سوم۔ پچھے عالموں یا آپت پُرشوں کی تصنیفات میں متضاد بیان نہیں ہو سکتا۔ قرآن مجید خدا کی کلام کو ترمیم تنسیخ وغیرہ عوارضات سے پاک اور بے بدل مانتا ہے۔ اور آغاز عالم والے الہام کا مصدق ہے۔

قرآن کی کتنی ہی سورتوں کے شروع میں وہ ایک الفاظ الم۔ کھیعص طٰہٰ۔ طٰس۔ حٰم وغیرہ الفاظ رکھے ہیں۔ جو اس بات کا صریحاً ثبوت ہیں۔ کہ عربی قرآن میں ویدوں کی بھی تفسیر کی گئی ہے۔ گذشتہ مسلم مفسرین بوجہ دوری علم ویدوں کے ان الفاظ کے تعلق و معانی کو نہیں سمجھ سکے۔ لیکن آریہ مسلم مفسرین جو کہ وید سے تعلق رکھتے ہیں۔ وہی اس کو سمجھ سکتے ہیں۔ حصہ اول میں عالم گیر اتحاد و ضرورت الہام۔ الہام وید صفات باری تعالےٰ۔ پیدائش عالم۔ ازلیات ثلاثہ۔ آواگون برہم چریہ۔ اہنسا۔ بہشت و دوزخ۔ ثمرہ اعمال۔ طریق عبادت۔ ورن دیوستھا۔ تحقیق حق و باطل تردید گوشت خوری۔ حفاظت گائے۔ ممانعت قربانی حیوانات۔ جنسی تعلقات۔ مساوات۔ انتظام خانہ داری پردہ و کُتب۔ مقدسہ کی باہمی مطابقت روز روشن کی طرح ویدک تفسیر میں عیاں کی گئی ہے۔ حصہ دوم میں قرآن مجید کی مکمل تفسیر پیش کر کے گئی ہے جو تفسیر رسول صاحب کے اصل منشا اور الفاظ کے مصدر معنی وغیرہ کو مدنظر رکھ کر مدلل طور پر آپ صاحبان کے سامنے برائے اشاعت و پرچار حاضر ہے۔

پس اس تفسیر کے مطالعہ کرنے کے بعد بھی اگر کوئی ویدک دھرمی یا مسلم بھائی مذہبی تفریق کی حمایت کریگا۔ تو وہ وید یا قرآن سے اپنے صریح باغی ہونے کا ثبوت دیگا۔

عقل۔ دل۔ ادھم حواس کی قوتوں سے ہی ہمیں دنیوی چیزوں کا علم ملتا ہے۔ اگر ہم ذہن سے

خدا سے ملے ہوئے سچے علم کے نکتہ نگاہ سے کام لیتے ہیں۔ تو ان سے صحیح اور مفید علم اور عمل ہوتا ہے۔ ورنہ گناہ اور دکھ ہوتا ہے۔ اسلئے سورۃ المائدہ آیت چار میں کہا ہے۔ سچے علم کی رہنمائی میں اپنی جسمانی قوتوں یعنی عقل۔ دل۔ حواس سے حلال کا علم ملتا ہے۔ یہ یجروید کے پہلے منتر کے پہلے حصے کا مضمون ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ کام کرنے والی انسانی قوتوں کو ایشور کے قانون کے مطابق انتہائی نیک کاموں میں لگا کر اشیاء کو حاصل کرنا اور ان سے سکھ پانا انسان کا فرض ہے۔ اسی آیت میں قرآن کہتا ہے۔ کہ سچے علم یعنی کتاب الہی کے صحیح علم اور محنت سے حاصل کی گئی کمائی کھاؤ۔ جس سے تمہیں تسکین ملے۔ آیت ۵ میں اصل اصول یہ بتایا گیا ہے۔ کہ آج تم پر پاک غذائیں حلال کی گئی ہیں۔ اور کتاب الہی والوں کا کھانا تم پر اور تمہارا ان پر حلال ہے قرآن نے قطعی فیصلہ دے دیا ہے۔ کہ وہ کھانا جو کلام الہی وید میں الناول کو حلال ہے۔ وہی تمہیں حلال ہے۔ گویا اہل اسلام کو ویدک دھرمیوں کے مطابق کھانا چاہئے اور یہ ظاہر ہے۔ کہ وید کلام الہی گوشت کے سخت برخلاف ہے۔ اور وید گوشت شراب اور دوسری محرک چیزوں سے منع کرتا ہے۔ اور دودھ۔ دہی۔ اناج۔ شہد وغیرہ کو سادک غذا یعنی طیب یا پاک غذا بتاتا ہے۔

آنحضرت کے بعد صدیوں تک عرب کا ہند سے تعلق تجارت و رشتہ سے رہا۔ اور وید کے ودوانوں کے ذریعے یعنی ہی الہی کتابوں کے سنسکرت سے عربی میں ترجمے ہو گئے اس کے بعد حالات بدلے۔ لیکن پھر بھی اس کے بعد مختلف وقتوں میں کم و بیش احساس اتحاد کے لئے موجود رہا ہے۔ ستائیس سال پہلے دگون کے رسالہ اتحاد مذاہب عالم کے ایک اڈیٹر کے دیکھنے کا موقعہ ملا۔ اس میں بھی قرآن کی تعلیم کو وید کے مطابق دکھانے کے اشارات کئے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے بھی اس خاکی جسم کو چھوڑنے سے کچھ پہلے پیغام صلح میں وید اور قرآن کی مطابقت اور تعلق کو تسلیم اور واضح کیا تھا یعنی تمام امت انسان میں اچھا میل ملاپ ہو سکنے کے لئے ایک ہی قسم کی تعلیم جو کہ محض بے بدل اور کامل کلام الہی ہے۔ ضروری ہے۔

قرآن کی تواریخ

قرآن مجید کی ترتیب آنحضرت کے بعد صحابی جماعت نے کی اور صحابی جماعت کے لئے کافی مشکلات درپیش تھیں۔ آنحضرت کی تقریریں کوئی زبانی نہیں نوٹ ہوتی تھیں اور اس زبان میں نہ اعراب تھے۔ نہ نقاط۔ پھر آیات لکھوں بھی حدیثوں میں خلط ملط نہیں۔ باوجود ان مشکلات کے پورا احتیاط حفاظت سے قرآن کو جیوں کا تیوں ہم تک پہنچانا خلفائے اسلام کی ہمت اور اولوالعزمی کا ثبوت ہے۔ اور سپرٹ اور اصل حقیقت کے لحاظ سے موجودہ قرآن قدیم دھرم کے خلاف نہیں۔ اس لئے مسلم اور آریہ بھائی کو متفقہ طور پر ازلی ابدی ودیا یا سچائیوں کی اشاعت میں کوشاں ہونا چاہئے۔ تاکہ کل اہل عالم سچے دھرم پر چل کر سچے معنوں میں کامیاب ہو سکیں۔ صفحہ ۸۸

صفحہ ۹۷۔ حم السجدہ ۴۴ "اور اگر ہم اس کو عجمی (غیر عربی) قرآن بناتے یعنی وید کے منتروں کو پیش کرتے تو پھر یہی مطالبہ عربی دیا کہ بیان کا رہتا۔ اس لئے آپ نے اسے عربی جامہ میں پیش کیا۔"

نوٹ:۔ قرآن کا لفظ آپ نے آغاز عالم والے الہام کیلئے رکھا اور اس کی تفصیل جو عربی میں لکھی اس کو بھی قرآن نام دیا۔ لیکن عجمی (غیر عربی) اور عربی دو زبانوں ۔۔۔۔ کی نسبت سے اس کی تمیز کرا دی جیسی طرح وید کی جو تفاسیر برہمن گرنتھوں میں ہوئیں۔ اُن کو بھی ویدہی مانا اور کہا گیا۔ اسی طرح عجمی قرآن (وید) کے منتروں کو عربی جامہ پہنا کر پیش کرنے پر اسے قرآن کہنا عین موزوں تھا۔

صفحہ ۱۰۳۔ آل عمران آیت ۱۸

دین تو اللہ کی طرف سے اسلام ہی ہے یعنی اللہ کی طرف سے دین یا اللہ کا دین خالق ہے۔ یعنی جب سے خدا ہے۔ تب سے اللہ کا دین چلا آتا ہے چونکہ اللہ کا کوئی آغاز نہیں۔ اس لئے اللہ کے دین کا بھی کوئی آغاز نہیں۔

اور اہل کتاب یعنی قدیم الہام کے معتقد اگر اپنے پاس علم آنے کے بعد بھی اختلاف
رکھتے ہیں۔ تو یہ باہمی بغض و عناد و تعصب سے تھے۔ مذہبی تقسیم کا سناتن
دھرم یعنی ازلی ابدی دھرم سے کوئی تعلق نہیں۔

سورت المائدہ آیت ۳

تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کیا یعنی سناتن دھرم یعنی ازلی ابدی خدائی ویدک
دھرم کو پسند کیا۔ دیگر انسانی مذاہب بھی تھے۔ لیکن آنحضرت نے ازلی ابدی دین
الٰہی کو ہی پسند کیا۔

سورۃ النسا۔ آیت ۲۶

اللہ کو یہی منظور ہوا۔ کہ تمہیں تمہارے گذشتہ لوگوں یعنی آدیہ ویدک دھرمی نیک
لوگوں کے طریقے کھول کھول کر سنائے۔ اور تمہیں انہی طریقوں پر چلائے۔ مطلب یہ
کہ آنحضرت نے کوئی نیا مذہب نہیں چلایا۔ بلکہ وہ زمانہ ماضی کے قدیم دھرم
اور طریقوں پر اہل عرب کو لے جانا چاہتے تھے۔ یعنی ان کا اصول رشی دیانند
کی طرح یہی تھا۔ کہ ویدوں کی طرف واپس چلو

حصہ دوم صفحہ ۸۰

انسانی روح فطرتی طور پر تمام صفات الٰہی سے محروم ہے۔ لیکن اس میں یہ صلاحیت
ہے۔ کہ وہ صحبت کے اثر کو قبول کرتی ہے۔ مادی اشیا کے تعلق سے اس میں جہالت
یا جڑپنا آتا ہے۔ اور ایشور کی طرف رجوع کرنے سے یعنی اس کے احکام وید کے مطابق
ایشور کی تابعداری کرنے سے علم وغیرہ اعلےٰ اوصاف آتے ہیں۔

صفحہ ۹۳ سورۃ آل عمران آیت ۶

قرآن میں جو محکم یا سچے علمی اصولوں کو بیان کرنے والی آیتیں ہیں۔ وہ ام الکتاب وید
کی ہیں۔ چونکہ عہد الٰہی ایک مستقل علمی اصول ہے۔ اس لئے یہ عہد بھی ہونا لازمی
ہے۔ جو مستقل کتاب وید میں مذکور ہے۔ یعنی یجروید ادھیائے ۱۔ منتر ۵ میں بیان
شدہ عہد یعنی اے تمام عہدوں یعنی برتوں کے مالک یا پورا کرنے والے میں عہد و ادا ان

کرتا ہوں۔ کہ میں جھوٹ کو ترک کر کے حق کو قبول کرتا رہوں گا۔

نیفان الہی۔ آیت ۲۸

ہم پہلے مرے تھے۔ اور خدا نے ہمیں اس موت کے بعد پیدا کیا ہے۔ وہ ہمیں پھر مارے گا اور پھر زندہ کرے گا۔

تم اُنھوں سے کس طرح انکار کر سکتے ہو۔ جو تمہیں نجات کے حاصل ہونے تک زندہ کرتا و مارتا رہتا ہے۔ اس میں مسئلہ آواگون کی صداقت پہ مہر کر دی گئی ہے۔

قرآن کی طرح بائبل میں بھی عہد الست اور دوسرے عہدوں کا ذکر ہے۔

صفحہ ۹۰۔ شرف انسانی آیت ۳۰ – ۳۱ – ۳۲ آگے ۲۲ سے

(۲) شرف انسانی کی وجہ محض یہ بتائی گئی ہے۔ کہ محض انسان ہی خدا سے کتاب الہی کا علم حاصل کر سکتا ہے۔

(۳) فرشتے یا دیوتا نام تمام مخلوق اشیا کا ہے۔ کیا جاندار اور کیا بے جان

(۴) آدم آغاز عالم کے رشیوں یا در اول پیدا شدہ جملہ انسانوں کا نام ہے۔

(۵) کل نام سکھانے کا مطلب یہ ہے۔ کہ کامل علم کے اظہار کرنے والے مکمل شبدگیان کو پرماتما نے آغاز عالم کے رشیوں کو دیا۔

(۶) خلیفہ سے مراد انسان کی ہستی ہے۔ جو مخلوقات میں خدا سے دوسرے درجہ پر فضیلت رکھتی ہے۔ خلافت سے مراد شرف ہے۔

(۷) کل مخلوقات علت اور معلول ہر دو صورتوں میں اپنی روشن صفات کی وجہ سے فرشتہ یا دیوتا کہلاتی ہے۔

(۸) اور یہ فرشتے یا دیوتے خدا کی تسبیح و تقدیس کرتے ہیں۔ یعنی ہر شے پر غور کرنے سے خدا کی صنعت کاملہ و حکمت بالغہ کا ثبوت ملتا ہے

(۱۰) بغیر تیرے سکھائے ہم کو کوئی علم نہیں آ سکتا۔ یعنی آغاز عالم میں خدا سے الہامی علم بجز انسانوں میں علم کا سلسلہ چلنا ناممکن ہے۔

(۱۱) انسان کو جو شرف حاصل ہے۔ اس کی وجہ محض علم الہی ہے۔ اگر انسان کو بھی

حیوانوں کی طرح علم الٰہی ملتا - تو انسان حیوانوں اور دوسری مخلوق اشیا سے افضل نہ ہوتا
ہیچ ہے - "علم میں طاقت ہے"

صفحہ ۹۲ - جن سے مراد شیطان ہے - نیکی کی قوتوں کو تحریک کرنے والے ملائکہ
یعنی فرشتے یا نیک لوگ ہیں اور بدی کی قوتوں کو جن یعنی شیطان لوگ
حرکت دیتے ہیں -

صفحہ ۹۴ - فرشتہ انسان کے علاوہ دیگر مخلوق اشیا کو کہا جاتا ہے -

صفحہ ۹۵ - سورۃ الرحمٰن میں قرآن فرماتا ہے - کہ خدا نے انسان کو پیدا کر کے ہی
یعنی قرآن یعنی وید کا علم دیا - اور دوسروں تک پہنچانے کیلئے شبد گیان یعنی علم ویدک
الفاظ یا علم زبان دیا یا الفاظ وغیرہ ویدک گیان انسان کی پیدائش اول سے قدیم ہی
ہے - یادہ اسلام یعنی ازلی ابدی یا سناتن ہی کہا ہے

حصہ دوم صفحہ ۱۲۹

جس طرح رشی دیانند کے آنے سے پہلے وید اور ماسٹر ٹالکٹن کے آنے سے پہلے قرآن
خواہ ہی انتی کو ناقابل مفسرین کی مہربانیوں سے دونوں مقدس کتابیں غلط فہمی کی شکار
ہو گئی ہیں - بائبل بھی ناقابل مترجموں کے طفیل غلط فہمیوں کے شکار سے نہیں بچ
سکی - بائبل کسی عیسائی یا مسیح کی تصنیف نہیں - بلکہ یہ محض قدیم تصنیفات
کا مجموعہ ہے - اور ترجمہ در ترجمہ ہونے سے کئی قسم کے کچھ کے بیانات کا مجموعہ بن گیا
ہے - سنسکرت سے عبرانی - عبرانی سے لاطینی - لاطینی سے مصری - یونانی - انگریزی
میں ترجمہ در ترجمہ اور وہ بھی بے علمی اور جہالت کے زمانہ میں ہونے سے موجودہ
بائبل کی صورت میں آگئی ہے -

صفحہ ۱۳۱ - رسول کا دعوٰے یہ ہے - کہ میں محض حق کو پہنچاتا ہوں - اور حق ہر زمانہ
میں یکساں ہے - قرآن فرماتا ہے - دین یعنی دھرم اللہ کا ہے -
رسول کا فرمان حکم الٰہی (وید) یا وید کے مطابق ہونے پر ہی مانا جاتا ہے -
آنحضرت خود فرماتے ہیں - کہ خدا جیسے علم حکمت اور نبوت دے - اس بشر کے لئے

شایاں نہیں۔ کہ خدا کی بجائے لوگوں کو اپنا پیرو کہیئے۔ اور لفظ اسلام عالمگیر مذہب و فطرتی
یا دینِ الٰہی کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ اِسی اصول کے کمال کی وجہ سے محمد صاحب
کے تبلیغی مشن نے انہیں خاتم النبیین بنایا ہے۔ اُن کے خاتم النبیین ہونے کی وجہ سے
اسلام کو کامل ترین مانا گیا۔

صفحہ ۱۷۷۔ بائبل کی کل کتابیں نہ یہودیوں کی تصنیفات ہیں نہ نصرانیوں کی نہ کسی عیسائی
پادری اور مسیح کی۔ بلکہ
یہ کل آریوں کی تصنیفات تھیں اور سنسکرت میں تھیں۔ جس طرح سکھوں کے ایک
گرو صاحب نے ایک وقت میں سب بھگتوں کے نوشتے جمع کر کے گرنتھ صاحب تیار
کیا۔ اسی طرح یہ کل کتب تبت میں اکٹھی کی گئیں۔ سنسکرت سے عبرانی۔ عبرانی سے یونانی
مصری انگریزی وغیرہ ترجمہ در ترجمہ ہوتے گئے۔ عدم علم اور ناواقفیت مترجموں
کی بدولت اُن کی اصلی حالت بدل گئی ہے۔ لیکن یہ تحقیق ہو چکی اور ثابت شدہ ہے۔
کہ بائبل اصلی مضمون کا تعلق آغازِ عالم کے وقت سے الہام وید کو دکھلاتا ہے۔

صفحہ ۱۷۷۔ بائبل میں بھی کہیں آغازِ عالم کے الہام کا ہی اقبال ہے۔ یوحنا کی انجیل
کے سب سے پہلے الفاظ ہیں۔ ابتدا میں کلام تھا۔ اور وہ کلام خدا کے ساتھ تھا
کلام ہی خدا تھا۔ یعنی خدا علم بالذات تھا۔"

صفحہ ۱۷۸۔ بائبل یسعیاہ باب ۱

تمہارے ذبیحوں کی کثرت سے مجھے کیا کام۔ میں مینڈھوں کی سوختنی قربانیوں سے
اور فربہ بچھڑوں کی چربی سے سیر یعنی بیزار یا تنگ ہوں اور بیلوں۔ بچھڑوں اور
بکروں کا لہو نہیں چاہتا۔ جب تم اپنے تئیں میرے حضور آ کے دکھاتے ہو۔ تو کون
تم سے یہ چاہتا ہے۔ کہ میری بارگاہوں کو روندو۔ اب آگے کو جھوٹے ہدیے مت لاؤ
.... جب تم اپنے ہاتھ پھیلاؤ گے۔ تو میں تم سے چشم پوشی کروں گا اور جب
تم دعا پر دعا مانگو گے۔ تو میں نہ سنوں گا۔ تمہارے ہاتھ تو خون سے بھرے ہوئے
ہیں۔

سورۃ الحج آیت ۳۲ - دلی تقوے یعنی پرہیزگاری یا عبادت یا بھگتی یہی ہے۔ کہ
خدا کی نشانیوں یعنی بے زبان جانوروں کی تعظیم اور عزت یعنی پوری پوری حفاظت کی جاوے
آگے آیت ۳۷ میں کہا ہے۔ کہ خدا کو ہرگز اُن کا گوشت نہیں پہنچتا ہے۔ اور نہ اُن کے
خون بلکہ اس تک پہنچنے والی تمہاری (خون اور گوشت سے) پرہیزگاری ہے۔ خدا نے
یوں انکو تمہارے مطیع کر رکھا ہے۔ کہ اس نے جو تمہیں ہدایت دی ہے۔ اس کے
مطابق تم اس کی بڑائی کا ذکر کرو۔ اور نیک عملوں کو خوش آمدید کرو۔ نہ کہ ناشکور یا ظالم
بُرے فعلوں کو قبول کرو ورنہ تو صاحب سورت ٹھیک کہتے ہیں کہ بدبخت ایمان یعنی
ذبح کرنیوالا ایماندار نہیں کہا جا سکتا

صفحہ ۱۵۷ - کیا رسول اور کیا دوسرے لوگ سب کے لئے قرآن میں اُمی کا لفظ اہل کتاب
وید کے تعلق ہی سے آیا ہے۔ اور بے علم وحشیوں کا نام اُمی ہے۔ چنانچہ حضرت محمد
صاحب اُمی تھے۔

صفحہ ۱۶۵ - روح القدس سے مراد سب نیک پاک روحیں ہیں۔

صفحہ ۱۸۰ - ۱۸۵ - ہدایت یا علم صحیح معنوں میں محض وہی ہے جو خدا سے آغاز
عالم میں صحیح اور غیر مبدل علم مل چکا ہے۔ اہل مذاہب میں سے ہر ایک اپنے
مذہب کو ہی سچا کہتا ہے۔ تو اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر ایک کنوئیں کے مینڈک کی
طرح اپنے خیالات و احساسات کے دائرے میں گھر رہا ہے۔ کامل آفتاب
علم الٰہی یعنی وید کی طرف رجوع کرے۔ تو سب کا چوند ہو جاوے۔ اور تکبر و غرور
اس کا ٹوٹ جاوے

بے علم کر دیتے ہیں۔ کہ خدا کیلئے ہم سے کلام کرنا یا ہم کو ہدایت دینا ضروری ہے
لیکن قرآن کہتا ہے۔ "جن لوگوں کو وید کی صداقت پر یقین ہے۔ وہ جانتے
ہیں کہ خدا سے انسانوں کو سچا علم مل چکا ہوا ہے"۔ اس لئے خدا کا اوتار
دھارن کرنا غلط ہے۔

صفحہ ۱۱۶ آیت ۵۷ - موسےٰ اور اس کی قوم اور گوشت خوری کی تردید

قاعدہ ہے۔ کہ جیسی خوراک کھائی جاتی ہے۔ ویسا ہی من بنتا ہے۔ اس لئے نفسانی شیطان کو قابو کرنے کیلئے طیب چیزوں کے کھانے کی ہدایت ہے۔ سنسکرت میں طیب کیلئے ساتوک یا بھکشیہ اشیا کا لفظ معہ دنیت سے عائد ہوتا ہے۔ من اور سلوے کو بطور نمونہ خوراک پیش کر کے قرآن اس اصول کی مزید توضیح کرتا ہے۔

اور آیت کے آخری حصے میں اہنسا یا ترک گوشت خوری کی ہدایت دیتا ہے۔ کہ اگر اَن پھل کو چھوڑ کر جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے۔ تو اس سے خدا کا نقصان نہیں۔ وہ تو ہمہ دنیا سے بے نیاز ہے۔ ہاں گوشت خور اپنا کام بگاڑتا اور شیطانی اوصاف کا تیلا بنتا ہے۔ چونکہ من اور سلوے سے پہلے بادل کا ذکر ہے۔ اس لئے سب سے زیادہ وزن دار مفہوم یہ ہے۔ کہ بارش سے قابل خوردنی من اور سلوے پیدا ہوا یا بھوک کو دور کرنے والا ان لبھ میں ایک سی چیز سے دل اچاٹ ہونے کا ذکر اور سبزی ترکاری کی دعا مانگے

وید اور قرآن جلد دوم

صفحہ ۲۷۳ - قرآن میں کہیں ہدایت نہیں۔ کہ حیوان کو ذبح کرنے پر خدا کا نام لو یا خدا کا نام لینے سے ذبیحہ یا مردہ جو شرعاً حرام ہے۔ حلال ہو جاتا ہے یا اسکی تاثیر بدل جاتی

صفحہ ۲۷۴ - سورہ المائدہ۔ رکوع آیت ۵

جو کچھ قدیم کتاب والوں یعنی ویدک دھرمی کے لئے حلال ہے وہی مسلمانوں کیلئے حلال ہے یعنی آریوں کی طرح مسلمانوں کے لئے محض ان پھل اور دودھ حلال ہے۔ اور اہنسا ان کے لئے پرم دھرم ہے۔ جیسا کہ حافظ شاعر فرماتے ہیں۔ کہ

مباش در پے آزار و ہر چہ خواہی کن

کہ در شریعت ما غیر ازیں گناہ نیست

اور قرآن ایسے نیک مسلمانوں کو ویدک دھرمیوں سے ناطہ رشتہ کی اجازت دیتا ہے واقعی اگر گوشت خوری کی بدعت حائل نہ ہوتی۔ تو آریہ (ہندوؤں) اور مسلمانوں کا کھانا پینا بالکل ایک ہوتا۔

کتاب پیدائش باب ۱۔ آیت ۲۹

خدا نے کہا۔ دیکھو میں ہر ایک بیج دار نباتات کو جو تمام رُوئے زمین پر ہیں اور ہر ایک درخت کو جس میں بیج دار پھل ہوں۔ دیتا ہوں۔ یہ تمہیں کھانے کے واسطے ہوگا"

نہ صرف انسانوں کے لئے دیگر جانداروں کے لئے بھی قانون الٰہی کے مطابق نباتات ہی کھانے کیلئے ہیں۔ جیسا کہ آگے ذکر ہے۔

"اور زمین کے سب چرندوں اور آسمان کے سب پرندوں کو اور سب کو جو زمین پر رینگتے ہیں۔ جن میں زندگی کا دم ہے۔ سب طرح کی سبزی ان کے کھانے کے لئے دیتا ہوں +

موسوی شریعت کے صفحہ دس احکام میں سے ایک حکم یہ ہے "خون مت کر" یہ کہیں نہیں۔ کہ خدا کی قربانی کیلئے خون کرنا حلال ہے۔ مسیح کے الفاظ یہ ہیں "تو گوشت نہ کھاوے۔ اور شراب نہ پیئے۔

زبور ۵۰ میں ہے "میں تیرے گھر کا بیل نہ لونگا۔ نہ باڑے کا بکرا۔ کہ جنگل کے سب جاندار میرے ہیں۔ میں پہاڑ کے سارے پرندوں سے آگاہ ہوں۔ اور دشتی چرند میرے ہیں۔ اگر میں بھوکا ہوتا۔ تو تجھ سے نہ کہتا۔ کیونکہ جگت اور جو کچھ اس میں ہے۔ سو میرا ہے"۔

ایسا ہی خدا فرماتا ہے۔ میں جانداروں کو جانتا ہوں۔ وہ سب میرے ہیں۔ انسان کون ہے۔ جو مجھے ان جانوروں کو دیوے۔

دوسری جگہ زبور میں سوال کیا گیا ہے۔ کہ کیا میں گوشت کھاتا ہوں یا لہو پیتا ہوں"

پس توریت۔ زبور۔ انجیل کے رُو سے جانوروں کی نیاز خدا کے حکم کے خلاف اور غیر ضروری ہے

صفحہ ۳۰۱۔ سورۃ الحج رکوع ۵۔ آیت ۸۔

جب تک خانہ داروں کے پاس گائے وغیرہ ہیں۔ وہ ان سے فوائد حاصل کریں۔ اس کے بعد دارالامان میں بھیج دیویں۔ جہاں وہ امن اور آزادی سے رہیں

صفحہ ۳۰۱ رکوع ۵۔ آیت ۷ اور جو اللہ کی نشانیوں کی عزت کریگا یعنی رکھشا کریگا۔ اس کا عمل اس کے دلی تقوے یعنی پرہیزگاری کا ثبوت ہوگا

عیسٰی کون تھے

سورۃ المائدہ - آیت ۷۵ - ۷۶ - مریم کے بیٹے مسیح محض ایک رسول تھے۔ اُن سے پہلے بہت رسول ہو چکے۔ اُن کی ماں بھی خدا کی بندی تھی۔

بائبل۔ قرآن۔ گرنتھ صاحب اور ستیارتھ پرکاش کے فقرہ حق کے پڑھنے سے ہمیں پتہ چلتا ہے۔ کہ یہ سب کی سب مقدس کتب رشیوں نبیوں نے اس لئے بنائی ہیں۔ کہ ہم الہامی بانی یعنی گوربانی یا کلام الٰہی وید کو ہی مقدم طور پر پڑھیں اور پڑھائیں۔ اور اس کے مطابق عمل کریں اور کرائیں۔ رشیوں اور نبیوں کے قولوں میں متضاد بیان نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی وید ورودھ متضاد بیان کسی کتاب میں ہے۔ تو وہ حسب فرمان ستیارتھ پرکاش اور قرآن مقدس ضرور ملاوٹی ہے۔ اور قابل ترک ہے۔ اب حسب فرمان کتب مقدسہ بالا آریہ مسلم خالصہ ویدوں اور خدا پرست عیسائی صاحبان کو چاہیے۔ کہ ہر ایک دھرم ستھان میں اور ہر ایک عدالت میں وید کلام الٰہی کو جو کہ دراصل پرماتما کے قوانین کی کتاب مقدسہ ہے۔ وہی درجہ دیں۔ جس درجہ کی کہ وہ حسب فرمان رشیوں اور نبیوں کے مستحق ہے۔

سورۃ المائدہ آیت ۷۵، ۷۶ میں قرآن فرماتا ہے۔ کہ مریم کے بیٹے مسیح محض ایک رسول تھے۔ لیکن اِن لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے عالموں مشائخوں اور مریم کے بیٹے مسیح کو اللہ بنا کھڑا کیا ہے۔ حالانکہ حکم انہیں ایک ہی واحد معبود کی عبادت کا تھا۔ جو اِن کے شرک سے پاک اور سمیع اور علیم ہے۔

سورۃ آل عمران آیت ۷۹

کوئی بھی رسول تم کو نہیں کہیگا۔ کہ فرشتوں اور نبی پیغمبروں کو خدا مان لو۔

سورۃ التوبہ آیت ۳۴ - درباره خود غرض علما کی مذمت قرآن فرماتا ہے کہ اکثر عالم اور مشائخ لوگوں کے مال ناحق اڑا کر کھاتے اور راہ خدا سے روکتے ہیں۔ اس لئے ہم تمام خالصہ آریہ مسلم ویدوں کا فرض ہے۔ کہ ہم متفقہ طور سے کلام الٰہی کی پیروی میں علمی جہاد کر کے کفر اور اوہام باطلہ کو دور کریں۔ اور متفقہ طور پر کام کرنے سے یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ کیونکہ

"وہ کون سا عقدہ ہے جو وا ہو نہیں سکتا — ہمت کرے انسان تو کیا ہو نہیں سکتا"

مشکلے نیست کہ آسان نہ شود — مرد باید کہ ہراساں نہ شود

اور سنو

آپس کی تکرار مٹاؤ — پھوٹ کے کل آثار مٹاؤ

عالم سے آزار ہٹاؤ — نفرت جھوٹ و دویش میں اڑاؤ

قرآن کی ویدک تفسیر پڑھاؤ — اور اللہ کا پیغام سناؤ

ہندو مسلم سکھ عیسائی — ہم سب ہیں بھائی بھائی

ہم سبکا ایک ہی منشا ہے — کلام الہی کلام الہی

وہ دن نہایت ہی مبارک تھا جب کہ رشی رسول صلعم حضرت محمد آنجہانی نے بھارت ورش کا تعلق عرب سے جوڑا تھا۔ اور جن کے پرچار مبارک کے تاثرات سے خلیفہ مامون رشید کے زمانہ تک عرب میں سنسکرت کتب وید وغیرہ کا عربی میں رفاہ عامہ کیلئے ترجمہ ہوا۔ اور وہ دن نہایت ہی منحوس تھا جب کہ بھارت واسیوں نے بھارت سے الگ اپنا دھرم سمجھا اور اس طرح اپنی ویدک تہذیب کے پرچار کا دروازہ اہل عرب اور دیگر ملکوں پر بند کر دیا۔ اور اپنے فرض منصبی کی لاپرواہی اور خود غرضی سے اپنے ملک اور اہل عرب وغیرہ کو توہمات باطلہ کے تاریک گڑھے میں ایسے گرایا۔ کہ حالات حاضرہ نے میں کافی دقت پیدا کر دی ہے۔ کاش! کہ دیگر مہذب ممالک کی طرح مسلم علما بھی اپنی اور رفاہ عامہ کی بہتری کیلئے سنسکرت اور ویدوں کی طرف متوجہ ہوں۔ تاکہ قرآن کی صحیح سپرٹ کو سمجھ سکیں۔ قرآن اور ویدوں کا اور سنسکرت لٹریچر کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ وید کلام الہی سے دور رہنا گویا قرآن مقدس بائبل اور گورو گرنتھ صاحب کے احکام مقدسہ سے بغاوت کرنا ہے۔ کیونکہ وہ سب صحیفے پکار پکار کر کہہ رہے ہیں۔ کہ محض وید ہی کلام اللہ ہے۔ اور مکمل ہے۔

Wrong Solutions produce wrong and harmful results & right solutions produce right and useful results

چونکہ صرف قرآن کا تعلق ویدوں سے ہے۔ اس لئے ویدوں کی طرف رجوع کرنے والے
آریہ مسلم علماء ہی قرآن کی صحیح تفسیر پیش کر سکتے ہیں۔ دوسرے اصحاب نہیں کر سکتے
یہ غلط تفاسیر اور ان کی متضاد احادیث ہی تو تھیں جنہوں نے قرآن کو اختلافات
اور فتنہ و فساد کا موجب ٹھہرایا۔ اور علمائے یورپ نے قرآن اور آنحضرت کے برخلاف
وہ وہ نوٹ لکھے کہ خدا کی پناہ۔

سورہ آلم آیت ۳۷۔ خدا کو نہ تو ان کے گوشت ہی پہنچتے ہیں۔ اور نہ ان کے خون
بلکہ خدا کو اس تک پہنچنے والی تمہاری (گوشت اور خون سے) پرہیزگاری منظور ہے۔
صفحہ ۵۰۴۔ یوحنا کی انجیل آیت ۱۴ میں مسیح کو کلمۃ اللہ کہا گیا ہے۔ اور ہر شخص جو
ازلی ابدی علم وید کیلئے وقف ہو۔ کلمۃ اللہ کہلا سکتا ہے۔
یوحنا کا نام پہلی کتاب میں جان یعنی گیان یا وید کی مہما گانے والی کتاب کہا گیا ہے۔
چونکہ خدا کو کہا ہی علم مجسم جاتا ہے۔ اس لئے یوحنا کی انجیل کا یہ کہنا بھی صحیح ہے۔ کہ کلام
ہی خدا تھا۔

صفحہ ۵۰۱۔ عیسیٰ مسیح دھرم کی ویدک [illegible]

مریم نامی بال برہمچارنی ویدی (عالمہ خاتون) سے قابل ترین شاگرد ہوئے اور یوحنا جیسی
طریقہ کے مطابق دینی تعلق سے یہ برہمچارنی مریم کے روحانی بیٹے تھے۔ جنہوں نے الہامی کلام
کی حفاظت میں اپنے تئیں قربان کر دیا۔ آنحضرت نے آیت نمبر ۳۴ بنی عمران کی عورت سے
دھرم اپدیشکہ مریم کو بیان کیا ہے۔ وہ محبت الہی کی محبت میں سرشار تھی۔ اس نے عہد کیا۔ کہ
میں اپنا بیٹا دین کیلئے وقف کروں گی۔ مگر جب بجائے بیٹے کے بیٹی مریم پیدا ہوئی۔ تو اسکو
کچھ پچھتاوا پیدا ہوئی۔ کہ لڑکے کو تو دینی خدمت زیب دے سکتی تھی۔ لڑکی کیا کرے گی۔
مگر آیت ۳۵ میں قرآن کہتا ہے۔ کہ خدا جانتا تھا۔ کہ اس نے کیسی ہستی کو جنم دیا ہے۔

ایسی کہ لڑکا دیا نہیں ہو سکتا - نیز اُس عورت نے اُس کا نام مریم رکھا اور دعا کی کہ یا خدایا
یہ اور اسکی نسل تمام برائیوں سے پاک اور ایک خدا کی پرستار و تابعدار رہے - اگلی آیتوں میں مریم
کی پرورش اور قابلیت کی ترقی اور ذکریا نبی کی کفالت میں دیا جانے کا ذکر ہے - آیت ۳۷ تا
۴۳ میں مریم کی صفات بیان کی ہیں کہ وہ بوجہ اپنی اعلیٰ صفات کے برگزیدہ تھی - پاک طینت تھی
یعنی وقت کی قابل تعریف عورت - اپنے خدا کی فرمانبردار اور عبادت و رکوع و سجود کی پابند تھی -
آیت ۴۵ میں آنحضرت نے واضح کیا ہے کہ ہم نے اس غیبی حقیقت کو وحی کے ذریعہ منکشف
پایا اور لکھ دیا ہے - اور وحی محض نفس کی صفائی کا نام ہے - دھرم پریم میں جہاں مریم اور
اسکی والدہ کی نظیر آنحضرت نے دی - وہاں مریم کے گورو زکریا کو بھی دھرم کا پیدا پریمی کہا
وہ تمام علما سے بڑھ کر قابل ہونے کی وجہ سے مریم کا کفیل بنا اور مریم کے متعلق اسکے
دل پر یہ اثر تھا - کہ وہ خاص اعلیٰ صفات کی وجہ سے برگزیدہ اور ایک منتخب ہستی ہے
اور وہ بالخصوص سرمایہ اُسے شوق سے لئے علمی مضامین پر دسترس حاصل کرتے پایا - اور اُسے
یقین ہو گیا - کہ یہ کوئی خاص سنسکاری جیو ہے - اور اسی لئے اسے خدا کی عنایت سے اس قدر
جلد علمی ترقی اور دینی عظمت مل رہی ہے -

نوٹ :- صالح سے مراد اعلیٰ درجے والے نیک عمل لوگ ہیں یعنی جن کے عمل صحیح علم پر
مبنی اور احکام الٰہی کے مطابق ہوں۔

زکریا

زکریا مریم کا گورو تھا - تین تین دن مون برت رکھتا - کسی سے کلام نہ کرتا - باریک مضامین
پر غور کرتا - خدا کی یاد کثرت سے کرتا اور صبح شام باقاعدہ سندھیا دیگیہ کرتا تھا -
محراب لفظ جو آیت ۳۷ میں ہے - اس کے لغوی معنی ہیں سکول میں تیار کیا گیا - ویدک طریق
تعلیم کے مطابق بالکوں کو برہمچریہ آشرم میں تعلیم دے کر دنیا میں علم حق کی حفاظت کے
لئے تیار کیا جاتا ہے - محراب کے معنی سنسکرت میں برہمچاری کے بھی ہیں - گورو کل سے وداع
ہونے پر برہمچاری ہر لحاظ سے بڑا ہو چکتا ہے - قرآن میں یہاں علمی ماں کے حمل سے دوبارہ
زندگی حاصل کیا ہوا نوجوان شاگرد مراد ہے -

یہ امر کہ وہ مہاسے ہدایت دیتا تھا۔ محض یہ معنی رکھتا ہے۔ کہ اس نے ویدک تعلیم کو
ختم کرتے ہی تبلیغی کام شروع کر دیا۔ شادی نہیں کرائی۔ ٹھیک جس طرح موجودہ
زمانے میں رشی دیانند نے ایشور اور اس کے سچے علم کی دلی لگن کے باعث دنیوی سامانوں
کو ہیچ سمجھتے ہوئے شادی کرانے کا خیال ترک کیا اور تعلیم کے بعد ہی سنیاس لے لیا
سوامی شنکر آچاریہ نے بھی عین جوانی سے ہی تبلیغی سرگرمیوں میں اپنی طاقتوں کو لگانا
شروع کر دیا۔ اسی طرح مسیح نے عمل کیا۔ اور مہد یعنی برہمچریہ سے ہی سچے دھرم کی اشاعت
کا کام کرنے لگ گیا۔

دوسرا لفظ اس آیت میں کہل کا قابل غور ہے۔ یہ لفظ عمر کی اس حالت کو ظاہر کرتا ہے جس
میں سفید بال آنے لگیں اور یہ جوانی کے بعد کی حالت ہے۔ مطلب یہ کہ جوانی یا بڑی
عمر میں بھی دھرم کا ہی آپ نے پرچار کیا۔ مسیح کو قرآن صالحین میں سے بتاتا ہے۔
قرآن میں صالح علم اور دھرم کی اشاعت کرنے والے برہمنوں اور سنیاسیوں کو ہی کہا
گیا ہے۔ مسیح کو بہت زمین کا پیمائش کرنے والا کہتے ہیں۔ اور مشہور ہے۔ کہ مسیح نے بہت
ملکوں کی سیاحت کی۔ ویدک دھرمی لوگ تمام مبلغین کو سنیاسی داتقی کہتے ہیں۔ اور
ان کا کام بھی یہ ہے۔ کہ کسی ایک جگہ پر مقیم نہ رہیں۔ بلکہ ہر روز نئے سے نئے مقام پر پہنچ کر
عوام الناس کو اپنی قابلیت اور تجربہ سے مستفیض کریں۔ ان کے اس طرح سفر کرتے
رہنے سے تحقیق کا تو عام مفہوم ہی مسافر ہو گیا ہے۔ یا ابن السبیل جیسے لفظ صاف طور
پر التیش کے ویدک لفظ کا جانشین ہو رہا ہے۔ مریم کا نرمدہ سے سمجھے بغیر
جو پیدا ہوتا ہے۔ وہ بھی سوائے علمی نوجوان کے کچھ معنی نہیں رکھتا۔ پھر آیت ۴۸ میں
اسے کتاب اور حکمت اور توریت اور انجیل کا ماہر بتایا ہے۔ یہاں کتاب اور
حکمت سے مراد وید اور اس کا علم ہے۔ کیونکہ توریت اور انجیل جو مسلمہ طور پر
سمرتیاں ہیں۔ ان سے اول مذکور لفظ الکتاب کا وید پر عائد ہونا لازمی ہے۔
پھر عیسے مسیح کو بنی اسرائیل (آریہ سنتان) کے لیے نبی یا رشی کہا ہے۔ اور وہ
کہتا ہے۔ میں خدا کی ہدایت یا خدا کا علم (وید) تمہیں پہنچاتا ہوں۔ الغرض اس خدائی

علم کے کمال کا نتیجہ یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ جو لوگ محض مٹی کے کھلونے کی شکل یعنی جاہل مطلق یا جڑ بدھی ہوں۔ اُن میں وہ روح پھونک جاتی ہے۔ کہ وہ بیج نرخ کے اڑنے والے پرندے بن جاتے ہیں۔ یعنی بڑی ترقی کے میدان میں طبع آزمائیاں کرنے لگتے ہیں۔ ایسے ہی وہ کوڑھیوں اور اندھوں کو شفا دینے اور مردوں کو زندہ کرنے کا جو دعوے کرتے ہیں۔ وہ بھی صریحاً جہالت اور اندرونی کمزوریوں اور بڑی سی بڑی ناپاکیوں کو وعظ سے دور کرنے کا ہی مطلب ہے

اور پنجابی میں یہ ایک ضرب المثل ہے۔ کہ سُن سُن اندھے پاویں راہ"

یعنی اندھا لوگوں سے سُن سُن کر ہی رستہ جان لیتا ہے یا

بے علم جاہل لوگ بھی وعظ حق کو سُن کر دھرم کا راستہ معلوم کر سکتے ہیں۔ مذہبی لٹریچر میں کوڑھی وغیرہ کے الفاظ بڑے گناہ گاروں کیلئے آتے ہیں۔ اور سچے مذہبی مصلح جو عوام الناس کی اُن خرابیوں کو دُور کرتے اور انہیں بھلا چنگا بنا دیتے ہیں۔ اِن کے مسیحا ہیں۔

سورۃ حم السجدہ آیت ۴۴ میں کلام الٰہی کو ہدایت اور شفا کہا ہے۔ یا یوں کہو کہ کلام الٰہی کی سچی ہدایت سے ہی انسان کی اندرونی بیماریاں دور ہوتی ہیں سورۃ یونس آیت ۵۷ میں بھی اس اصول کو واضح کیا ہے۔ کہ کلام الٰہی انسانوں کے دلوں میں جو بیماریاں گھر کر چکی ہیں۔ اُن کو خدا کی رحمت ہونے پر اپنی ہدایت کے ذریعہ شفا دیتی ہے۔

مسیح سے بُرا سلوک ہوا۔ حتے کہ جن حواریوں پر اس کا اعتبار تھا۔ انہوں نے چالا کی اور حکمت کر کے اُس کو دغا دیا۔ مگر خدا کی مہربانی سے مسیح کا فروتنی دستبر دسے محفوظ رہا آیت نمبر ۵۵ میں کہا ہے۔ کہ خدا نے مسیح کو وفات دے کر نجات عطا کی۔ اور جنہوں نے اُس کی سچائیوں کو قبول کیا۔ اُنہیں دوسروں سے فوقیت دی۔ کیونکہ آخری ملجا و ماوا وہی ذات پاک ہے۔ اور وہی سارے جھگڑے نپٹانے والا ہے۔ یعنی اُس کے سچے علم وید پر جب انسان آتے ہیں۔ اِن کے اختلافات دُور ہو جاتے ہیں۔

پھر آیت ۵۶ و ۵۷ میں کہا ہے۔ کہ کافروں کو دنیا میں بھی دکھ اور آخرت میں بھی عذاب شدید۔ کوئی ان کا یار و مددگار نہیں ہوتا۔ کیونکہ دنیوی دولت و رشتے تو ساتھ جاتے ہی نہیں۔ محض خدائی دھرم موت کے بعد ساتھ دیتا ہے۔ مگر وہ کمائی انہوں نے کی ہی نہیں۔ لہٰذا وہ ہر طرح بے یار و مددگار ہیں۔ مگر حق کو قبول اور نیک عمل کرنے والوں کو پورا پورا اجر ملتا ہے۔ یہ خدائی فیصلہ بتا کر آیت ۵۸ میں کہا۔ کہ ہم آیتوں اور حکمت والے ذکر یعنی ایشوری کلام وید تجھ کو سناتے ہیں۔ چنانچہ یجر وید ادھیائے ۴۰ منتر ۲ میں ہے۔ کہ جو لوگ نیک عمل کرتے ہوئے ہی زندگی گذارتے ہیں۔ وہ ہی اپنے اعمال کے پھل کے بندھن میں نہ آکر نجات پاتے ہیں۔ اور اسی کے منتر ۳ میں کہا ہے۔ جو کفر کی تاریکی میں ہیں۔ وہ اسُر وغیرہ کی حالت کو پہنچتے ہیں۔ اور آتم ستیا یا سچائی کا خون کرنے والے ان سے بھی گئے گذرے رہتے ہیں

مباہلہ: - لیکن باوجود اتنی تاکید کے بھی کوئی جھگڑے پر ہی مُصر ہو۔ تو اس کے لئے ایک نہایت دُور اندیشانہ طریق جھگڑے سے بچنے کا قرآن پیش کرتا ہے۔ آیت ۵۹ میں کہا ہے۔ کہ واقعات کا علم دیا جانے پر بھی معاملہ نہ نپٹے تو اس کا خاتمہ مباہلہ سے کرنا چاہئے یعنی یہ کہ خدا پر اس کا فیصلہ چھوڑ دیا جاوے۔ اس کا طریق یہ کہ (بموجب آیت ۶۰) فریقین اپنے بیٹوں عورتوں اور اپنے دوسرے لوگوں سمیت مل کر خدا سے دعا مانگیں۔ مطلب یہ کہ وہ گڑگڑا کر خدا کے حضور یہ التجا کریں۔ کہ خدائے کامل ہم اپنی محدود علمی و ذہنی قابلیت سے اپنے ان دوسرے بھائیوں کو اس مضمون کے متعلق اپنی صداقت کا یقین دلانے سے قاصر ہیں۔ یہ ہماری طاقت سے اب باہر ہے۔ کہ ہم اپنے بھائیوں کو اس میں اپنا ہم خیال رکھ سکیں۔ اس لئے ہم آپ سے ہی رجوع کرتے ہیں۔ اپنی عنایت سے آپ ہمیں صحیح رہنمائی اور ہمارے مخالفوں کو اصل حقیقت کے جاننے اور قبول کرنے کی قوت عطا فرمائیے۔ اور ہمیں اس اختلاف کی وجہ سے ہر ممکن دُوری سے بچا کر ویسے ہی تحقیق حق میں باہم معاون بنائے رکھیے۔ اور اس قابل کر ہم متفقہ طور پر جھوٹ اور کذب کے خلاف اللہ کی لعنت کی صدا بلند کر سکیں۔

آجکل جو لوگ معمولی سی باتوں پر اختلاف ڈالنے کا شکار ہو کر ایک دوسرے کے جانی دشمن
بن جاتے ہیں۔ وہ قرآن کی اس سنہری تعلیم پر غور کریں کہ کیا اعلیٰ انتظام اتحاد کو قائم
رکھنے کا ہے۔ قرآن کا طریق مباہلہ دونوں فریقوں کو جدا کرنے کی بجائے اُلٹا نہایت ہی
زیادہ متحد کرتا ہے۔ نہ صرف بحث کرنے والے دو شخصوں کو بلکہ اُن کے تمام متعلقین کو ایک مجمع
میں اکٹھا کرتا ہے۔ تاکہ اختلاف معلومہ کا نتیجہ اثر دونوں فریق میں سے کسی فرد کے دل پر
بھی قائم نہ رہے۔ اور صحیح سمجھ کیلئے خدا سے ملتجی ہوں۔ آیت نمبر ۶۱ میں دلیل سے سمجھایا
ہے۔ کہ جب اللہ ہی ہمارا بادشاہ صاحب حکمت اور ہمارا واحد معبود ہے۔ تو شخصی یا انسانی
فضول سے جھگڑوں میں تضیع اوقات کیا ہو۔ چنانچہ صبح و شام کی ویدک سندھیا
میں بھی بار بار یہی دعا ہے۔ کہ جو ہم سے اختلاف رکھتا ہے۔ یا جس سے ہم اختلاف
رکھتے ہیں۔ ہم سب آپ کے ہی انصاف کے حوالے کرتے ہیں۔

اکثر مفسرین نے مباہلے کا بالکل ہی الٹا مفہوم لے کر قرآن کی نہایت اعلیٰ تعلیم
پر تاریکی پھیلا دی ہے۔ اُنہوں نے اس سے یہ مطلب لیا ہے۔ کہ دونوں طرف یہ التجا
خدا سے کریں۔ کہ اے خدا جو ہم میں سے کاذب ہے۔ اس کا بالکل ناش کر دے
یا اس کو فلاں قسم کی سزا دے ✤

قرآن فرماتا ہے۔ کیا آدم اور نوح اور کیا مریم اور اُس کی والدہ۔ ذکریا اور یحییٰ
اور کیا عیسیٰ مسیح سب فنا فی اللہ اور واحد دین حق کی اشاعت کرنے والے تھے یا ویدک
دھرم کی ویدی کا پر ان سب نے اپنے آپ کو قربان کیا تھا۔ اس سے مُدعا محض یہ تھا
کہ خدا ایک ہے۔ اس کا قانون ایک ہے۔ اسلئے سب کو تفرقوں اور تعصبات کو چھوڑ کر سب ایک
دھرم کے جھنڈے تلے جمع ہو جاویں۔

سورۃ کا نام آل عمران تھا اور آل ابراہیم یعنی ملت ابراہیم یا ازلی ابدی الہام الہی
دین سے آل عمران کو ملانا آنحضرت کو مدنظر تھا۔ لیکن اس مدعا کی بجائے یہ مفہوم لیا گیا
ہے۔ کہ عیسائی مذہب کا رد کیا جاوے۔ لیکن حقیقت محض یہ ہے۔ کہ رسول صاحب نے
آل عمران اور آل ابراہیم کے فریقوں کو فروعی یا متشابہ امور کی بحثوں سے روک کر اور باوجود ایسے

فرقی یا اختلافات کے تفریق کے متحد ہو کر خدا پر فیصلہ چھوڑنے - اس سے دعا مانگنے اور
صبر کے ساتھ جھوٹ اور کذب کے خلاف جوش و جذبہ قائم رکھنے کیلئے ہی مباہلہ رکھا
ہے - اور یہ اس طریق کے قطعاً خلاف ہے - جو دوسرے فریق کی بربادی کے متعلق
دعا کرنے سے ظاہر ہوتا ہے ۔

آل عمران کے ذکر میں مسیح کو قدیم علم الہی کا مبلغ اور محض واحد خدا کو ہی معبود
بتایا ہے - اور بتایا ہے کہ ایک خدا اور اسی واحد معبود کے ازلی ابدی احکام
وید کے اعتقاد پر ہی اتحاد ہو سکتا ہے - اور فرمایا ہے کہ شرک ہی اتحاد میں روک
ہے - اور وہ شرک تین قسم کا ہوتا ہے - اول وحدت پرستی کی بجائے کثرت پرستی -
کہاں تو واحد معبود خدا اور کہاں صدہا قسم کے بتوں مزاروں اور انسانوں کی عبادت
جو آج دنیا میں مروج ہے - دوم غیر اللہ کو اللہ کا شریک کہنا جیسے مسیح کو نجات
دہندہ ماننا وغیرہ اور سوئم غیر اللہ کو اپنا مالک ماننا - جیسا آج کل کے بت پرست
اور مردہ پرست لوگ گورو دم کا شکار ہو کر کسی انسان کو گورو کر سمجھ بیٹھتے ہیں -
آیت میں ان تینوں برائیوں کو ترتیب وار دور کیا گیا ہے - نہ سوائے اللہ کے کسی
کو خدا کے کاموں میں اس کا شریک ٹھہرایا جاوے - نہ کسی انسان یا گورو کو رب
والا درجہ دیا جاوے

آیت نمبر ۱۱۸ میں قرآن فرماتا ہے - کہ تعصب کی وجہ سے اول بعض گروہ اہل
حق پرستوں کو گمراہ کرنے کے وسائل اختیار کرتے ہیں - جس سے وہ خود زیادہ گمراہ
ہوتے ہیں - دوم آیات الہی کی صداقت کا احساس ہونے پر بھی وہ حق کو قبول کرنا
بالکل طور پر اظہار کرنے میں شرم محسوس کرتے ہیں - بلکہ بلند آواز سے انکار
ہی کئے جاتے ہیں - سوم ان کی کوشش یہ ہوتی ہے - کہ حق بدستور چھپا رہے - ظاہر
نہ ہونے پائے - وغیرہ وغیرہ - یہ مخالفت دین میں تفریق پیدا کرنے والا ہے -
بالخصوص یہ امر کہ دوسرے کی بات ماننا ہی نہیں - مگر رسول صاحب فرماتے ہیں
ہمارے دین میں پیار تمہارا کیا - سچا دین محض اللہ کی ہدایت ہے - اور اب تمہارا الہی دین

اور ہمارا بھی وہی۔ اگر تم سمجھتے ہو۔ کہ تمہیں ہدایت اللہ سے ملی ہے۔ تو کیا دوسرا یہ نہیں سمجھ سکتا کہ اسے بھی اللہ سے ہدایت ملی ہے۔

واقعی سب کو اُس کی ہدایت پر یکساں حق ہے۔ وہ تمہارا یا کسی ایک فریق کا غلام یا قیدی نہیں۔ سچا فیاض اور علیم کل خدا اپنے علم فضل اور رحمت سے سب کو فیض پہنچا سکتا ہے۔ پس تعصب اور طرفداری سے آزاد ہو کر سنو اور حق و باطل کی تمیز کر کے حق کو قبول اور باطل کو چھوڑ دو۔

آیت ۸۷ سے انسانوں کے عہد کا بیان شروع ہوتا ہے۔ اس عہد کے مطابق کل انسان صداقت کی حفاظت کے ذمہ وار ہیں۔ اور اس کی دو قسمیں بیان کی گئی ہیں ایک تو رشی نبیوں یا مذہبی ہادیوں کا عہد ہے۔ اور دوسرا عام لوگوں کا عہد۔ نبیوں کا عہد آیت ۸۷ و ۷۹ میں مذکور ہے کہ وہ اہل عالم کو دین اللہ کی طرف لاویں۔ ان میں سے کوئی اپنی گدی چلانے یا لوگوں کو اپنا پیرو بنانے کا خیال تک نہ کرے۔ تاکہ نہ گورو ڈم چلے۔ نہ خدا سے انحراف ہو۔ نہ جُدا مذہب قائم ہو کر انسانوں کو باہم لڑاویں۔ رشی نبی جو تعلیم دیتا ہے۔ اور جو درس خود پڑھتا یا اوروں کو پڑھاتا ہے۔ یہ سب اللہ کی کتاب وید کا ہے۔ کسی انسان کا ذاتی نہیں۔ پس اُس کے بدلے میں اپنی پوجا کرانا یا گورو ڈم چلانا نہایت ہی قابل شرم حماقت ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ سچے مسیح کیلئے یہ بات بھی موجب شرم ٹھہرائی گئی ہے۔ کہ وہ کسی نیک آدمی یا رشی نبی کو خدا ماننے کیلئے لوگوں کو ہدایت دے۔ قرآن مسیح کو سچا نبی مانتے ہوئے صاف کہتا ہے۔ کہ مسیح لوگوں کو اپنا پیرو نہ بنا سکتا تھا۔ بلکہ وہ خدا کی طرف ہی اُس کے احکام وید پر پابند رہنے کے لئے ہی سب کو بلاتا تھا۔ پس الوہیت مسیح کا خیال بعد کی گھڑنت ہے۔

دوسرا عہد عام انسانوں کا آیت ۸۰ میں مذکور ہے۔ کہ جو نبی یا رشی یا سنیاسی مہاتما اُن کو ہدایت دیویں۔ اُنکو خلوص عقیدت سے سنیں اور اس پر غور کر کے اسے مانیں اور اشاعت حق میں اُن کی تن من دھن سے مدد کریں۔ مگر شرط یہ ہے۔ کہ

اندھا دھند کسی کی کوئی بات نہ مانی جاۓ گی۔ بلکہ اس کی بات مانی جاوے۔ جو آغازِ عالم والے کلام کی تعلیم کے مطابق کہے اور اس کی اشاعت کرے۔ اس کے سوائے اُن کی کوئی بات ہرگز نہ مانی جاۓ گی۔ مطلب یہ کہ کلامِ الٰہی کو جس طرح رِشی دیانند مستند بالذات مانتا ہے۔ قرآن اس کی اسی عظمت کا قائل کرتا ہے۔ اور ہر رشی نبی وغیرہ کا کلام کتابِ الٰہی کے مطابق ہونے سے ہی قابلِ تسلیم ٹھہرتا ہے۔ انسان کا روح فطرتاً سچے علم کو اِس طرح قبول کرتا ہے جس طرح انسانی آنکھ سُورج کی روشنی کو۔

غرضیکہ رشی نبی لوگ حق کی ہدایت دیں اور عام لوگ یجروید کے عہد اللہ کو یاد رکھیں کہ ہم جھوٹ کو ترک اور سچ کو قبول کرتے رہیں گے۔

آیت ۸۱ میں اُن لوگوں کو فاسق کہا گیا ہے جو اس کو ایفا نہیں کرتے۔

آیت ۷۸ میں اُمی اُن لوگوں کو کہا گیا ہے جو آنحضرت کی طرح اُم الکتاب (وید) کے معتقد تھے۔ اُم الکتاب (وید) کے ناطہ سے ہی اُنہیں اُمی کہا گیا ہے۔

آیت ۱۳۲ میں یہ ہدایت ہے۔ کہ اگر کوئی پوچھے۔ تمہارا دین کونسا ہے۔ تو کہو۔ ہم تو اللہ کے دین کو مانتے ہیں یہی سب نبی نوعِ انسان کیلئے خدا کی طرف سے ظاہر ہوا ہے۔

یہی ابراہیم۔ اسمٰعیل۔ اسحاق۔ یعقوب۔ نیز موسےٰ۔ عیسےٰ اور دیگر رشی نبیوں کا واحد دھرم ہے۔ ہمیشہ سے سب نیک لوگ اسی کو مانتے آرہے ہیں۔ جنہوں نے خدائی دین کو چھوڑا اور غیر مذہب اختیار کیا۔ آخرت کو بگاڑ بیٹھے۔ اور راہ ہدایت سے دُور چلے گئے۔

آیت ۹۵ میں کہا گیا ہے۔ کہ خلاصہ اِن باتوں کا یہ ہے کہ سچائی خدا کی ہے۔ انسان کی نہیں۔ اور اُسی خدا کی تعلیم صداقت کہی حضرت ابراہیم یعنی برہما رشی اول نے مانا۔ اور وہ ہی عالم میں اس کو پھیلاتا تھا۔ وہ خالص توحید کے قائل اور ایک خدا

کے پرستار تھے۔ اس لئے سب لوگوں کو ملت ابراہیم یا دین اسلام یعنی ازلی
ابدی دین الٰہی پر ہی چلنا چاہیئے۔ ستیارتھ پرکاش سملاس کے اخیر میں ازلی ابدی عالمگیر
اور سچے ویدک دھرم کو ہی برہما رشی اولی سے جیمنی منی تک سب رشی نبیوں کے
ماننے کا ذکر ہے۔ وہی قرآن میں ان آیات میں مذکور ہے۔ وہی ہمیشہ سچا اور قائم
اور وہی ملت ابراہیم یا سچے معنوں میں دین اسلام یا ویدک دھرم ہے۔ نہ کہ
یہود و نصاریٰ کے نئے پنتھ۔ یہی کچھ سورۃ انعام کی آیت ۱۶۱ میں لکھا ہے
کہ جو لوگ فرقہ پرست ہو گئے۔ یعنی مت متانتروں میں چلے گئے۔ تیرا ان سے کیا
تعلق۔ تو کہہ دے کہ مجھے تو خدا نے صراط مستقیم یا ملت ابراہیم یعنی برہما رشی نبی اول
کے دھرم کی روشنی دکھا دی ہے۔

قرآن نے محض توریت اور انجیل ہی نہیں بلکہ کل مذہبی کتب کی پیروی
سے باز رکھ کر وید کو ہی انسانی جماعت کے لئے واحد قابل فخر کتاب
قرار دیا ہے۔ وہ اس امر کا اظہار افسوس کرتے ہیں۔ کہ قدرتاً اور فطرتاً
ایک ہی امت اور دھرم ہونے کے باوجود لوگ مختلف مذاہب میں منقسم ہو رہے ہیں
اور ہر مذہب کے پیرو اپنی خاص مروجہ کتب پر مست ہو رہے ہیں۔ وہ جا بجا یہی
ذکر کرتے ہیں۔ کہ نبیوں نے ایک ہی دین الٰہی کی اشاعت کی۔ مگر ان کے ناخلف جانشین
کتاب الٰہی یا وید کے پڑھنے پڑھانے اور سچ کی اشاعت کرنے کے عہد کو
بھول کر ناچیز دنیوی دولت کے پیچھے پڑ گئے۔ اس اظہار افسوس کے ساتھ
وہ اپنا مشن ہی بتاتے ہیں۔ کہ جس وید دھرم کو چھوڑ کر مت متانتر چلائے گئے۔
میں اسی دین الٰہی یا ویدک دھرم کی اشاعت کروں۔ میرے لئے یہی ربانی حکم ہے۔
خلاصہ مطلب یہ کہ پوری تحقیقات اور تجسس سے حق کو قبول کرنا اور اسی سچائی پر عمل
کرنا ہی کامیابی کا واحد ذریعہ ہے۔ اور سچائی کا علم حاصل کرنے کے لئے الہاموں کی گیان
یعنی کلام الٰہی کی شرن لینا ضروری ہے۔ لہٰذا سچے علما کا مقدم فرض ہے
کہ الہامی علم کی روشنی سے اپنے تئیں اور اپنے ہم جنسوں کو فیض پہنچاتے

جاویں۔ جس سے ہر قسم کی جہالت۔ تمام انسانی مذاہب والی تفریق اور دکھوں کا خاتمہ ہو کر سچی ودیا کی روشنی پھیلے اور ایک ماتر بے بدل ازلی ابدی عالمگیر دین الہٰی میں کل انسان متحد ہو کر سکھ اور اطمینانِ قلب حاصل کر سکیں۔

گرنتھ بھی گدی والوں نے وید کے متضاد عبارت انسانی مقدس گرنتھوں میں ملادی ہے۔ اور من مانی تفسیر کر دی ہے۔

اس لئے محض دین اللہ کی کتاب رُولیعنی وید کو ہی ہر ایک دھرم استھان اور عدالت میں مقدم درجہ دیا جانا چاہیئے۔

~~~~~~~~

سب گذشتہ تفاسیر کم و بیش احادیث کی قید میں تیار کی گئی ہیں۔ اس لئے حسب اصول آنحضرت وہ سب قابل تردید ہیں۔ محض قرآن کی موجودہ ویدک تفسیر ہی احادیث کی قید سے آزاد ہونے کے باعث قرآن کا صحیح اور ٹھیک رسالہ نو ویسٹی کر سکتی ہے اور محض یہی تفسیر مستند ہونے کا دعوےٰ کر سکتی ہے۔

یہ وہ چاند ہے۔ جو گہن میں اب آ نہیں سکتا

" چھپا یا یہ وہ ظلمت میں اب جا نہیں سکتا "

کوئی بھی ودّیش اگر قرآن سمجھنا چاہتا ہے۔ تو قرآن کی ویدک تفسیر کو ضرور پڑھے۔ اس کے علاوہ شری سنت رام بی۔ اے ایڈیٹر کرانتی کی ہندی لیکھک موسومہ " ہمارا سماج " قیمتی ۱/۸ روپے معرفت نالندہ پرکاشن پوسٹ بکس ۱۳۵۲ نمبئی ا۔ بھی ضرور پڑھیں یہ پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے تمام سکولوں اور لائبریریوں کیلئے منظور ہو چکی ہے۔ اور بہار گورنمنٹ نے بھی اسے پسند کیا ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے۔ کہ جنم کے جات پات کے غیر قدرتی الجھان نے ہی ہمیں ویدوں کے معیار قابلیت وغیرہ پر مبنی ورن آشرم کے قدرتی اصولوں سے منحرف کر کے چکر ورتی راج سے گرایا ہے۔ اور کہ غیر قدرتی الجھان کے دور ہونے پر ہی یہ ودیش پھر پہلے کی طرح اُٹھ سکتا ہے۔

~~~~~~~~

مورتی پوجا پراچین نہیں ہے۔ بلکہ بودھوں کے زمانہ سے شروع ہوئی
ہے۔ شری جواہر لال نہرو نے اپنی کتاب Discovery of India
میں لکھا ہے۔ کہ ہندوؤں کے مندروں میں بودھوں سے پہلے مورتیاں
نہیں ہوتی تھیں۔ چنانچہ وہ اس کیلئے ایک زندہ ثبوت پیش کرتے
ہیں اور لکھتے ہیں۔ کہ "نیپال کے مندر میں جو بودھوں سے پہلے کا
بنا ہوا ہے۔ اس مندر میں کسی قسم کی مورتی رکھنے کی اجازت نہیں ہے۔
صرف دو تین جوتیں جلائی جاتی ہیں۔" یہ رشی دیانند کی صداقت کا
ایک زندہ ثبوت ہے۔

یہ وہ چراغ حقیقت ہے جس کو باطل کی
" ہزاروں آندھیوں سے کوئی بجھا نہیں سکتا "

ضروری نوٹ :- ایشور کا اصلی نام "اوم" ہے۔
سارے اکھشر "اوم" سے بنتے ہیں۔
اوم کی جگہ اسلامی کتابوں میں "الم" اور "آمین" آیا ہے۔ اور بائبل میں الفا و اومگہ
آیا ہے۔ یہ دونوں لفظ الفا و اومگہ لاطینی زبان کے حروف تہجی ہیں جن کے میل سے صریحاً "اوم"
ہی بنتا ہے۔ اور گورو گرنتھ صاحب میں "اک اونکار" آیا ہے۔ اس کے علاوہ پرماتما کے
بے شمار صفاتی نام ہیں۔ مثلاً پرماتما۔ بھگوان۔ نارائن۔ یم راج۔ دھرم راج۔ برہما
وشنو۔ شو۔ گنیش۔ دیوتا۔ سوریہ۔ چندر۔ نرنجن۔ ماتا۔ پتا۔ نرگن۔ سگن وغیرہ
وغیرہ۔ نارائن۔ یم راج۔ دھرم راج۔ برہما وغیرہ کوئی علیحدہ پرمیشور یا دیوتا وغیرہ
نہیں ہیں۔ بلکہ یہ سب پرماتما کے مختلف صفاتی نام ہیں۔
وید پرماتما ہی کا گیان ہے۔ کیونکہ وید جیسے کامل علم کا ظاہر ہونا کسی منش سے ناممکن ہے۔
بیج بونے سے تو منش درخت کو پیدا کر سکتا ہے۔ لیکن منش بیج کو پیدا نہیں کر سکتا۔
وید تمام ودیاؤں کے بیج ہیں۔ اس واسطے وید منش کے نہیں بلکہ پرماتما کے بنائے
ہوئے ہیں۔ ایشور نے بیرونی آنکھ کی مدد کیلئے سورج کا اور بدھی یعنی اندرونی آنکھ

یا عقل کی مدد کے لیئے ویدوں کے سورج کا ظہور فرمایا ہے۔
ہون کا گھی بخارات بن کر آسمان میں پانی کے بخارات کو جماتا اور صاف کرتا ہے۔

یگیہ پویت کی تین تاریں ہوتی ہیں۔

(۱) سندھیا، گایتری اور اوم کا جاپ کرنے کیلئے۔
(۲) ہون کرنے۔ گئو پالنے اور مانس چھوڑنے کے لیئے۔
(۳) جیتے ماتا پتا۔ دادا دادی اور نانا نانی وغیرہ بزرگوں کی سیوا کے لیئے۔

کلجگ کا بہانہ آلسی اور خود غرض لوگوں نے پھیلایا ہے۔ لیکن وید کا اپدیش ہے۔ کہ ہر زمانہ میں سو سال تک شبھ کرم کرتے ہوئے جیئے۔ اسی کل یگ میں کرشن مہاراج جیسے یوگی راج۔ ویاس۔ جیمنی منی جیسے رشی۔ شری شنکر آچاریہ۔ حضرت محمدؐ۔ حضرت عیسیٰ جیسے رسول۔ گورو نانک دیو۔ مہاتما گاندھی اور سردار پٹیل جیسے نرالے انسان ہوئے ہیں۔ کسی شاعر نے سچ کہا ہے

"کل یگ کا بہانہ ہے۔ آلس کا گنوانا ہے۔ پرشارتھ سے کتراتا ہے۔ اور جہالت کا پھیلانا ہے"

اے راجہ۔ تمام پرجا کے بالکوں کو برہمچریہ کے ذریعہ علم و ہنر سکھا۔ (وید)

اے منشو۔ اگنی کے ذریعہ خوشبودار چیزوں کو ہوا میں پہنچاؤ۔ اور اس خوشبو سے روگوں کو دور کر کے زیادہ آیو حاصل کرو۔ ڈاکٹر اور راجہ لوگ نوٹ کر لیں (وید)

جو لوگ اپنے ماتا پتا کی سیوا نہیں کرتے وہ اگلے جنم میں یتیم ہو جاتے ہیں۔
جو بھیڑ بکری وغیرہ کے بچوں کو کھاتے ہیں۔ اگلے جنم میں ان کی اپنی جوان سنتان ان کے سامنے مرتی ہے۔

سبزیوں کو کاٹنا اس طرح ہے۔ جس طرح ہم سر کے بال کرواتے ہیں۔ درختوں کے پھل کھانے سے درخت اسی طرح قائم رہتے ہیں۔ کھیتوں کے پکنے پر ان کے بیج نکل جاتے ہیں۔ اس لیئے پکے کھیتوں کی کٹائی جائز ہے۔
نباتات کا آتما انکی جڑ میں ہوتا ہے۔ لیکن بے ہوشی کی حالت میں رہتا ہے۔ اس لیئے کاٹتے وقت بے ہوشی میں انکو درد محسوس نہیں ہوتا۔ مثال کے طور پر جس طرح آدمی کو کلورو

نارم سُنگھاکر ڈاکٹر لوگ اس کا انگ کاٹ لیتے ہیں۔ اور اس کو درد محسوس نہیں ہوتا۔
بھارت کے لوگ ضرورت پڑنے پر بارش برسا اور بند کر سکتے تھے۔ (عبدالرزاق)

پٹنے میں مجھے کوئی ایسا آدمی نہیں ملا۔ جو کبھی بھی جھوٹ بولا ہو۔ (میگستھنیز)

جس جلدی سے پھیپھڑوں کے ذریعے جسم دوائیوں کو جذب کرتا ہے۔ کسی اور طریقہ سے نہیں کرتا۔ رشیوں نے اسی واسطے ہون یعنی سوگندھی قربانی کی رسم چلائی تھی۔ ڈاکٹر اور راجہ لوگ نوٹ کریں۔

ہر زمانے میں وید میں ہم سب کی اوسط عمر ایک سو سال ہے۔ اور یہ ہمارا پیدائشی حق ہے۔ لیکن آج کل کلجگ کے بہانہ سے ویدک اصولوں کی خلاف ورزی کر کے تمام دنیا کی اوسط عمر ایک سو سال سے کہیں کم ہے۔

سنسکرت میں پوری پوری راج نیتی ہے۔ اور جتنی جگت میں راج نیتی چلی ہے۔ وہ سب سنسکرت لیکھوں سے لی گئی ہے۔ (رشی دیانند)

راجہ پرجا کو اپنی سنتان کے برابر سکھ دیوے اور پرجا اپنے پتا کے سمان راجہ اور راج پرشوں کو جانے۔

ہون یعنی سوگندھی قربانی کرنے سے ہوا صاف ہوتی ہے۔ ہوا کے صاف ہونے سے بادل بھی صاف ہوتے ہیں۔ بادلوں کے صاف ہونے سے اناج بھی صاف پیدا ہوتا ہے۔ اور صاف اناج کھانے سے انسان اور حیوان بھی بیماریوں سے بچے رہتے ہیں اور لمبی عمر ہو گئے ہیں۔ ڈاکٹر لوگ اور وزرا صاحبان محکمہ صحت و خوراک نوٹ فرماویں۔

جتنا گھی اور خوشبودار پدارتھ ایک انسان کھاتا ہے۔ اسی مقدار کے ہون سے لاکھوں انسانوں کا بھلا ہوتا ہے۔ اسی لئے پہلے راجہ لوگ بڑے بڑے ہون اور یگیہ کیا کرتے تھے۔ جس سبب سے یہ دیش روگوں سے دور اور سکھوں سے بھرپور تھا۔

اب بھی راجہ لوگ اس کھلی تواریخ سے فائدہ اٹھا کر ہون کے سائنٹفک طریقہ سے اپنے اپنے دیش کو روگوں سے دور اور سکھوں سے بھرپور کر سکتے ہیں اور دیش کا کروڑوں روپیہ بچا کر سنغذائی مسئلہ وغیرہ کو حل کر سکتے ہیں۔

تمام کتب مقدسہ کی رُو سے آریہ - مسلم - سکھ عیسائی وہ ہے - جو کہ متعصب نہ ہو - اور جو کہ آغازِ عالم کی کامل کتاب الٰہی کو کتاب منفصل مانتا ہو - اس کی سچائی کو قبول کرنے کے لئے اور اس کے برخلاف کفر کو چھوڑنے کیلئے ہر وقت تیار ہو - اور عہد اللہ کو ہر وقت مدِ نظر رکھے +

جبکہ ہر طرح سے یہ ثابت ہو گیا ہے - کہ آنحضرت کسی کو قید کرنے نہیں آئے تھے - بلکہ آزادی کے علمبردار ہو کر خلقتِ خدا کو قید سے چھڑانے کیلئے آئے تھے - پاکستان گورنمنٹ کا یہ فرض اولین ہو جاتا ہے - کہ پاکستان میں اغوا شدہ ماتاؤں اور بہنوں کو فوراً باعزت آزاد کرے اور ان کی دعائیں حاصل کرے - اور اسلام کی عزت بڑھائے - ہندوستان میں ان پڑھ جاہل عالموں کی جگہ جہاں مورکھ اور ان پڑھ علما سادھو برہمنوں کی عزت ہوتی ہے - وہاں وہ ان پڑھ اور مورکھ علما اور برہمن دیش کو توہمات کے جال میں پھنسا کر دیش کو تنزل کی طرف لے جاتے ہیں - اور علم وغیرہ کے حقیقی پرچار کے نہ رہنے سے اور توہمات کا کافی پرچار ہونے کی وجہ سے دلیش قحط - بیماریوں - لڑائیوں اور سو سال کی اوسط عمر کی بجائے بے وقت موتوں کی دباؤں میں مبتلا ہو جاتا ہے +

ہندوستان کی چھوٹی عمر میں شادی کرنے والی ماتائیں اپنے بچوں کو کھانے والی سانپنیں ہیں + بالمیک اور وشسٹھ وغیرہ اچھے کرموں سے نیچ خاندان رکھتے ہوئے رشی بن گئے اور راون کنس وغیرہ بُرے کرموں کی وجہ سے راکشش کہلائے - یہ اس بات کا زندہ ثبوت ہے - کہ ہر شار رکھنے اور محنت والے رشی بن سکتے ہیں اور کبھی نہ کبھی جنم میں سب پرشارتھی رام - کرشن اور دیانند وغیرہ $\frac{1}{31}$ نیل سالوں تک نجات حاصل کر سکتے ہیں - اور ستیارتھ کے لئے صرف نجات کا دروازہ مخصوص نہیں ہے - رامائن - مہابھارت - پرکاش میں ان سب کی پوتر زندگی سے ہم یہ سبق لے سکتے ہیں کہ ہم بھی پرشار رکھنے والے بن کر بجائے سو سال کی اوسط عمر کے $\frac{1}{31}$ نیل برس کی ایک طویل زندگی حاصل کر سکتے ہیں اور آگے ویدوں کی ہدایات کی خوبصورت قرآنی سالوں تک نجات حاصل کر سکتے ہیں +

یورپ میں سپر دھند وغیرہ وغیرہ دلدل سے جاتے ہیں - تو بچاس میل دور کی دیکھ سکتے ہیں ... اور قرآن کی آیتوں کی ہر بجائے خلاف ورزی ...

ہے ۔ اب جبکہ مطلع صاف ہوگیا ہے ۔ ضرورت ہے ۔ کہ قرآن کی دلیک تفسیر سے فائدہ اُٹھا کر اب قرآن اور بائبل کا صحیح نقطۂ نگاہ آریہ مسلم سکھ عیسائی علما پیش کریں اور غلط فہمیوں کو دور کریں +

اسنکھ گرنتھ کتھییہ دید پاٹھ یعنی دھرم کی بہت سی کتابیں ہیں ۔ لیکن سب سے اعلےٰ پاٹھ دید کا ہے + (گورونانک دیو)

جزیرہ بالی سے اصلی گیتا ملی ہے ۔ جس میں کل ۷۰ شلوک ہیں ۔ جو اس بات کا زندہ ثبوت ہے ۔ کہ آج کل کی گیتا میں اضافہ والے شلوک ملاوٹی ہیں +

ان جھٹکہ اُن لسمل کینی دیا دُہاں تے بجا گی
کہت کبیر سُنو بھائی سادھو اگ دوہاں گھر لاگی

ستیارتھ پرکاش میں رشی دیانند لکھتے ہیں کہ
اس دُنیا میں مغرور متکبر ظالم جاہل لوگوں کی سلطنت بہت دن نہیں چلتی ....
بالآخر کوئی ایسا ہمت والا آدمی کھڑا ہو جاتا ہے ۔ کہ انکو شکست دینے کے قابل ہو ۔
جس کا زندہ ثبوت یہ ہے ۔ کہ موجودہ زمانے میں لنگوٹی والے مہاتما گاندھی نے انگریزوں کی رولدار شاہی کے سامنے کھڑے ہوکر انگریزوں کو یہاں سے نکال دیا +
رشی دیانند کو جب ایک مہاراجہ نے لاکھوں روپے کی گدی کا لالچ دیا اور عرض کیا ۔ کہ آپ ویدوں سے مورتی پوجا کا کھنڈن لیعنی تردید نہ کریں ۔ تو رشی در جواب دیتے ہیں ۔
"وید ایشور کی امانت ہیں وہ بیچوں کیونکر
دھرم کے بدلے میں دنیا کا خریدار نہیں"
واقعی رشی نبی رسول لوگ آغاز عالم کی بے بدل کتاب الٰہی کے احکام سے ذرہ بھر بھی اِدھر اُدھر نہیں پڑتے ۔ کیونکہ وہ علم ان کا اپنا نہیں ہوتا ۔ بلکہ خدائے برتر کا علم ہوتا ہے ۔ جو کہ ان کے پاس امانت ہوتا ہے ۔ وہ عام لوگوں کی طرح ملاوٹ کر کے یا کچھ اور کا اور بیان کر کے امانت میں خیانت نہیں کرتے ۔ بلکہ جوں کا توں دوسرے لوگوں اور عالموں تک پہنچاتے ہیں ۔ خواہ لوگوں کو بُرا ہی لگے ۔ اور خواہ لوگ اپنی جہالت یا کم عقلی سے اس

کامل خدائے برتر کے اٹل قانونوں کو نکتہ چینی یا مخول کا مضمون بناتے پھریں۔ رشی دیانند

آنحضرت محمد صاحب اور آنحضرت عیسےٰ کو کس قدر تکلیفات اور نکتہ چینیوں کا سامنا کرنا پڑا

لیکن کیا وہ ذرا بھی صداقت احکام وید یا قرآن سے ڈگمگائے۔ ہرگز نہیں۔ اس میں شک نہیں

ہے۔ جیسا کہ آنحضرت کا عربی قرآن اس بات کا قائل ہے۔ کہ بائبل میں آنحضرت عیسےٰ کے

بعد میں تحریف اور تصریف ہوئی ہے۔ لیکن اس میں آنحضرت عیسےٰ کا کوئی قصور نہیں ہے

آنحضرت ~~محمد~~ صاحب کے بعد جاہل یا پاکھنڈی آدمیوں کا قصور ہے۔ (آنحضرت محمد صاحب)

یورپی ایماندارانہ کھوج اور تسلی کے بعد اپنے قرآن میں ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ آنحضرت عیسےٰ

مریم۔ ذکریا وغیرہ بھی اُن ہی کی طرح آغاز عالم کے ملت ابراہیم کے پیرو کار تھے۔ اور آغاز

عالم کی کتاب الٰہی کو بے بدل اور کامل مانتے تھے۔ لیکن افسوس کہ باوجود آنحضرت عیسےٰ

آنحضرت محمد۔ رشی دیانند اور ماسٹر لکشمن کی اس قدر ایماندارانہ کھوج اور قربانیوں کے

"نہ سمجھے شری لکشمن اور دیانند کو۔ نہ وہ سمجھے حضرت عیسےٰ اور محمدؐ کو"

مزید واقفیت کیلئے قرآن کی اصل ویدک تفسیر اور خاصکر جلد سوم ملاحظہ فرماویں

جس میں تمام بے بنیاد غلط فہمیوں کا ازالہ کرتے ہوئے حضرت محمدؐ کی پوتر زندگی اور

اُن کے استقلال کا ایسا دردناک فوٹو کھینچا گیا ہے۔ کہ سنگدل سے سنگدل آدمی بھی متاثر

ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا اور حضرت عیسےٰ کی صحیح پوتر زندگی جاننے کیلئے قرآن کی ویدک

تفسیر جلد دوم ملاحظہ فرماویں +

وید کی اشاعت راجاؤں کی لازوال دولت ہے + (منوسمرتی)

راجہ جن اشخاص کو رعایا کی حفاظت کا اختیار دے۔ وہ احکام الٰہی کے پابند۔ آزمائش میں

پورے اُترے ہوئے۔ عالی نسب۔ اہل علم ہونے چاہئیں + (منوسمرتی)

عیسوی دین سے مراد الشوری دین یا دین اللہ ہے +

بحوالہ عبرانیوں کے نام کا خط باب ۱۰ آیت ۱ و ۲

یوحنا لکھتا ہے۔ اے بی بی میں کوئی تجھے نیا حکم نہیں۔ بلکہ وہی جو شروع سے ہمارے بیچ

ہے۔ لکھتا اور تجھ سے منت کرتا ہوں۔ کہ آؤ ہم ایک دوسرے سے محبت رکھیں۔ وہ

محبت یہ ہے۔ کہ ہم اُس کے حکموں پر چلیں۔ یہ وہی حکم ہے۔ جو تم نے شروع سے سنا ہے کہ تمہیں اس پر چلنا چاہئے۔" عیسائی لٹریچر کو مطالعہ کرنے کے بعد سینٹ آگسٹن لکھتا ہے۔ کہ دین عیسوی یعنی دین الہٰیوری نوع انسان کی آغاز پیدائش سے ہی موجود ہے۔ بالفاظ دیگر آغاز عالم والے دین کو ہی بائبل دین عیسوی یا دین الہٰیوری کہتا ہے عیسوی دین سے مراد کوئی نیا دین مراد نہیں ہے +

آریہ ورت کا فلسفہ اور لٹریچر بوجہ کامل کلام الہٰی وید سے تعلق رکھنے کے دنیا میں سب سے بڑھ چڑھ کر رہا ہے۔ آریہ ورت دنیا کا گورو رہ چکا ہے۔ اور آئندہ بھی بن سکتا ہے موجودہ زمانے میں آریہ مسلم سکھ اصحاب کی نسبت انگریز لوگ سب سے بڑھ کر علم دوست ہیں۔ چنانچہ لندن کی لائبریری میں ۷ لاکھ صرف ہندی کی کتابیں ہیں۔ بنارس کلکتہ سے نہ ملنے والی کتابیں یہاں سے مل سکتی ہیں۔ آریہ مسلم سکھ اصحاب کو بھی علم دوست بن کر اپنی اپنی لائبریریوں میں کم از کم قرآن کی ویدک تفسیر رکھ کر اپنی فراخ دلی اور دوستی کا ثبوت دینا چاہئے۔ ہم آریہ مسلم سکھ بھائی انقلاب زمانہ کی وجہ سے اگرچہ روٹھ گئے ہیں۔ لیکن قرآن کے عاملانہ پرچار سے نہیں رُک سکتے۔ اور خدا کرے گا کہ وہ وقت بھی آئیگا۔ جب ہم اپنی غلطیوں کو محسوس کریں گے اور قرآن و بائبل کے صحیح مطلب کو سمجھ کر باہم دوست بنیں گے +

سوال:۔ کیا کبھی حضرت عیسےٰ۔ حضرت محمدؐ۔ رشی دیانند اور شری رام اور کرشن جیسے دھرم یودھا اس سنسار کو پھر سے اُٹھانے کیلئے آئیں گے اور سنسار میں امن اور شانتی کا دور لائیں گے۔

جواب۔ " یہ پھر سے تیار ہیں سنسار میں آنے کے لئے "

پر آپ ہی تیار نہیں ان کو بلانے کے لئے

بلکہ جلتا ہر گھر میں اب شراب ہی کا دور ہے

ہر لنبر تیار ہے۔ ہڈیاں چبانے کے لئے "

" ایسی سنگت سے تو یہ رہتے ہمیشہ دور تھے

کس لئے آئیں یہ پھر تم کو اُٹھانے کے لئے
اِن کو چاہنے والو! اپنی کتب مقدسہ کو بغور دیکھو تو سہی
"دیر ہو گی نہ پھر ان کی سنسار میں آنے کے لئے"

ہے کامل کتاب الٰہی نشانہ ----- سب عالم کے رشی اور نبی کی
پر تکمیلِ قسمت ہر رشی نبی کی ----- زباں سب کی جدا جدا ہے

قربانی میں قربانیئے حیوانات کی اصولاً پرکھیں تو مخالفت ہی ثابت ہے - مثلاً سورۃ الحج آیت ۳۷ میں قرآن فرماتا ہے - "خدا کو نہ تو گوشت پہنچتے ہیں - اور نہ خون پہنچتے ہیں" آیت ۳۵ میں کہا ہے - ہم نے انسانی جسموں کو تمہارے لئے خدا کی نشانیوں میں سے بنایا ہے - ان میں تمہارے لئے بھلائی ہے - (کیونکہ محض انسانی قالب ہی نجات کا حقدار ہے) پس تم ان پر صف بستہ ہو کر اللہ کے نام کی یاد کرو - اور جب وہ بلحاظ سے پختہ ہو جائیں - ان کے ذریعہ کما کر خود بھی کھاؤ اور قانع اور مصیبت زدہ لوگوں کو بھی کھلاؤ - اسی طرح ہم نے انہیں تمہارے کام لگا رکھا ہے - تاکہ تم شکر کرتے رہو - اسی سورۃ کی آیت ۳۲ میں کہا ہے - کہ خدا کی نشانیوں کی یعنی انسانوں اور حیوانوں کی تعظیم اور قدر کرو - (نہ کہ ان کو قتل کرو اور کھاؤ)
سورۃ المائدہ آیت ۲ میں فیصلہ کن ہدایت ہے - کہ اللہ کی نشانیوں یعنی حیوانات کو نہ ستاؤ - لہٰذا ان کو ذبح کر کے ان کو ستانے کی صورت میں قربانی کرنا ممنوع ہے -
آواگون ۔ صفحہ ۸۲ - فیضان الٰہی کی آیت نمبر ۲۸ میں قرآن فرماتا ہے - کہ ہم پہلے مرے تھے - اور خدا نے ہمیں اس موت کے بعد پیدا کیا ہے - وہ ہمیں پھر مارے گا اور پھر زندہ کرے گا - حتے کہ ہم اس کی طرف نجات پانے کیلئے لوٹیں -
صفحہ ۱۳۳ - جب تک یہاں کے لوگ ایک ایشور کے اپاسک عالم اور نیک عمل رہے - تب تک یہاں کے لوگ آریہ کہلائے اور ملک کا نام آریہ ورت رہا - اور جب یہاں کے لوگ وام مارگی اور ملحد ملی لیکھوں کے جنگل میں پھنس کر گر گئے اور خلاف وید اعمال کرنے

لگے۔ جو آریوں کی شان کی شایاں نہ تھے۔ تب لوگ اپنی گراوٹ سے اپنے اور اپنے ملک کے اصلی نام کو بھی بھول گئے اور اپنے نام اور کرم سے ہاتھ دھو بیٹھے۔

صفحہ ۲۹۳۔ مذہبی تفریق انسانوں کی باہمی ضد یا تعصب کا نتیجہ ہے۔ قرآن واضح کرتا ہے کو نہ یہ پھوٹ پائدار ہے۔ اور نہ مذہب۔ صرف واحد الہامی دین ہی پائدار ہے۔ چنانچہ بطور ثبوت عرب میں حضرت محمدؐ صاحب کی معرفت پھر اسی ابتدائی الہام کی تعلیم کی اشاعت ہوئی۔ اور آریہ ورت یعنی بھارت میں رشی دیانند کی معرفت پھر ابتدائی الہامی ویدک دھرم کی اشاعت ہوئی۔

صفحہ ۲۹۸ - عیسائی کتب مقدسہ سے شراب کی ممانعت کے بڑے بڑے ثبوت ملتے ہیں مثلاً (قاضیوں ۱۳/۴) منوحہ کی بیوی کو فرشتہ نے لڑکے کی بشارت دے کر کہا اب مے یا نشے کی کوئی چیز نہ پینا۔

(امثال سلیمان ۲۳/۲۰ و ۲۱) تم اُن لوگوں میں شامل مت ہو جو مے خوار ہیں۔ ورنہ اُن میں جو اپنے جسم کو شہوت سے رسوا کرتے ہیں۔ کیونکہ شرابی اور اوباش کنگال ہو جائیں گے۔

(امثال سلیمان ۲۰/۱) مے مست کرنے والی ہے۔ اور مست کرنے والی ہر ایک چیز غضب آلود کرتی ہے۔ جو اس کا فریب کھاتا ہے۔ وہ دانش مند نہیں ہے۔

(امثال سلیمان ۲۳/۲۹-۳۵) شراب نوشی کے عادی کو افسوس۔ غم۔ لڑائی۔ یاوہ گوئی وغیرہ کا شکار کہا ہے۔ اور شراب کو سانپ کی طرح کاٹنے اور بچھو کی طرح ڈنگ مارنے والا کہا ہے۔

امثال ۳۱/۴-۵ بادشاہوں کو مے خواری زیبا نہیں اور نشے والی چیزیں شاہزادوں کے لائق نہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ پئیں اور شریعت کو بھلا دیں اور مظلوموں میں سے کسی کا انصاف کرتے ہوئے بھٹک جائیں۔

(افسیوں ۵) اور شراب پی کر متوالے نہ ہو۔ کیونکہ اس سے بدچلنی واقع ہوتی ہے۔

ختم شد۔

ایشر داس آریہ

علمائے فاضل کیلئے یہ بات اب روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ کہ یا تو پانچوں کتب مقدسہ کا بنیادی تعلق آغاز عالم کی کامل اُم الکتاب وید یا وُد سے ہے۔ قادر مطلق سے دُعا ہے۔ کہ وہ بنیادی تعلق جو آنحضرت کے مبارک وقت میں اور ان کے بعد صدیوں تک اُم الکتاب وید یا وُد سے رہا۔ اور بعد میں بھارت کے وام مارگی پر چارکوں کے تاثرات یا ویدک اصطلاحات کو غلط معنوں میں لے کر قرآن شریف کے عام مسلم مفسرین نے آنحضرت کے اصل مطالب ہی کو فوت کر دیا۔ یہ نئی ویدک تفسیر اس ٹوٹے ہوئے تعلق کو از سر نو قائم کرنیوالی ثابت ہو۔ اور تمام عالم کو متحد کرنے کا دعوے دار اسلام اُم الکتاب وید یا وُد پر تمام عالم کو متحد کر سکے۔ جو آنحضرت کے قرآن مقدس کا انتہائی مقصد ہے۔ اور پاکستان کا مساوات والا اسلامی راج جس کے مسودے تیار ہو رہے ہیں۔ اُس کے لئے یہ نئی ویدک تفسیر مشعل ہدایت اور مستند ثابت ہو اور اسلام حقیقی معنوں میں ترقی کرتا ہوا ہر چرند پرند کے لئے باعث رحمت و کرامت ثابت ہو۔ اور وہ کسی ایک مقبول عالم تفسیر پر متحد ہو سکے اور جس کی عام اشاعت اُردو۔ ہندی اور انگریزی میں برائے ہدایت اقوام عالم ہو۔ ساتھ ہی خدائے برتر سے یہ دُعا ہے کہ اُم الکتاب وید کا اُردو ہندی اور انگریزی میں عام ترجمہ اور تشریح ہو۔ یہ تبھی ہو سکتا ہے۔ جب ہماری گورنمنٹ اس مشترکہ اور مشہور عالم کتاب مقدس کی اشاعت عام کی سرپرستی کرے۔ کیونکہ بغیر گورنمنٹ کی مدد کے کوئی کام کما حقہ طور سے نہیں ہو سکتا۔ اور یہ کام تو گورنمنٹ کا فرض منصبی اور فرض اولین ہے۔ خدا کرے کہ ہماری گورنمنٹ اپنے اس فرض منصبی کو محسوس کرے۔ کیونکہ حسب قول منوجی مہاراج ہر ملک کے راجہ کے لئے ویدوں کی عام اشاعت یا اس کی سرپرستی ایک لازوال دولت ہے۔

آمین

الشیر داس آریہ

انقلاب زندہ باد -

آریہ مسلم سکھ عیسائی اتحاد مبارک باد

حضرت محمدؐ اور ماسٹر لکشمن زندہ باد

اپیل

:- اے ضابطِ القلوب ہم آگاہ ستت القلوب - اے منبعِ طلوع و ہم اے مسکنِ غروب
کن غرب جہل ما را مُبدّل بہ شرقِ علم - کینہ و دغل قلوب مُبدّل شود بہ علم
توفیقِ حق عطا کن مُشکل را ہم کُشا - تو ابرِ کرد منتشر ابرِ سیاہ را

مہمانانِ من شیریانِ حی :- اس نعرۂ حق کا مطالعہ آپ نے کیا - اس سے پہلے - قرآن اور ستیارتھ پرکاش کا نعرۂ حق بھی آپ کی نظروں سے گزرا ہوگا افسوس! کہ جن گمراہ کن وام مارگی تاثرات سے خلقِ خدا کو بچانے کیلئے آنحضرت عیسے - آنحضرت محمدؐ اور رشی دیانند نے تکلیفات کا سامنا کیا - آج وہی بھارت عرب اور تمام یورپ اُن ہی وام مارگی تاثرات میں پھنس کر اُن کے مبارک مشن کو ناکام بنا رہا ہے - آپ اگر ذرا اپنی کتب مقدسہ کو رسمی طور پر پڑھنے کی بجائے سنجیدہ طور سے دیکھنے کی کوشش کرینگے - تو یہ حقیقت بلا شک و شبہ روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جائیگی - اور مزید شبہات قرآن کی ویدک تفسیر کامل طور سے دور کر دے گی - عرب اور بھارت کے رشی نبیوں کے صحیح نقطۂ نگاہ کو سامنے رکھ کر یہ ہر دو کتب شائع کر دی گئی ہیں - جن کے متعلق حقیقت اور اتحاد پسند طبقہ نے اطمینان کا اظہار فرمایا ہے - لیکن یہ مشن تبھی جاری رہ سکتا ہے - جب کہ آپ جیسے آریہ مسلم سکھ عیسائی حقیقت اور وحدت پرست اصحاب کتاب ہذا کی خریداری یا اشاعت میں ہر ممکن امداد دیکر مشکور فرماویں اور عبارت آرائی کا خیال نہ کر کے لغور مطالعہ کرتے ہوئے اپنے آزادانہ ریویو سے مطلع فرماویں -

جو آریہ - مسلم سکھ - عیسائی اصحاب یہ ہر دو کتب مفت تقسیم کرنے کی غرض سے منگا کر اس کارِ خیر میں تعاون دینا چاہیں - وہ مطلوبہ کتب کی قیمت بحساب ۸ر فی کتاب بلا محصول ڈاک منگوا سکتے ہیں -

خدا کرے - کہ ہم اُسی خدائے کامل کی غیر فانی کتاب فیصل پر اکٹھے ہو کر تمام عالم کو وام مارگی تاثرات سے بچا کر لقمۂ نور بنا سکیں - جو کہ عرب اور بھارت کے رشی نبیوں کا انتہائی مقصد تھا - آمین - آپ کا صادق البشر داس آریہ معرفت پرکاش "

اتحادی نعرۂ تکبیر :- اوم ستسری اکال - الفا و اومگہ - اللہ اکبر

Communal Harmony Series No. 2

BIBLE, QURAN, SATYARTH PRAKASH,
Granth Sahib aur Asli Puranon Ka

NAARA-I-HAQ

बाईबल, कुरान, सत्यार्थ प्रकाश
ग्रंथ साहेब और असली पुरानों का

नारा-ए-हक

By

Ishar Dass Arya

Dr. Rajendra Prasad,

President : Union of Indian Republic.

"A copy of your book entitled Qoran Aur Satyarth Prakash Ka Naara -i- Haq sent to the president was received some time ago. The President thanks you for it."

Date 20-3-50.

P. S. to the President.

Shri Bhimsen Sachhar Ex. Punjab Premier

"Thank you very much for your postcard dated nil & for a copy of the 'Naara -i- Haq' sent separately. I am obliged to you for the good things said about me in your postcard. I shall try to find time to go through the book so kindly sent to me."

Date 17-1-50.

The following have also acknowledged receipt of the book :—

(1) Bhai Shree Ram M. A. I Class Gazetted officer, Govt. of India, Delhi.

(2) "Hindustan Times" New Delhi. Dated 12.3.50.

(3) Pt. Thakur Datta Sharma Vaid, Amrit Dhara Pharmacy, Dehradun.

(4) Pt. Vishwa Bandhu Shastri, Sadhu Ashram, Bajwara

& so many others in India & Pakistan.

'Communal – Harmony -- Series'

OUR FIRST PUBLICATION

QORAN AUR SATYARTH PRAKASH KA

NAARA - I - HAQ

Some Opinions & Acknowledgments.

Librarian Muslim University Aligarh :—

" I thank you for sending to this library a copy of Qoran Aur Satyarth Prakash Ka Naara—i—Haq. I congratulate you for undertaking a project for bringing about intercommunal amity and understanding in these troublous days. This country's future depends on the elimination by all means of mutual apathy. Such apathy is the result of ignorance of each other's scriptures whose fundamental theme is common humanity. Your effort in this direction deserves encouragement by all interested in peace & harmony in the country."

No. 2779/XVI Dated 13-2-50.

Governor General Pakistan.

"I am desired by His Excellency the Governor General to acknowledge with thanks the receipt of a copy of the book entitled Qoran Aur Satyarth Prakash Ka Naara - i Haq forwarded with your letter dated 18-1-50."

No. D 314 G G.50. Asstt. Secy. 31-1-50

The **"PRAKASH"** an educational Hindi magazine (published from Jullundur) writes in its Feb. 50 issue as follows :—

कुरान और सत्यार्थ प्रकाश का नारा-ए-हक

उर्दू, साईज़ २०×३०/१६ पृष्ठ सं० १२२ प्रकाशक: म० ईश्वर दास, निगाना ज़ि० रोहतक

यह एक तरह से मा० लछमण लिखित प्रसिद्ध पुस्तक 'वेद और कुरान' की परिचयात्मिक पुस्तका है पहले १६ पृष्ठों में मूल पुस्तक पर कुछ सम्मतियां दी गई हैं। इस के बाद वेद और कुरान के बिषयों को संक्षेप में दिया गया है। सत्यार्थ प्रकाश और स्वामी दया नन्द के सम्बन्ध में मुसलमान लीडरों और अन्य बड़े आदमियों की राएं दी गई हैं। इस पुस्तक के प्रकाशन का उद्देश्य भारत में रहने वाले मुसलमानों और हिन्दुओं में एक दूसरे के मज़हब के सम्बन्ध में फैली भ्रमोत्पदक बातों को दूर करना है।

प्रकाशक ने इसकी एक प्रति पाकिस्तान के गवर्नर जनरल, पं० ठाकुर दत्त अमृतधारा, अमीर जमाइत अहमदिया क़ादियां, श्री भीम सैन सच्चर, मुस्लिम यूनीवर्सटी अलीगढ़, महता सीता राम दत्त (जो मुसलमान हो चुके हैं) आदि को भेजी थी। इन सब ने महाशय जी की हिन्दू-मुस्लिम एकता सम्बन्धी इस प्रयत्न की भूरि २ प्रशंसा की है।

लाइब्रेरियों को बिना मूल्य और अन्य को दस आने के टिकट भेजने पर प्रकाशक से ऊपर के पते से मिल सकती है।

Can be had from :—

Manager, The "Prakash" Chaharbagh Jullundur.

केवल टाईटल प्रकाश प्रिंटिंग प्रैस जालन्धर में छपा।

communal harmony which should be the aim of every responsible citizen of a civilized country.

With the hope of real co-operation from all sides of Bharat & Pakistan for this common cause & with congratulations to both Bharat & Pakistan free Govts. on their third anniversary of independence,

I remain,
Yours Sincerely,
Ishar Dass Arya,
C/o **The Prakash, Chaharbagh,**
D/- 15th Aug. 50 Jullundur City.

Note : Arrangements will be made, on demand, to have the book on sale on important Rly. Book-Stalls.

Brief Index of Contents

Subject	Page
Prayer	2
Purpose of Publication	3
Ilhami Ilam	6
Om is the principal name of God in all the five sacred books	7
Vedas	8
Cause of de^cline of the general preach of Din-i-allah	9
Secret of advancement of a country	10
Jain Religion	11
All the five sacred books were written strictly under the Doctrines of Wahid Din-i-allah	11
Puran	12
Shri Krishen and Daropdi	13, 70-81
A note about "Gau Rakhsha"	17
Opinion in Urdu about my first Publication	20 to 21
Six Shastras and Vedic Dharam	33
Meat in Qoran which orders to serve the ahinsak Cattles till they are adult & use	

them for the purpose they are intended for e. g. for cultivation & burden etc. and send them to Dar-ul-aman like Gau Shala on their retirement. Tazbih-i-Baqar means "Nafas Kushi" and not Gau Kushi 36 to 38 & 83 to 127
Rishis 38 to 44
Politics 44 to 82
Kufar and Jahad in Qoran 48 & 49
Hazrat Mohd. 50
History of India 52
Sikh Gurus 56
Vedas & Vam marg 59
Republic Govt. 60
Age of the world is 4 arabs, & 32 crors 64
Qoran and evident Proofs 65
Shanka Samadhan Guru Nanak Dev & Mahatma Kabir 71
All connections like marriage are forbidden with a Nastik 73
Hazrat Mohd. & Rishis 73
Formulas of Limits & laws of nature 76
Opinions of Sanatan Dharmi & Muslim learned gentlemen re: Rishi Dayanand's works 77
Rishi Vias 79
Qoran & its baseless translations 92
Poems 5-9-37-53-65-86-103 117-119 122-124 125
Commencement of Idol worship & Hon. Pt. Jawahar Lal Nehru 80 & 118
Bible & Mubahila in Qoran 83-85-86 88 to 117& 123 to 127
Kaliyug and "Sokhtani Qurbani i. e. Havan 119 to 120
Abducted sisters & daughters 121
Vedic words in Qoran 95
Mirza Ghulam ahmed & Vedes 96
Balmik & age of Najat 121
Extremity of cow killing in Europe 121
Govt. of tyrant Rulers 122
Appeal 128